سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

سوموار، 16۔ مئی 2016

(یوم الاثنین، 8۔ شعبان المعظم 1437ھ)

سولھویں اسمبلی: اکیسواں اجلاس

جلد 21: شمارہ 7

457

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 16۔ مئی 2016

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

پنشن فنڈ پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 11-2010 اور 12-2011 پر بحث

ایک وزیر پنشن فنڈ پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 11-2010 اور 12-2011 پر بحث کے لئے تحریک پیش کریں گے۔

459

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا اکیسواں اجلاس

سوموار،16- مئی 2016

(یوم الاثنین،8- شعبان المعظم 1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3:00 بجے زیر صدارت **جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔**

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

حٰمٓ ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۙ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ
اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۙ اَمْرًا
مِّنْ عِنْدِنَا ۭ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۚ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّهٗ
هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۙ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا
بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ
رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَاۗىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝

سُوۡرَۃُ الدّخان آیات1 تا9

حٰمٓ(1) اِس کتاب روشن کی قسم(2) کہ ہم نے اُس کو مبارک رات میں نازل فرمایا ہم تو رستہ دکھانے والے ہیں(3) اسی رات میں تمام حکمت کے کام فیصل کئے جاتے ہیں(4) (یعنی) ہمارے ہاں سے حکم ہو کر۔ بیشک ہم ہی (پیغمبر کو) بھیجتے ہیں(5) (یہ) تمہارے پروردگار کی رحمت ہے۔ وہ تو سننے والا جاننے والا ہے(6) آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب کا مالک۔ بشرطیکہ تم لوگ یقین کرنے والے ہو(7) اُس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی) جِلاتا ہے اور (وہی) مارتا ہے (وہی) تمہارا اور تمہارے پہلے باپ دادا کا پروردگار ہے(8) لیکن یہ لوگ شک میں کھیل رہے ہیں(9)

وماعلیناالاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اے ختم رُسل اے شاہ زمن
اے پاک نبی رحمت والے
تو جان سُخن موضوع سُخن
اے پاک نبی رحمت والے

اے عقدہ کشائے کون و مکاں
تیرے وصف نہیں محتاج بیاں
عاجز ہے زباں قاصر ہے دہن
اے پاک نبی رحمت والے

اے بدر و حُنین کے راہنما
اے فاتح خیبر کے مولا
تیرا ایک اشارہ کفر شکن
اے پاک نبی رحمت والے

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ صحت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔۔۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 3084 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: ڈی ایچ کیو ہسپتال کے گائنی وارڈ میں بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3084: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال کا گائنی وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس میں مریضوں کے لئے کیا کیا سہولیات اور طبی مشینری فراہم کی گئی ہے؟

(ج) اس وارڈ میں کتنے ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کام کر رہا ہے؟

(د) اس وارڈ میں روزانہ کتنے مریض داخل ہوتے ہیں؟

(ہ) اس وارڈ میں داخل ہونے والے مریضوں کو کون کون سی ادویات فراہم کی جاتی ہیں؟

(و) اس وارڈ میں موجود طبی مشینری میں سے کون کون سی کب سے خراب ہے؟

(ز) اس وارڈ میں کون کون سی missing facilities ہیں اور یہ کب تک پوری کر دی جائیں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) گائنی وارڈ 40 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) اس ہسپتال کے گائنی وارڈ میں مریضوں کے تمام پیچیدہ امراض کی تشخیص اور علاج کی تمام سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ طبی مشینری میں الٹرا ساؤنڈ، سی ٹی جی اور انستھیزیا مشین بھی موجود ہیں۔

(ج) پروفیسر 1، اسسٹنٹ پروفیسرز 2، سینئر رجسٹرار 2، چیف کنسلٹنٹ گائناکالوجسٹ 1، کنسلٹنٹ گائناکالوجسٹ 1، میڈیکل آفیسر 2، ہاؤس آفیسر 1، نرسز 9

(د) اس وارڈ میں روزانہ 15 سے 20 مریض داخل کئے جاتے ہیں۔

(ہ) ہسپتال ہذا میں موجود فارمیسی سٹور کی تمام ادویات مریضوں کو ان کی ضروریات کے مطابق مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

(و) کوئی مشینری خراب نہ ہے اگر کوئی فالٹ آ جائے تو اسے فوری طور پر ٹھیک کروالیا جاتا ہے۔

(ز) یہ missing facilities ہیں Diathermy Machine, G.A Machine, Histo Scope Machine موجودہ ہسپتال کو اپ گریڈ کیا جارہا ہے جو کہ بلڈنگ مکمل ہونے پر طبی مشینری جلد پوری کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں آپریشن کی سہولیات موجود ہیں تو cesarean اور گائنی سے متعلق آپریشن ہو رہے ہیں اور اگر یہ آپریشن ہو رہے ہیں تو بتایا جائے کہ اُن کا تناسب کیا ہے اور ایک مہینے میں کتنے آپریشن ہو جاتے ہوں گے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال کو ٹیچنگ ہسپتال بنادیا گیا ہے اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے اس کے ساتھ میڈیکل کالج بھی attach کیا ہوا ہے اور اُس کو حال ہی میں PMDC سے رجسٹرڈ کرایا گیا ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ یہ ٹیچنگ ہسپتال ہے اس میں آپریشن تھیٹر کی ساری سہولیات موجود ہیں لیکن جہاں تک معزز ممبر نے یہ کہا ہے کہ گائنی سے متعلق آپریشنز کی exact figures چاہئیں کہ کتنے آپریشنز ہوتے ہیں تو میں اس وقت فوری طور پر وہ figures تو نہیں دے سکتا اور اس کے لئے اگر آپ مجھے کچھ وقت دیں تو میں یہ figures ضرور provide کر دوں گا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب کے آخری جز میں GA Machine کا ذکر ہے تو کیا پارلیمانی سیکرٹری explain کر دیں گے کہ GA Machine سے کیا مراد ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! چونکہ میں technical person نہیں ہوں بلکہ میں بھی طفلِ مکتب ہی ہوں۔ یہ 3.6 بلین روپے کی سکیم تھی جو منظور ہو چکی ہے اور اُس میں سے 433 ملین روپے دے دیئے گئے اور 525 ملین روپے اگلے مالی سال میں لگائے جائیں گے۔ اس میں جتنے بھی آلات ہیں اُن کے لئے ایک خطیر رقم provide کی گئی ہے تو اس کا لب لباب یہ ہے کہ اس میں جو بھی requirements ہوں گی اُس کے لئے ADP میں already funds رکھ دیئے گئے ہیں تو ایک اچھے ٹیچنگ ہسپتال کی جو بھی requirements ہوں گی وہ provide کر دی جائیں گی۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 3087 بھی محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3130 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے اُن کا accident ہوا ہے لیکن وہ پھر بھی ایوان میں تشریف لائے ہیں۔ جی، جناب احسن ریاض فتیانہ!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو میرے سوالات pending کر دیئے جائیں۔

جناب سپیکر: جناب احسن ریاض فتیانہ کا سوال نمبر 3130 pending کیا جاتا ہے۔ جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں ابھی آیا ہوں اور میرے سوال کا جواب بھی کافی لمبا ہے تو مجھے اس کو پڑھنے کے لئے پانچ منٹ دے دیئے جائیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ اپنے سوال کا جواب پڑھ لیں۔ اگلا سوال نمبر 2539 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟ اگر ڈاکٹر صاحب جناب امجد علی جاوید کے سوال پر بحث کے دوران تشریف لے آئے تو ٹھیک ہے اور اگر اُس وقت تک وہ نہ آئے تو پھر اس سوال کو dispose of کر دیا جائے گا۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔ جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 3527 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: ڈسٹرکٹ ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

*3527: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ کے قیام کے وقت چار وارڈ بنائے گئے تھے، ان میں سے ایک مکمل وارڈ اپنی تعمیر کے وقت سے ناقص مٹیریل اور چھت گر جانے کے خوف کے پیش نظر کبھی استعمال میں نہیں لایا گیا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو قومی دولت کے اس نقصان کا ذمہ دار کون ہے، اس کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی اگر نہیں تو اس کے ذمہ داروں کے خلاف حکومت کب تک کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا مذکورہ ہسپتال میں ایمبولینس موجود ہے اگر موجود ہے تو کیا وہ ورکنگ پوزیشن میں ہے اگر نہیں، تو کب تک حکومت نئی ایمبولینس فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) وارڈ نمبر 4 اپنی تعمیر سے گرائے جانے تک ناقص تعمیر اور خطرناک قرار دیئے جانے کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. نئی تعمیر ہونے والی بلڈنگ ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ مورخہ 1990-01-07 ٹیک اوور کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
2. چٹھی نمبر 121 بتاریخ 18.01.1990 کے مطابق اس وقت کے ایم ایس نے تمام عملہ مع مشینری اور نئی بلڈنگ ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ میں منتقل ہو گئے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
3. اسی دن چٹھی نمبر 127 بتاریخ 10.01.1990 کو ایم ایس ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ نے ایگزیکٹو انجینئر بلڈنگ ٹوبہ ٹیک سنگھ کو اور ساتھ ہی اس کی کاپی ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز فیصل آباد کو وارڈ نمبر 04 کی تمام چھتوں کی پانی کی لیکیج کے متعلق تحریر کیا اور ساتھ ہی ان کی اندرونی چھتوں کی خستہ حالی کی باقاعدہ مرمت کے بارے میں لکھا تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

4. لیٹر نمبر P&D/186 بتاریخ 28.01.1990 ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز فیصل آباد نے بھی سپرنٹنڈنٹ انجینئر صوبائی بلڈنگ ڈویژن فیصل آباد کو تحریر کیا کہ 18.01.1990 سے ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ کی نئی بلڈنگ فنکشنل ہے لیکن وارڈ کی چھتیں ناکارہ ہیں اور ان کی بحالی کے لئے جلد از جلد اقدامات اٹھائے جانے کی درخواست کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

5. بتاریخ 31.01.1990 سپرنٹنڈنٹ انجینئر صوبائی بلڈنگ ڈویژن ٹوبہ ٹیک سنگھ کو احکامات جاری کئے کہ وہ فوراً میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ کی طرف سے اس کی تعمیر میں نقائص کے متعلق وضاحت فرمائیں جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

6. لیٹر نمبر 359 بتاریخ 07.02.1990 میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ نے ایگزیکٹو انجینئر (صوبائی) بلڈنگ ٹوبہ ٹیک سنگھ بحوالہ لیٹر نمبر 187-88P&D/P/28 تحریر کیا کہ نئی بننے والی بلڈنگ کے نقائص کو جلد از جلد ختم کیا جائے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

7. کمشنر فیصل آباد ڈویژن فیصل آباد نے لیٹر نمبر (11088/25)9,(D) بتاریخ 05.05.1990 کے تحت محمد تنویر عالم ایڈووکیٹ ضلعی کورٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ کو اس کی درخواست برائے ناقص تعمیراتی میٹریل ضلعی ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ضمن میں بتایا کہ سپرنٹنڈنٹ انجینئر صوبائی تعمیراتی سرکل فیصل آباد نے نشاندہی کی ہے کہ نئی تعمیر شدہ بلڈنگ کو جس وقت محکمہ صحت کی سپرداری میں دیا اس وقت اس کے نقائص سے آگاہ کیا گیا تھا جس کی اطلاع پہلے سے ایم ایس ٹوبہ ٹیک سنگھ نے سپرنٹنڈنٹ انجینئر فیصل آباد کو دے رکھی تھی۔ ایگزیکٹو انجینئر صوبائی بلڈنگ اور سٹی مجسٹریٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ نے مشترکہ طور پر ہسپتال کا معائنہ کیا۔ دونوں نے پہلی ناقص تعمیر کی تصدیق کی۔ سپرنٹنڈنٹ انجینئر فیصل آباد نے بلڈنگ کی تعمیر کے متعلق بتایا کہ بظاہر اس کا کام معقول کیا گیا ہے۔ کسی بھی جگہ شگاف نہ ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

8. ایم ایس نے اپنے لیٹر نمبر 3076 بتاریخ 08.08.2001 کے مطابق exen صوبائی بلڈنگ ٹوبہ ٹیک سنگھ کو تحریر کیا جب take over کیا تو وارڈ نمبر 04 کی چھت کے متعلق مندرجہ ذیل نقائص تحریر کئے تھے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مختلف جگہ سے چھت خستہ تھی۔ کئی مقامات پر دراڑیں تھیں۔ چھت کے مختلف حصوں سے سیمنٹ کی تہیں گر چکی تھیں۔ سریہ نظر آنے سے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے چھت کمزور پڑ گئی ہے۔

9. ایم ایس، ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ نے اپنے لیٹر نمبر 3360 بتاریخ 24.08.2001 کے تحت یاددہانی کے طور پر XEN ٹوبہ ٹیک سنگھ کو لیٹر لکھا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

10. لیٹر نمبر 930 بتاریخ 18.03.2002 ایم ایس صاحب نے اپنے ضلعی آفیسر بلڈنگ ٹوبہ ٹیک سنگھ کو تحریر کیا جناب عزت مآب وزیر صحت پنجاب نے 14.03.2002 احکامات جاری کئے کہ اچھی شہرت کے حامل انجینئر سے اس کے ڈھانچے کے متعلق رپورٹ لی جائے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

11. لیٹر نمبر 612 بتاریخ 24.05.2002 کے تحت ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگ ٹوبہ ٹیک سنگھ نے ایم ایس ٹوبہ ٹیک سنگھ کو تحریر کیا کہ M&R کی مد میں 314300 روپے مختص کئے گئے جو کہ بلڈنگ ریسرچ سنٹر کی رپورٹ نہ ہونے کی وجہ سے استعمال نہ کئے جاسکے اور مزید تحریر کیا کہ ریسرچ سنٹر پر کام کارش ہونے کی وجہ سے ٹیم نہ آسکی جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

12. 08.01.2005 لیٹر نمبر 87 کے مطابق ایم ایس ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگ ٹوبہ ٹیک سنگھ کو تحریر کیا کہ وارڈ نمبر 04 کی مرمت کے لئے تخمینہ لگایا جائے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

13. لیٹر نمبر EDOW&S/G-22.372 بتاریخ 15.11.2005 نے ڈائریکٹر بلڈنگ ریسرچ سٹیشن لاہور کو تحریر کیا کہ چھت سے متعلقہ کیس ڈائریکٹریٹ نقشہ جات کو لاہور بھجوا دیا ہے لیکن 01.11.2002 کو ڈائریکٹر بلڈنگ ریسرچ لاہور نے معائنہ فرمایا عمارت کی چھت کو تین ماہ تک زیر مشاہدہ رکھا جائے اور اس کے بعد دوبارہ معائنہ نہ کیا گیا۔ بعد میں XEN بلڈنگ ٹوبہ ٹیک سنگھ نے دوبارہ معائنہ کی درخواست کی اور مسئلے کے ممکنہ حل کی تجویز مانگی جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

14. CMIT کی رپورٹ کے مطابق بتاریخ 14.06.2006 کو بلڈنگ کو استعمال کرنے سے روک دیا گیا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

15. 4.06.2006 ریٹائرڈ بریگیڈئر توقیر MG-III 36 ڈی ایچ کیو کا معائنہ کیا اور غیر معیاری تعمیر کی تصدیق کی اور دوبارہ رپورٹ کے لئے مسٹر آفتاب آغا کو معائنہ کر کے رپورٹ کرنے کے لئے کہا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

16. CMIT کی رپورٹ پر 38-173-2006/1290 بتاریخ 21.06.2006 ڈپٹی سیکرٹری بلڈنگ نے لیٹر نمبر C&W/6-4/2001(CMIT)20.04.2007 کو تحریری طور پر اس عمارت کو عوامی استعمال کے لئے روک دیا اور اس کے لئے تخمینہ PC-1 تیار کرنے کا کہا۔

17. ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگ ڈی ایچ کیو ٹوبہ ٹیک سنگھ نے لیٹر نمبر ADP-DHQ/3571/TTS بتاریخ 30.06.2007 نے تخمینہ مبلغ -/5008000 روپے لگا کر ایم ایس ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ کو بھیجا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

18. 18۔EDO(H)ٹوبہ لیٹر نمبر011-8607(PDSSD.58) بتاریخ 20.07.2007 EDO(F&P)ٹوبہ کو تخمینہ متعلق تحریر کیا اور 2007۔08 کے بجٹ میں شامل کرنے کو کہا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
19. بمطابق لیٹر نمبر 728 بتاریخ 21.01.2008 (EDO)(H)ٹوبہ ٹیک سنگھ نے سیکرٹری ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو تحریر کیا تاکہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ٹوبہ کو چھت بدلنے/خطرناک قرار دیئے گئے وارڈن نمبر 04 کی مرمت کا کام تیز کرنے کے لئے تحریر کیا جس کی لاگت کا تخمینہ مبلغ-/5008000 روپے جس کا PC-1 پہلے سے گورنمنٹ کو بھیجا جا چکا تھا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
20. بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے تعمیراتی میٹریل کی قیمتیں بڑھ جانے کی وجہ سے تخمینہ لاگت مبلغ۔/6171000 لگایا گیا اور یہی تخمینہ ای ڈی او (ایچ) ٹوبہ نے لیٹر نمبر E/70۔17468 تاریخ 26.11.2008 منظوری کے لئے ڈی سی او ٹوبہ ٹیک سنگھ کو تحریر کیا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
21. 2010۔09۔03 لیٹر نمبر 1310 کے تحت Exen ٹوبہ ٹیک سنگھ نے ڈائریکٹر بلڈنگ ریسرچ نیو کیمپس لاہور کی ہدایت پر ایم ایس کے ہمراہ وارڈ نمبر 04 کا معائنہ کیا اور رپورٹ تحریر کی کہ RCC میں کئی جگہوں پر دراڑیں پڑ چکی ہیں۔ایک ٹیم مقرر کی جائے جو کہ اس بلڈنگ کے قابل استعمال یا ناکارہ ہونے کی رپورٹ کرے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
22. پرانا تعمیراتی ملبہ کو ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگ سب ڈویژن ٹوبہ ٹیک سنگھ ۔/519260 روپے میں فروخت کیا گیا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
23. لیٹر نمبری 3654 بتاریخ 12.09.2012 ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگ ڈویژن ٹوبہ ٹیک سنگھ کے حکم کے تحت وارڈ نمبر 4 گرایا گیا جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
24. وارڈ نمبر 04 کو دوبارہ تعمیر اور فزیبلٹی رپورٹ اور تخمینہ لگانے کے لئے EDO(W&S)ٹوبہ کو لیٹر نمبر 12315 بتاریخ 20.10.2015 کو تحریر کیا گیا ہے۔ تخمینہ کے بعد دوبارہ رپورٹ کریں گے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ بلڈنگ والے ذمہ دار ہیں۔

(ج) ڈسٹرکٹ ہسپتال کی اپنی ایمبولینس کوئی نہیں ہے اس وقت سٹی ہسپتال کی ایمبولینس نمبر TSG-1002 ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے پاس ہے اور ورکنگ کنڈیشن میں ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پچھلے اجلاس میں اس پر بات ہو گئی تھی۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے اس پر یہ statement دی تھی کہ ہم اس کی انکوائری کرائیں گے اور جو بھی اس کا ذمہ دار ہو گا اُس کو سزا دی جائے گی تو میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کیا اُس انکوائری کا عمل مکمل ہو گیا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں نے پچھلے اجلاس میں سب سے پہلے معزز ممبر جناب امجد علی جاوید کا شکریہ ادا کیا تھا کہ انہوں نے انتہائی اہم issue raise کیا ہے۔ اس میں C&W guilty ہے تو وہ محکمہ صحت کے purview میں نہیں آتا تو میں نے آپ سے request کی تھی کہ آپ اس پر ایک انکوائری کمیٹی بنا دیں وہ کمیٹی اس سارے issue کو enquire کرے اور اس میں جس کا بھی failure ہے اُس کو سزا ملنی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، اس معاملہ کو سٹینڈنگ کمیٹی مواصلات و تعمیرات میں بھیجا جاتا ہے۔ کمیٹی دو ماہ کے اندر رپورٹ ایوان میں پیش کرے گی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! چونکہ بجٹ بن رہا ہے تو جو وارڈ نہیں بنا معزز پارلیمانی سیکرٹری اُس وارڈ کے لئے اس بجٹ میں رقم فراہم کر دیں گے تاکہ وہ ہسپتال جتنے بیڈز کا ہے وہ مکمل ہو جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ان کی جو بلڈنگ اب نئی بن رہی ہے، اس کی SNE کے لئے بھی ہم نے follow کیا ہے۔ اس پر کافی پیشرفت ہوئی ہے۔ اس پر ان کا اگلا سوال ہے میں اس پر relevant detail سے جواب دوں گا۔ اس میں بڑی اچھی خبریں ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ معزز ممبر آج خوش ہوں گے۔

جناب سپیکر: اچھی خبریں انہیں بعد میں سنا دیجئے گا۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 2487 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

میڈیکل سٹور ڈپو میں پڑے آلات و دیگر سامان کی موجودہ صورتحال و دیگر تفصیلات

*2487: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میڈیکل سٹور ڈپو لاہور میں کیمیکل اور آلات وغیرہ کی شکل میں اس وقت جو سامان موجود ہے، اس کی مالیت کیا ہے، کیا یہ درست ہے کہ یہ سامان برس ہا برس سے سٹور میں رہنے کی وجہ سے تقریباً ناکارہ ہو چکا ہے، اس میں کتنے سامان کو dead stock قرار دیا گیا ہے؟

(ب) اس سامان کی حفاظت پر کتنے اہل کار متعین ہیں، کس کس گریڈ/ سکیل میں ہیں اور ان کی تنخواہ پر سالانہ خرچ کیا ہے، اس کے علاوہ میڈیکل سٹور ڈپو کی عمارات کا بجلی اور maintenance کا سالانہ کیا خرچ ہے؟

(ج) MSD کی موجودہ خستہ حال بلڈنگ کا کیا استعمال ہے اور اس کے مزید بہتر استعمال کے لئے کیا اقدامات تجویز کئے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) یہ درست ہے کہ یہ سامان برس ہا برس سے سٹور میں پڑا ہے جو سامان قابل استعمال ہے اس کی مالیت تقریباً مبلغ 94۔62,09,062 روپے ہے اور جو سامان ناقابل استعمال ہے اس کی مالیت مبلغ۔/38,95,949 روپے ہے جو کہ حکومت پنجاب محکمہ صحت کی کمیٹی نے اس سامان کو obsolete قرار دیا تھا۔

(ب) مسٹر وحید الحسن، اسسٹنٹ، سکیل 14 اور مسٹر زاہد اقبال، ڈسپنسر، سکیل 9 مندرجہ ذیل سیکشنوں میں ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

(1) Drug Section (3) Donation Section (2) W.H.O Section

ان سیکشنوں کے علاوہ یہ دونوں لیبارٹری/آلات سیکشن میں بھی ڈیوٹی انجام دیتے ہیں اور ان کی تنخواہوں پر سالانہ مبلغ۔/70,41,60 روپے خرچہ آرہا ہے اور پورے MSD میں بجلی کے دو کنکشن ہیں۔ دونوں کنکشنوں کا سالانہ خرچہ مبلغ تقریباً 3,71570 روپے آتا ہے۔ یہ بلڈنگ محکمہ خوراک کی ملکیت ہے۔ MSD کے پاس maintenance کے لئے کوئی فنڈ نہ ہے۔

(ج) MSD کی موجودہ خستہ حال بلڈنگ کے استعمال کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

A. پنجاب کے مختلف پروگراموں کی ادویات یہاں سٹور کی جاتی ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:
WHO (5) MNCH (4) T.B Dots (3) National Programme (2)
EPI (1) Donation (6)

B۔ علاوہ ازیں جو ادویات سنٹرل لیول پر (محکمہ صحت اور ڈی جی ایچ ایس) کے دفاتر سے پرچیز ہوتی ہیں وہ بھی یہیں پر سٹور کی جاتی ہیں اور خاص طور پر اگر ملک کے کسی بھی حصہ میں ایمرجنسی ہو جاتی ہے تو فوری طور پر یہاں سے ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! آپ اس میں جز (ج) ملاحظہ فرمائیں اس میں پوچھا گیا ہے کہ MSD کی موجودہ خستہ حال بلڈنگ کا کیا استعمال ہے اور اس کے مزید بہتر استعمال کے لئے کیا اقدامات تجویز کئے گئے ہیں؟ اس میں معزز پارلیمانی سیکرٹری نے خستہ حالت تو بیان کر دی ہے لیکن جو اقدامات انہوں نے پوچھے ہیں کیا یہ ان کے بارے میں روشنی ڈالنا پسند فرمائیں گے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! یہ سوال چونکہ کافی دیر سے ہوا تھا اور اس کا جواب بھی کافی دیر سے آ چکا تھا۔ اس کی موجودہ صورتحال یہ ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے اس کے لئے 15 ملین روپے کی گرانٹ دی تھی۔ اب الحمدللہ اس بلڈنگ کی maintenance ہو چکی ہے اور یہ بلڈنگ renovate ہو چکی ہے۔ اس بلڈنگ کی آج کی حالت اور پرانی حالت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے زمین آسمان کا فرق آ چکا ہے۔ اس پر مزید ہم چالیس سے پچاس ملین روپے لگا رہے ہیں۔ اس میں ہم آگ بجھانے کے آلات لگا رہے ہیں، proper inventory system لے کر آ رہے ہیں۔ ہم modern fog lifter لا رہے ہیں اور جتنے بھی initiatives اس کے لئے ضروری تھے ایک international standard کے مطابق ان تمام کو ہم adopt کر رہے ہیں۔ وہ pipeline میں ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے بقایا issues بھی جلد ہی resolve کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 2526 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ نگہت شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: عطائیوں اور نیم حکیموں کے خلاف کریک ڈاؤن و دیگر تفصیلات

*2526: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 2011 کے دوران ضلع لاہور میں کل کتنے عطائیوں اور نیم حکیموں کے خلاف کریک ڈاؤن ہوا؟

(ب) سال 2011 کے دوران کل کتنے عطائی اور کل کتنے نیم حکیم گرفتار کئے گئے نیز ان میں کتنے حکیموں اور عطائیوں کو سزائیں و جرمانے ہوئے، الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کتنے عطائی اور کتنے نیم حکیموں کی دکانیں سیل کی گئی اور چالان کئے گئے نیز چالانوں میں حکومت کو کل کتنی رقم وصول ہوئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلعی حکومت محکمہ صحت لاہور نے 2011 میں عطائیوں اور نیم حکیموں کے خلاف بھرپور کریک ڈاؤن کیا اور 430 عطائیوں اور نیم حکیموں کے خلاف بھرپور کریک ڈاؤن کیا گیا۔

(ب) ان عطائی اور نیم حکیموں میں سے کل 89 عطائی اور نیم حکیم گرفتار کئے گئے اور ان کو کل 2 سال، 9، ماہ اور 10 دن سزائیں ہوئیں اور 2011 میں مختلف کیسز میں کل 40,90,500 روپے جرمانہ ہوا۔

(ج) اس ضمن میں محکمہ صحت لاہور کی ٹیموں نے اس گھناؤنے دھندے میں ملوث افراد کے خلاف کریک ڈاؤن کرتے ہوئے ان کے خلاف متعلقہ پولیس سٹیشنوں میں اور ڈرگ ایکٹ 1976 کے تحت ان کے چالان کئے گئے نیز ان کی دکانوں اور ہسپتالوں کو سیل بھی کیا گیا۔ ان چالانوں میں حکومت کو جرمانے کی مد میں کل 4090500 روپے وصول ہوئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے سوال بھی ہے اور request بھی ہے۔

جناب سپیکر: آپ سوال کریں request نہ کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ کے ذریعے request ہی کرنی ہے کہ یہ مہربانی کر دیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ فرمادیں جیسے سوال کے جواب میں نیم حکیموں اور عطائیوں کے بارے میں بڑا تفصیل سے بتایا گیا ہے۔ ہم جب گاڑی میں سفر کر رہے ہوتے ہیں تو کبھی کبھار ریڈیو لگا لیتے ہیں یا ویسے سننے میں آتا ہے تو مختلف ریڈیو چینلز میں عجیب طرح کی بے حیائی کی باتیں حکیم صاحب جو مینار پاکستان بیٹھے ہوئے ہیں اور ساتھ ایک خاتون بیٹھی ہوتی ہے وہ نسخوں کے بارے میں بیان کر رہے ہوتے ہیں۔ اس گفتگو میں اتنی غلیظ زبان بولی جاتی ہے جسے میں یہاں پر نہیں بول سکتا۔

جناب سپیکر! میری یہ request ہے کہ حکومت پنجاب کے متعلقہ محکمہ صحت نے اس معاملہ پر کیا action لیا ہے اگر کوئی بندہ کسی گلی میں چھپ کر یہ کام کر رہا ہو تو ہو سکتا ہے کہ محکمہ کو پتا نہ چلے، ہو سکتا ہے کہ ان کو کوئی انفارمیشن نہ آئی ہو لیکن جو شخص سرعام روزانہ کی بنیاد پر مختلف ریڈیو چینلز پر باتیں کرتا ہے۔ اس کے خلاف انہوں نے کیا کارروائی کی ہے؟

جناب سپیکر! اس کے علاوہ جز (ج) کا انہوں نے جواب دیا ہے کہ تقریباً 4 ملین روپے کا جرمانہ بھی کیا گیا ہے۔ اب یہ بتادیں کہ وہ جو عطائی اور نیم حکیم ہیں کیا انہیں جرمانہ کرنے کے بعد دوبارہ دکان کھولنے یا دکانداری کی اجازت دے دی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ معزز ممبر میاں محمد اسلم اقبال میرے بھائی ہیں اور ہمیشہ ہم ان کی بات کو حکم کے طور پر لیتے ہیں یہ request والی بات نہیں ہے۔ یہ میرے بڑے بھائی ہیں۔ یہ انتہائی حساس نوعیت کا مسئلہ ہے جو انہوں نے اٹھایا ہے۔ میں نے پچھلے اجلاس میں ہیلتھ کیئر کمیشن کے حوالے سے ایک تحریک التوائے کار کا جواب دیا تھا تو میں نے انتہائی تفصیل سے ان تمام issues پر بات کی تھی۔ میں اس میں سے کچھ چیزوں کو دوبارہ بیان کرتا ہوں کہ quackery ملک کے ناسوروں میں سے ایک ہے۔ یہ بھی ایک اٹل اور تلخ حقیقت ہے اور میں بڑی معذرت سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اوپر پریس گیلری میں بیٹھے دوستوں میں سے کوئی ناراض نہ

ہو جائے ڈر بھی لگتا ہے کہ کچھ چینلز ایسے ہیں میں main کی بات نہیں کر رہا لیکن کچھ ایسے بھی ہیں جن پر کسی ہومیو پیتھک سٹور یا کسی ہسپتال کا اشتہار دیکھیں تو یہاں تک کہا جاتا ہے کہ وہ مردے بھی زندہ کر دیتے ہیں۔ ان کے خلاف دو تین مرتبہ کارروائی بھی کی گئی۔

جناب سپیکر! یہ اسمبلی کا مقدس ایوان ہے یہاں پر سچ بات کرنی چاہئے اور سچ بات ہی کہنی چاہئے چاہے جو مرضی ہو جائے۔ ان کے خلاف کارروائی کی گئی بعد میں پھر ان لوگوں نے وہی کام شروع کر دیا پھر کارروائی کی گئی تو پھر لاہور ہائی کورٹ میں کسی نے petition دائر کی اور ایک فیصلہ آ گیا کہ ہیلتھ کیئر کمیشن sealing کرنے کا مجاز نہیں ہے۔ بہر حال عدالت عالیہ کا فیصلہ ہے ہم اس کا احترام کرتے ہیں۔ ہم نے اپنے right کے لئے ایک petition سپریم کورٹ میں فائل کر دی ہے۔ اس پر جو نہی دوبارہ go ahead مل جاتا ہے تو ہم اپنی کارروائی کو تیز کر دیں گے۔ میں یہاں پر وفاقی حکومت کے ذریعے PEMRA سے بھی یہ request کرنا چاہوں گا کہ یہ واقعی ایک عجیب سی بات ہے، معزز ممبر نے ریڈیو چینلز کی بات کی ہے لیکن میں تو کچھ ٹی وی چینلز کی بات کرتا ہوں ایسے اشتہار ایک دو چینلز ہی چلاتے ہیں جو مشہور بھی نہیں ہیں باقی چینلز نہیں چلاتے وہاں پر یہ اشتہار بار بار دکھائے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! جہاں تک quackery کا تعلق ہے تو ہیلتھ کیئر کمیشن نے اب اداروں کی رجسٹریشن شروع کر رکھی ہے، 30 ہزار سے زائد اداروں کی رجسٹریشن ہو چکی ہے۔ اگر میں quackery کی بات کروں تو یہ ایسا پھیلا ہوا ناسور ہے جو کینسر کے پھوڑے کی طرح پورے ملک میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ نہ صرف لاہور اور پنجاب کا issue ہے بلکہ یہ پورے پاکستان کا issue ہے کہ ہر جگہ پر quacks بیٹھے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب ہیلتھ کیئر کمیشن نے ایک اقدام کیا ہے battle late gun never late۔ اب وہ درست سمت میں چل رہا ہے ان کی رجسٹریشن کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ اب وہی پریکٹس کر سکیں گے جو PMDC سے recognize ہوں گے، جو اپنی ہومیو پیتھک کونسل سے recognize ہوں گے یا اپنی طب کونسل سے recognize ہوں گے اور اب ایسا کوئی بندہ کام نہیں کر سکے گا جو اپنی اپنی فارمیسی کونسل سے رجسٹرڈ نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! یہ ایک ایسا مشکل سفر ہے جس کو طے کرنے کے لئے تمام معاشرے کا consensus ضروری ہے کیونکہ جب کوئی quack پکڑا جاتا ہے تو میں ہی سفارش کر دیتا ہوں اور شاید میرے کوئی دوست سفارش کر دیتے ہوں گے اس لئے اب ہم سب کو مل کر اس معاشرے سے اس ناسور کا خاتمہ اس طرح کرنا ہے کہ پہلے ہم یہ عہد کریں کہ ہم کسی quack کی سفارش نہیں کریں

گے اور ہم یہ عہد کر لیں کہ ہم اپنے اپنے علاقہ میں ان تمام چیزوں پر خود بھی پہرہ دیں گے۔ مجھے unfortunately یہ بات بڑی open کرنی پڑ رہی ہے کہ میں نے خود کئی quacks raids پر کئے ہیں اور اس کے بعد بعض جگہوں پر میرے ساتھ ایسا ہوا ہے کہ میرے کئی دوست ساتھی مجھ سے لڑ پڑے کہ یہ تو بڑا اچھا آدمی ہے اس سے تو آرام آ جاتا ہے آپ اس کو کیوں پکڑ رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ مجھے کوئی حق نہیں کہ میں کسی کو اچھا یا برا کہوں لیکن جو qualified proper نہیں ہے وہ پریکٹس نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر: آپ سپریم کورٹ میں اپنے کیس پر fight کریں پھر اس کو دیکھیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! انشاء اللہ ہم پوری قوت سے اس پر کام کریں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے request یہ ہے کہ اس ملک کے اندر ادارے موجود ہیں۔ PEMRA کا ادارہ موجود ہے اور جو بندہ مختلف ریڈیو چینلز یا ٹی وی چینلز پر تشہیر کرتا ہے اور وہاں بیٹھ کر ایک گھنٹے کا پروگرام کرتا ہے۔ میرا اس پر ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا متعلقہ محکمہ نے PEMRA کو ان کے خلاف کوئی خط لکھا ہے کہ یہ لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں اور مختلف قسم کی بیماریوں کا علاج ایک پڑی میں بتا رہے ہیں۔ کیا انہوں نے PEMRA کو کوئی تحریری شکایت کی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں اس سے آگے کی بات کر رہا ہوں کہ شکایت تو بڑی دور کی بات ہے ہم نے خود raids کئے ہیں۔ میں نے ایک ادارے کو تین مرتبہ پکڑا ہے اور تینوں مرتبہ وہ چھوٹ گیا اور آخر پر ہائیکورٹ سے direction آ گئی کہ آپ کسی کو seal نہیں کر سکتے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں اس بات کو acknowledge کرتا ہوں کہ آپ کوشش کر رہے ہوں گے لیکن ایک چیز نظر آ رہی ہے کہ ایک درخواست حکومت کی طرف سے PEMRA کو چلی جائے کہ چینل اس کو بند کرے۔ آپ ضرور محنت کر رہے ہیں میں اس سے انکاری نہیں ہوں لیکن آپ PEMRA کے ذریعے ایسے پروگراموں کو بند کروا دیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب شاباش بھی دے رہے ہیں اور یہ بھی چاہتے ہیں کہ یہ کام آپ PEMRA کے ذریعے بھی کروائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں اس کو verify کروا لیتا ہوں کہ ہیلتھ کیئر کمیشن نے اگر اس سلسلہ میں اب تک نہیں لکھا تو میں assurance دیتا ہوں اور ہم ہیلتھ کیئر کمیشن کو direction دیتے ہیں کہ وہ فوری طور پر اس پر لکھے اور اگر لکھ دیا ہو گا تو بڑی اچھی بات ہو گی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں اس میں سیاسی عنصر اس وجہ سے نہیں لانا چاہ رہا کیونکہ یہ لوگوں کے جان و مال کے تحفظ کی بات ہے۔

جناب سپیکر: اس پر سختی سے عمل کروائیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہم یہ رونا تو روتے ہیں کہ ہمیں سرکاری ہسپتالوں میں ادویات نہیں ملتیں اور وہاں care نہیں ہوتی میں اس کی تفصیل میں نہیں جاؤں گا لیکن آپ ساتھ ساتھ یہ دیکھیں کہ جن لوگوں کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے، جن کا غلط طریقے سے treatment کیا جا رہا ہے، جو کہ بھولے بھالے لوگ ہیں، جن بے چاروں کو کچھ پتا ہی نہیں ہے، جس کی kidney fail ہے اس کو کہتے ہیں کہ آپ نے آپریشن نہیں کروانا، دل کا آپریشن اور فلاں آپریشن بھی نہیں کروانا آپ ہمارے پاس یا حکیم صاحب کے پاس آ جائیں۔ Even so much so کہ اتنی گندی غلیظ زبان استعمال کی جاتی ہے کہ بندہ کم از کم اپنی فیملی میں بیٹھ کر اس ریڈیو سٹیشن کو نہیں سن سکتا ہے تو میری گزارش ہے کہ ---

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کی بات ہو گئی ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں نے ضمنی سوال کرنا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میرا جواب تو آ لینے دیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! انہوں نے کہہ دیا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے خواتین کے لئے بھی وقت دیا۔ میں پہلے ایک شعر عرض کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! میرے لئے شعر عرض کر رہی ہیں لیکن وہ کیوں؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر!

ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں
کاش پوچھو کہ مدعا کیا ہے

یہ تمام خواتین کی طرف سے ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کام تو بہت کر رہے ہیں لیکن اگر آپ کا دیہاتوں میں جانے کا اتفاق ہوا ہو تو وہاں دیواروں پر لکھا ہوتا ہے اور اشتہار بھی بانٹے جاتے ہیں کہ "دوبارہ توانا ہو جائیں۔" وہ ایک معجون دی جاتی ہے جو کہ گردوں کو فیل کرتی ہے آپ دیکھ لیں کہ ڈائیلسز کے لئے دیہاتوں سے کتنے لوگ آتے ہیں تو میرا سوال یہ ہے کہ ان عطائیوں کے خلاف دیہاتوں میں کیا کوئی کمیٹیاں بنائی گئی ہیں کہ ان کو روکا جائے اور گرفتار کیا جاسکے اور ان پر پابندی لگائی جائے کیونکہ دن بدن kidney failure increase ہو رہے ہیں۔ بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ہیلتھ کیئر کمیشن نے اس سلسلے میں اپنا کام بڑی تیزی سے start کیا ہوا ہے اور awareness programme بھی انہوں نے start کیا ہے لہٰذا اب ان کے actions بھی نظر آرہے ہیں لیکن میں نے یہاں یہ بھی بات کہی ہے کہ یہ کام بہت پہلے شروع ہونا چاہئے تھا لیکن اس میں تھوڑی دیر ہوئی، چلیں وہ جو بھی ٹیکنیکل وجوہات تھیں جن کی بناء پر دیر ہوئی لیکن اب وہ اس کام کو پوری تندہی سے سرانجام دے رہے ہیں، وہ لوگوں کو رجسٹرڈ کر رہے ہیں جو لوگ رجسٹرڈ نہیں ہوتے اب ان کے خلاف کارروائی کا آغاز کر دیا گیا ہے اور اس سلسلے میں جو متعلقہ ڈویژن کمشنرز ہیں ان کو بھی اب یہ instruction pass on کر دی گئی ہیں کہ وہ اپنے اپنے اضلاع میں ایسے تمام quacks کے خلاف کارروائی کریں اور جو جعلی ادویات کے لئے ٹاسک فورسز بنی تھی اب ہم انہی کو یہ ٹاسک انشاء اللہ assign کر رہے ہیں کہ وہ ان quacks کے خلاف بھی اسی طرح سے اقدامات کریں جس طرح جعلی ادویات کے خلاف کئے گئے تھے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 2539 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2756 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے محترمہ نگہت شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: جنرل ہسپتال میں انسٹیٹیوٹ آف نیورو سائنسز کے قیام کی تفصیلات

*2756: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جنرل ہسپتال لاہور میں انسٹیٹیوٹ آف نیورو سائنسز قائم کیا جائے گا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس انسٹیٹیوٹ کو قائم کرنے پر 2.7 بلین لاگت آئے گی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس انسٹیٹیوٹ کے قیام کے بعد اس میں 500 بستروں کی گنجائش ہو گی؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو یہ انسٹیٹیوٹ کب تک قائم کر دیا جائے گا نیز اس انسٹیٹیوٹ کو قائم کرنے کی منظوری کس اتھارٹی نے کب دی، مکمل وضاحت سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) جی ہاں!

(ب) جی ہاں!

(ج) جی ہاں! تقریباً 500 بستروں کی گنجائش ہو گی۔

(د) اس وقت لاہور میں انسٹیٹیوٹ آف نیورو سائنسز فیز (Phase-II) کا منصوبہ موجودہ مالی سال میں شامل ہے۔ اس منصوبہ کی کل لاگت 2354.241 ملین ہے۔ اس پر 1644 ملین خرچ ہو چکے ہیں۔ 289 ملین روپے اگلے سال فراہم کئے جا رہے ہیں تاکہ یہ منصوبہ تکمیل پزیر ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بتانا ضروری ہے کہ اگلے مالی سال 17-2016 میں PINS فیز III کا منصوبہ بھی شامل کیا گیا ہے تاکہ انسٹیٹیوٹ کی تیار شدہ عمارت کو مکمل طور پر فنکشنل کیا جا سکے۔ تاہم پرنسپل کو ہدایت کی گئی ہے کہ مجوزہ منصوبہ کی لاگت کو کم کیا جائے۔ پرنسپل نے Phase-III منصوبہ کی لاگت 2247 ملین روپے سے کم کر کے 700 ملین روپے کر دی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں اپنا سوال کرنے سے پہلے یہ آپ کے knowledge میں لانا چاہوں گا کہ یہ سوال 2013 کو بھیجا گیا تھا اور اس کا جواب 2016 میں آیا ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! اس بات کو چھوڑیں اور اپنا سوال کریں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! تین سال ضائع ہو گئے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ چھوڑیں، آپ نے ہی حکم دیا ہوا ہے کہ within three months یہ جواب آنا چاہئے ہم نے قانون پاس کیا ہے کہ ایک مہینے میں جواب آنا چاہئے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ اس کو چھوڑیں۔

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب کیا کہا؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ نے ہی ruling دی ہے کہ within three months یہ جواب آنا چاہئے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! جب اس سوال کی باری آئے گی اسی وقت اس کا جواب آنا تھا تو اب جواب آگیا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ اس میں کوتاہی اسمبلی سٹاف یا محکمہ جس کی بھی ہے کہ تین تین سال بعد جواب آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! جواب آگیا ہے۔ آپ ان کا جواب تو سن لیں پھر اپنا ضمنی سوال کریں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جنرل ہسپتال میں انسٹیٹیوٹ آف نیورو سائنسز کا سنگ بنیاد کس سال میں رکھا گیا تھا؟

جناب سپیکر: سردار صاحب! یہ کیا سوال پوچھا ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ جنرل ہسپتال لاہور میں انسٹیٹیوٹ آف نیورو سائنسز قائم کیا جائے گا تو میرا سوال یہ ہے کہ اس کا سنگ بنیاد کب رکھا گیا تھا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں بڑے ادب سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سنگ بنیاد رکھ دینے سے ادارے نہیں بنا کرتے۔ ہاں اس طرح ہم وقتی طور پر تھوڑا ووٹرز

کو attract کر سکتے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا اور جواب بھی دینا چاہوں گا اور اس کے لئے اگر مجھے وقت بھی ملے تو میں اس کی تفصیل لے لوں کہ وہ سنگ بنیاد رکھتے وقت اس کی ADP میں پیسے کتنے رکھے گئے تھے تو ان پیسوں سے پتا چلتا ہے کہ اس کو بنانے کی نہیں بلکہ صرف فیتہ کاٹنے کی نیت ہے۔ یہ کوئی ایک گھر کا کمرہ نہیں بننا ہوتا بلکہ یہ تو ایک انسٹیٹیوٹ آف نیورو سائنسز قائم کرنا تھا۔ میں بڑی معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ بغیر کسی detailed planning کے صرف ایک شہرت لینے کے لئے اس کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا اور وہ چیز ہم کو ورثے میں ملی جس کو پورا کرنے کے لئے ہم کیا کر رہے ہیں، وہ صرف ہم جانتے ہیں اور اللہ کی ذات جانتی ہے کہ ہم اس کو کس طرح بنا رہے ہیں؟ بہر حال the good thing is کہ ان تمام تر باتوں کے باوجود اب الحمدللہ یہ اپنی completion کے قریب پہنچ چکا ہے اور اس پر جس طرح سے جواب میں بھی لکھا ہے کہ کل لاگت 2354 ملین روپے کے قریب تھی اور 1644 ملین روپے اس پر خرچ کئے جا چکے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ 289 ملین روپے اگلے سال میں ہم اس کو فراہم کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں آپ کو بڑی خوشی سے بتا رہا ہوں کہ ابھی کل بھی وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس پر detailed meeting لی ہے اور سیکرٹری پرائمری کیئر نجم شاہ صاحب نے detail presentation دی ہے۔ ہم نے اس منصوبے کی اور اس کے ساتھ اور بھی کچھ ایسے منصوبے تھے جن کی timeline set کرنی ہے۔ بہر حال ہم نے اس کو complete کرنا تھا اور خوش آئند بات یہ ہے کہ یہ منصوبہ انشاء اللہ تعالیٰ اب اگلے برس میں بالکل complete ہو گا اور ابھی بھی ہم نے اس کو کافی حد تک functional کر دیا ہے۔ جو چیزیں رہ گئی ہیں ان کو ہم انشاء اللہ تعالیٰ اگلے سال میں مکمل چلا دیں گے اور یہ مکمل فعال ہو جائے گا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا صرف یہ سوال تھا کہ اس کا سنگ بنیاد کس سال میں رکھا گیا ہے؟ میں نے پوری تقریر تو نہیں سننی تھی۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر یہ کہا جا رہا ہے کہ سنگ بنیاد رکھنے کا۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! یہ تو آپ کا کوئی سوال ہی نہیں بنتا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میری بھی بات سن لیں میں نے بھی ان کی بہت سنی ہیں۔ میرا صرف پوچھنے کا مقصد یہ تھا کہ 2.7۔ ارب روپے اسے allocate کئے گئے ہیں ان 2.7۔ ارب روپے کی allocation میں جو اتنے سال لگے ہیں اس کا کسی نہ کسی کو تو جوابدہ ہونا ہے۔ میں نے صرف ان سے سنگ بنیاد کا سال پوچھا ہے کیونکہ حقیقت تو جھٹلائی نہیں جاتی بے شک وہ کچھ نہ بتائیں۔ اگر وہ

پرویزالٰہی دور میں بن گیا اور فیتہ کٹ گیا، ٹھیک ہے وہ بنی تو عوام کے لئے ہی تھی، میں اس طرف بھی نہیں جاتا جی ٹھیک ہے ہم اس میں سے سیاست نکال دیتے ہیں۔ میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں انہوں نے فیز۔II لکھا ہے یہ مجھے فیز۔I کی تفصیل بتادیں کہ اس وقت اگر اس بلڈنگ میں فیز۔I مکمل ہو گیا ہے تو کیا ہوا ہے، وہاں 500 بیڈ میں سے 100 بیڈ یا 10 بیڈ آئے ہیں یا ایک بیڈ بھی نہیں آیا۔ میرا تیسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! یہ تیسرا سوال بعد میں کریں پہلے ان دو کا جواب تو آنے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اگر میرے فاضل دوست کا تھوڑا سا دل دکھا ہے تو میں بالکل معذرت چاہتا ہوں۔ مجھے یہ بتانے میں کوئی عار نہیں ہے کیونکہ میں تو ان کا پردہ رکھ رہا تھا لیکن اگر یہ اپنا پردہ خود نہیں رکھنا چاہتے تو مجھے بتانے میں کوئی عار نہیں ہے کہ چودھری پرویزالٰہی نے صرف اور صرف اس کو کیش کروانے کے لئے اس کا فیتہ کاٹ دیا تھا باقی اس کے سارے پتے کاٹ دیئے تھے کوئی اس کے لئے serious fund allocation نہیں کی گئی تھی، بڑی معذرت کے ساتھ اس روش کو چاہے ہم کریں یا کوئی اور کرے یہ روش غلط تھی، غلط ہے، غلط رہے گی اور غلط روش سے اجتناب کرنا چاہئے نہ کہ اس پر insist کرنا چاہئے کہ اس پر credibility ملے، اس طرح credibility نہیں ملا کرتی وہ تو کام کرنے سے ملتی ہے اور وہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اللہ کے فضل سے آپ کو لے کر دکھائیں گے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ کچھ (فیز۔I) کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: میرا سوال تو کچھ اور تھا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میاں محمد اسلم اقبال کا اٹھنا مجھے سمجھ آگیا ہے کیونکہ پرانی محبت قائم ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بالکل پرانی محبت قائم ہے کیونکہ میں اس دور میں اس کیبنٹ کا حصہ رہا ہوں میں انشاء اللہ اس کو defend کروں گا۔ میری گزارش یہ ہے کہ چودھری پرویزالٰہی کا دور ان کی چھیڑ کیوں ہے؟ سوال پوچھا گیا کہ آپ یہ بتادیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب!ایسی بات کرنے کا مقصد کیا ہے۔آپ کو ایسے الفاظ استعمال کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میری گزارش تو سن لیں۔اچھاٹھیک ہے نہیں کرتے ایسی بات۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! بڑی مہربانی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!نہیں، ان کی چھیڑ نہیں ہے۔ میں آپ سے یہ عرض کررہا ہوں انہوں نے یہ جو پوچھا ہے وہ یہ بتادیں۔ میرے حلقے میں سمن آباد ٹیچنگ سروسز ہسپتال ہے جس کا میں نے سنگ بنیاد رکھا تو انہوں نے 2015 میں جاکر اسے complete کیا ہے،یہاں پر بشیر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب!اس کو کیا کر دیا ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!اس کو 2015 میں جاکر complete کیا ہے جبکہ وہ دوسال میں مکمل ہونا تھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہ 27 کروڑ روپے کا 40 بیڈز پر مشتمل پراجیکٹ تھااس کو 25 بیڈ کر دیا گیااور آج یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس ہسپتال کی opening کر دی ہے۔Last time بھی پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے یہاں کھڑے ہوکر جواب دیا کہ میاں صاحب ہم اکٹھے جاکر اس کو visit کریں گے،اُدھر کس چیز کا visit کرنا ہے،اُدھر تو الو بولتے ہیں،اُدھر تو آپ نے اس کو tom کے حوالے کر دیا ہے وہ ہسپتال ٹیچنگ سروسز ہسپتال بنایا گیا کہ اس کے ساتھ اس کو attach کیا جائے۔اب بات یہ ہے کہ جس چیز کا ان سے جواب مانگا جائے یہ مہربانی کرکے اس کا جواب دیں۔ اگر اس کو آپ politically کرنا چاہتے ہیں تو کوئی بات نہیں ہم اگلی بات کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب!آپ اس politically بات کو چھوڑیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!میں یہ بات نہیں کرنا چاہ رہا میں تو کہہ رہا ہوں کہ ہم کو صرف یہی جواب دے دیں کہ ان کی چھیڑ کیا ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!سردار صاحب کی بات کا جواب دے دیں جو انہوں نے ضمنی سوال کیا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! مجھے تو یہ سمجھ نہیں آئی کہ انہوں نے سوال کیا کیا ہے یا شاید میں اپنی کم علمی کی وجہ سے سمجھ نہیں سکا؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں اپنا ضمنی سوال repeat کر دیتا ہوں۔ جواب میں انہوں نے لکھا ہوا ہے کہ فیز۔II کا منصوبہ موجودہ مالی سال میں شامل ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ فیز۔I مکمل ہو گیا ہے۔ مجھے صرف یہ بتا دیں کہ فیز۔I میں کیا کام ہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! کیا یہ جنرل ہسپتال کی بات کر رہے ہیں کیونکہ میاں اسلم صاحب نے دوسرے ہسپتال کی بات کی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وہ ضمنی سوال کا حصہ نہیں تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! وہ اس سوال کا حصہ نہیں تھا اس لئے اُس پر لمبی تقریر ہو گئی۔ میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ فیز۔I میں ایڈمن بلاک مکمل کیا گیا ہے، وارڈ مکمل کئے گئے ہیں، ایمرجنسی مکمل کی گئی ہے اور فیز۔II میں نیورو سائنسز مکمل کیا جائے گا جبکہ فیز۔III میں rest of things انشاء اللہ مکمل کر لی جائیں گی۔ میں نے یہ عرض کیا ہے کہ جو بھی غلطی یا کوتاہی ہے، میں پچھلی باتوں کی طرف نہیں جاتا لیکن میں نے تو نہیں پوچھا کہ وہاں کے ہسپتال کا سنگ بنیاد کس نے رکھا تھا؟ یہ جس مقصد کے لئے پوچھا گیا ہے تو یہ سارے بیٹھے ہوئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کیا آپ کیا کر رہے ہیں۔ آپ اُن کو سنا رہے ہیں؟ ایسا نہ کریں اور اس بات کو چھوڑیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال کریں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس کے آخری جز میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ فیز۔III منصوبہ کی لاگت 2247 ملین روپے سے کم کر کے 700 ملین روپے کر دی گئی ہے۔ کسی بھی منصوبے سے 1500 ملین روپے کم کرنا بڑی حیرت والی بات ہے کہ وہ منصوبہ کس طریقے سے مکمل ہو گا؟ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کے جو پیسے کم کئے گئے ہیں، کیا یہ اورنج لائن ٹرین کے لئے مختص کر دیئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اس کا ایک کیمپس already برڈوڈ روڈ پر چل رہا ہے جس کا دوسرا حصہ ہم وہاں پر بنا رہے ہیں اس لئے doubling سے بچنے کے لئے فی الحال اس کا بجٹ کم کیا ہے۔ جس طرح میں نے پہلے کہا ہے کہ اس کو ہم انشاء اللہ تعالیٰ سٹیٹ آف دی آرٹ مکمل کریں گے۔ ہمارے budgets کے پیسے آسمان سے تو نہیں برستے، پیسے تو ہمیں اکٹھے کرنا

پڑتے ہیں اور ہماری financial حالت کا سب کو پتا ہے۔ wish list ایک علیحدہ چیز ہوتی ہے جبکہ ground reality علیحدہ چیز ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں محترمہ کی بات کا بالکل احترام کرتا ہوں کیونکہ آپ بھی یہی چاہتی ہیں، ہم بھی یہی چاہتے ہیں اور میاں محمد اسلم اقبال بھی یہی چاہتے ہیں کہ اس صوبہ اور اس شہر کے لوگوں کو اچھی سے اچھی facilities ملیں لیکن اُن تمام issues کے لئے phase-wise priorities لگتی ہیں اور بہت ساری چیزیں دیکھنی پڑتی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ اگلے برس جب functional ہوگا تو ڈاکٹر صاحبہ کو اللہ زندگی دے، جب یہ اُس کو visit کریں گی تو اللہ کے فضل و کرم سے یقیناً یہ سٹیٹ آف دی آرٹ facility ہوگی۔

جناب سپیکر: جی، بہت مہربانی۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! معزز ممبران جتنا ضمنی سوال کرتے ہیں اس کا جواب بھی اسی حساب سے دیا کریں لہٰذا مہربانی کریں کیونکہ آپ لمبی چوڑی بات شروع کر لیتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 3053 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! میں نے سوال کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس پر اب بات نہیں ہوگی کیونکہ بات آگے چلی گئی ہے۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! میری بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، میں اس سوال کو dispose of کر چکا ہوں۔ تشریف رکھیں۔ شکریہ

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! میری بات تو سن لیں کہ میں کیا بات کرنے لگا ہوں؟

جناب سپیکر: نہیں، میں اس سوال کے بارے میں بات نہیں سنوں گا لہٰذا آپ مہربانی کریں۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: میں تو اس سوال کی بات ہی نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر: آپ کوئی اور بات کریں گے وہ میں Question Hour کے بعد سنوں گا۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! یہ اس سے concern ہے جس کی میں بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، concern کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ جب مرضی اٹھ جائیں۔ میں نے اس سوال کے بارے میں بول دیا ہے جو dispose of ہو گیا ہے۔ آپ پہلے بولتے تو میں on her behalf لے لیتا۔ اگلا سوال چودھری فیصل فاروق چیمہ کا ہے۔

SARDAR VICKAS HASAN MOKAL: On his behalf.

جناب سپیکر: جی، On his behalf سوال نمبر بولیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 3234 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے چودھری فیصل فاروق چیمہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا: یونین کونسل 117 میں بی ایچ یو بنانے کی تفصیلات

*3234: چودھری فیصل فاروق چیمہ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق ہر یونین کونسل کی سطح پر ایک بنیادی مرکز صحت ہونا چاہئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یونین کونسل نمبر 117 تحصیل و ضلع سرگودھا تقریباً 10 چکوک پر مشتمل ہے اور اس پوری یونین کونسل میں ایک بھی بنیادی مرکز صحت نہ ہے؟

(ج) کیا محکمہ صحت مذکورہ یونین کونسل میں بی ایچ یو کے قیام کا ارادہ رکھتا ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے

(ج) ضلع سرگودھا میں 127 بنیادی مراکز صحت کام کر رہے ہیں جبکہ ضلع سرگودھا میں نئی یونین کونسلیں بن گئی ہیں۔ حکومت پنجاب کی طرف سے نئی یونین کونسلوں میں نئے بنیادی مراکز صحت بنانے کے لئے کوئی پالیسی نہ ہے لہٰذا پالیسی آنے کے بعد ہی عملدرآمد ہو گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سوال میں یہ لکھا گیا ہے کہ "کیا یہ درست ہے کہ حکومتِ پنجاب کی پالیسی کے مطابق ہر یونین کونسل کی سطح پر ایک بنیادی مرکز صحت ہونا چاہئے؟" اس کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ یہ درست ہے۔ جز (ج) میں پوچھا گیا ہے کہ "کیا محکمہ صحت مذکورہ یونین کونسل میں BHU کے قیام کا ارادہ رکھتا ہے، اگر ہاں تو کب تک؟" اس کے جواب میں لکھا ہے کہ ضلع سرگودھا میں 127 بنیادی مراکز صحت کام کر رہے ہیں جبکہ ضلع سرگودھا میں نئی یونین کونسلیں بن گئی ہیں۔

حکومتِ پنجاب کی طرف سے نئی یونین کونسلوں میں نئے بنیادی مراکز صحت بنانے کے لئے کوئی پالیسی نہ ہے اور پالیسی آنے کے بعد ہی عملدرآمد ہوگا۔ جب ایک پالیسی بن چکی ہوئی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے یہ بتائیں کہ آپ کو کیا مشکل پیش آرہی ہے جس کی آپ کو سمجھ نہیں آرہی؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں ناں کیسے کر دی ہے اور ان کو کس پالیسی کا انتظار ہے؟

جناب سپیکر: پرانی یونین کونسل جس زمانے میں تھی آپ کو بھی پتا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پتا ہے۔

جناب سپیکر: اُس وقت BHU ہر یونین کونسل میں تھا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! بالکل ٹھیک ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری جواب دے رہے ہیں۔ آج آپ نے جواب دینا ہے تو بسم اللہ۔ آج سپیکر صاحب جواب دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں دوبارہ سے اپنا نکتہ بیان کر دیتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! مجھے سمجھ آگئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، موکل صاحب! اُن کو سمجھ آگئی ہے وہ اس کا جواب دے دیتے ہیں۔ حالانکہ آپ کو بھی پتا ہے اور مجھے بھی پتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں نے پچھلے وقفہ سوالات میں بھی بات کی تھی اور دو دن پہلے بھی اس issue پر بات کی تھی اور سب کو پتا ہے کہ میں bold بات کرنے کا عادی ہوں۔ میں نے existing BHUs کے حوالے سے عرض کیا تھا کہ ہم تمام تر محنت کے باوجود 60 سے 65 فیصد اُن کو functional کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں جس کا مطلب یہ ہوا کہ 30 سے 35 فیصد BHUs ایسے ہیں جن کو ابھی بھی ہم functional نہیں کر سکے یعنی ڈاکٹروں کو وہاں تک نہیں پہنچا سکے۔ ہمارے پاس پرانا already backlog پڑا ہوا ہے جس کو ہم نے مکمل نہیں کیا یعنی کہ ہمارا پرانا homework ابھی complete نہیں ہوا چاہے جن بھی وجوہات کی بناء پر نہیں ہوا یا ڈاکٹر

نہیں جاتے بلکہ میں کہتا ہوں کہ سارا failure محکمہ صحت کا ہے، ڈاکٹروں کا کوئی قصور نہیں ہے اور ہماری ہی غلطی ہے کہ وہ نہیں جاتے۔ ایک غلطی کے اوپر اب ہم نئی غلطی کرنے چلے جائیں کہ پہلے BHUs نہیں چل رہے اور دوسرا نئی یونین کونسلیں جو کہ چھوٹی بن گئی ہیں وہاں نئے BHUs بنا دیں۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ نئے BHUs ضرور بنائیں گے لیکن پہلے تمام existing BHUs کو اللہ کے فضل سے fully functional کریں گے اُس کے بعد نئی پالیسی بنائیں گے۔ اس سلسلے میں کل ہی وزیراعلیٰ پنجاب نے YDA کے تمام نمائندگان اور سینئر پروفیسروں کو ایک table پر بٹھایا تھا جن کے ساتھ محکمہ صحت بھی بیٹھا تھا۔ ہماری ان کے ساتھ تین گھنٹے کی نشست ہوئی ہے، ہم نے اپنے بھائیوں کو convince کر لیا ہے اور کہا ہے کہ آپ ہمارا ساتھ دیں اور تعاون کریں تاکہ ڈاکٹر دُور دراز کے BHUs میں بھی جائیں۔ ہم نے اب initiatives لئے ہیں اور پبلک سروس کمیشن والوں سے request کی ہے کہ RHCs اور BHUs میں ڈاکٹر recruit کرنے کے لئے ہمیں age relaxation چاہئے کیونکہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ بجائے اس کے کہ ہمیں fresh ڈاکٹر نہ مل رہا ہو تو جو ڈاکٹر ریٹائرڈ ہو گئے ہیں یا اچھے ڈاکٹرز ہیں وہ RHCs اور BHUs میں لگائیں اور اس کے لئے اجازت فرمائیں جس کی ہمیں اجازت مل گئی ہے۔ اب ہمیں جو ڈاکٹرز available ہوں گے انہیں وہاں پر لگائیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ جو 18 essential medicines تھیں ان کو BHU level پر ensure کرنے جا رہے ہیں اور ایک minimum delivery standard ہم نے set کر لیا ہے جسے ہم ensure کر رہے ہیں لہٰذا میں اپنے تمام colleagues کے سامنے یہ گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے ہم بڑی نیک نیتی کے ساتھ اس پر کام کر رہے ہیں اور بہت جلد اس issue کو انشاء اللہ تعالیٰ recover کر لیں گے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ایک ضمنی سوال ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں ذرا اپنا سوال مکمل کر لوں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پلیز! ضرور کریں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! چھوٹا سا سوال ہوتا ہے لیکن جواب بہت لمبا ہوتا ہے۔ میں مان لیتا ہوں کہ انہوں نے محکمہ کی incompetency بھی مان لی اور سب کچھ کر لیا لیکن جواب میں لکھا ہوا ہے کہ نئے بنیادی مراکز صحت بنانے کی کوئی پالیسی نہیں ہے۔ اِن کی طرف سے جواب یہ آنا چاہئے تھا کہ ہم کسی پالیسی پر کام کر رہے ہیں جو چاہے ایک مہینہ یا چھ مہینے میں آ جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب آپ مہربانی کریں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! جو بات ہم کر رہے ہیں وہ اسے سمجھیں تو سہی۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ ڈاکٹروں کو بھیجتے ہیں جبکہ وہاں BHU ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، ساری بات انہوں نے تفصیل سے بتادی ہے۔ شکریہ

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ defend کیوں کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: نہیں۔ ملک احمد خان صاحب کو بھی ضمنی سوال کرنے دیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ بنیادی مراکز صحت 1988, 1993 اور 1995 میں ہر یونین کونسل کی سطح پر قائم ہوئے جس کو تین دہائیاں ہو گئی ہیں۔ جس کا ذکر پارلیمانی سیکرٹری کر رہے ہیں تو کتنے percent پیسے اُن کو دیتے ہیں؟ دیہاتوں کی آبادی تو سسک سسک کر مر رہی ہے اور اُدھر کوئی پوچھنے والا ہی نہیں ہے۔ اگر اس بنیادی مرکز صحت کو آپ سو روپیہ دیں گے اور توقع یہ کریں گے کہ عوام اس سے facilitate ہو۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ ضمنی سوال کریں۔ آپ نے تو debate شروع کر دی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! یہ debate نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ ضمنی سوال کریں یا اپنا سوال لے کر آئیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال تو سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال ہی کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میری ایک چھوٹی سی گزارش ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ اپنی بات کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں صرف یہ جسارت کرنے لگا ہوں کہ:

> This community, this Hall, this Assembly is made on words. It is not just about speaking it. It has to listen first and then answer.

اگر میں اپنی بات کی تمہید نہیں باندھ سکوں گا تو میں اپنا مؤقف کیسے پیش کر سکتا ہوں؟

جناب سپیکر: جی، آپ اپنا ضمنی سوال کریں لیکن تمہید نہیں بندھے گی۔ آپ کی مہربانی۔

ملک محمد احمد خان: مجھے صرف ایک جملے کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ابھی پارلیمانی سیکرٹری کی اپنے previous ضمنی سوال کے جواب میں admitted position ہے کہ BHUs کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔ ہم صرف یہ پوچھتے ہیں کہ BHUs کی مد میں کتنے پیسے ہیں جو اس بجٹ میں رکھے جا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ان کو بتائیں کہ BHUs کی مد میں کتنے پیسے رکھے ہیں، ایسی کوئی سکیم ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں پہلے اپنے معزز بھائی کے لئے یہ عرض کر دوں کہ میں نے یہ نہیں کہا کہ BHUs بالکل ہی نہیں چل رہے بلکہ میں نے سچ تسلیم کیا ہے۔ اگر واقعی اُن کے حلقے میں BHU نہیں چل رہا ہو گا تو اُن کو تکلیف ہو گی اور پریشان ہوں گے۔ میں نے کہا ہے کہ تمام تر محنت کے بعد ہم 60 سے 65 فیصد BHUs کو functional کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں اور اب جو rest of the 30 or 35 percent ہیں ان کو بھی انشاء اللہ تعالیٰ functional کریں گے جس کے لئے مختلف options ہیں۔ میں نے detail کے ساتھ آپ کو ساری بات اس لئے سمجھائی ہے، definitely آپ کے حلقے کے لوگوں نے آپ کو ووٹ دیا ہے اور آپ سے پوچھتے ہیں کہ ہمارا قصور کیا ہے اور ہمارے پاس ڈاکٹر کب آئے گا؟ آپ کے پاس یہ تمام انفارمیشن ہونی چاہئے اس لئے میں نے لمبی بات کی ہے۔ پھر اوپر بیٹھے صحافی بھائی لکھتے ہیں کہ میں لمبی لمبی باتیں کرتا اور جواب دیتا ہوں۔ وہ اس لئے دیتا ہوں کہ ان دوستوں کو پتا ہونا چاہئے کہ کیا کام ہو رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: کیا آپ نے BHUs کے لئے کوئی گرانٹ رکھی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اربوں روپے کی گرانٹ BHUs کے لئے رکھی جاتی ہے۔۔۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! دیہاتی لوگوں کا کیا قصور ہے کہ وہاں کے BHUs میں کوئی سہولت نہ ہے۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! چونکہ cross questioning میں مجھے سمجھ نہیں آ رہی اور میں سمجھ نہیں سکا کہ ملک صاحب کیا کہنا چاہ رہے ہیں۔۔۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ دیہات کو priority پر لائیں۔ یہ دیہات آپ کی basic constituency ہیں اس لئے انہیں priority پر لائیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کے لئے فنڈز رکھیں۔ اگلا سوال نمبر 3468 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 3535 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال: زیر التواء کرپشن کیسز سے متعلقہ تفصیلات

*3535: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں 2010 سے آج تک محکمہ صحت میں کرپشن کے کتنے کیسز زیر غور اور زیر التواء ہیں؟

(ب) ای ڈی او صحت ساہیوال کے پاس کتنے اور کتنے عرصہ سے کرپشن کے کیسز زیر التواء ہیں اور کتنے کیسز ہیں جن کی انکوائریاں مکمل ہو چکی ہیں اور ان میں کیا کیا سزائیں ہوئی ہیں؟

(ج) مذکورہ آفیسر نے اپنی تعیناتی کے دوران اب تک کتنے ہسپتالوں کے surprise visit کئے، ان کی تاریخ و دن کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) Surprise visit کے دوران کن کن ہسپتالوں میں بے ضابطگی اور بے قاعدگی کی نشاندہی کی گئی اور اس پر کون کون سے ڈاکٹرز ملازمین کی انکوائریاں ہوئیں اور اس پر کیا کیا سزائیں تجویز کی گئیں، آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع ساہیوال میں 2010 سے تاحال کوئی کرپشن کا کیس زیر التواء نہ رہا ہے۔

(ب) رپورٹ جز(الف) بالا میں کی جا چکی ہے۔
(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(د) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز(ج) میں surprise visit کے حوالے سے پوچھا تھا کہ ای ڈی او نے اگر کئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: میز پر رکھے گئے جواب آپ نے پڑھ لئے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے لسٹ ملی ہے۔

جناب سپیکر: لسٹ مل گئی ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ لسٹ 2013-14 سے آگے کچھ نہیں بتا رہی۔

جناب سپیکر: آپ نے سوال کب دیا تھا؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری submission یہ ہے کہ ای ڈی او سے جب ہم بات کرتے ہیں کہ آپ ہمارے BHU کا visit کریں تو وہ ہمیں کسی اور ڈیپارٹمنٹ کا بتا دیتے ہیں جو اس کو supervise کرتا ہے اور ان کو چلاتا ہے۔ ای ڈی او کی وہاں پر کیا ڈیوٹی ہے اور اب BHUs کس ایجنسی کے کنٹرول میں ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ای ڈی او بہر حال ایک focal person ہے اور ابھی Chief Minister Health Reforms Road Map میں adopt کیا گیا ہے جس کی بنیاد پر میں نے یہ بات کہی تھی کہ 60 سے 65 فیصد BHUs functional ہو گئے ہیں۔ وہ اس لئے بات کہی تھی کہ اب جتنے بھی BHUs ہیں ان کے MEs وہاں appoint کئے گئے ہیں جو ان کو visit کرتے ہیں۔ Visit کرنے کے بعد پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کے تعاون سے بنائے گئے سافٹ ویئر پر وہ چیزوں کو upload کرتے ہیں۔ ای ڈی اوز duty bound ہیں اور وہ بھی ساتھ ساتھ اپنے visits کرتے ہیں۔ جو visits کی تفصیل دی گئی ہے وہ جس عرصہ کی پوچھی گئی ہے اسی عرصہ کی دی گئی ہے۔ اگر میرے بھائی کو اب تک کی تفصیل چاہئے تو ہم وہ بھی provide کر دیتے ہیں یہ کوئی مسئلہ

نہیں ہے۔ جہاں تک ایجنسی کی بات انہوں نے کی ہے تو میں ان کی بات کو سمجھ نہیں پایا۔ PRSP جو ہے وہ BHUs کو deal کیا کرتی تھی اور فی الحال بھی وہ کر رہی ہے اور اب بھی بہت سارے BHUs ان کو دیئے ہوئے ہیں۔ اب ہم نے MEs appoint ضرور کئے ہیں جو روزانہ کی بنیاد پر وہاں جاتے ہیں اور جا کر حاضری کو ensure کرتے ہیں کہ وہاں پر سٹاف پہنچا ہے کہ نہیں اور وہاں پر جو اٹھارہ میڈیسنز چاہئیں ہوتی ہیں وہ وہاں پر موجود ہیں یا نہیں۔ دیگر جو چھوٹے nitty-gritty معاملات ہیں وہ ان کو report کرتے ہیں اور روزانہ کی بنیاد پر تمام data upload کا تمام ہے اور اسی base پر یہ کہا تھا کہ آج الحمدللہ ہمیں یہاں بیٹھ کر پتا ہوتا ہے کہ کتنی جگہوں پر ڈاکٹرز نہیں آئے اور کتنی جگہوں پر یہ missing ہیں؟ اپنی ان تمام missing facilities کو ٹھیک کرنے کی ہم کوشش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے بھائی نے بھی جیسے بات کو لیا تو میں بڑی open بات کرتا ہوں اور اگر غلطی ہے تو اس کا ادراک کرتا ہوں۔ ہم کب کہہ رہے ہیں کہ ہم فرشتے ہیں اور ہم میں کوئی غلطی نہیں ہے۔ لوگ دن رات محنت کر رہے ہیں اور انشاء اللہ ان غلطیوں کو repair کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم اپنی پالیسیوں میں تبدیلیاں بھی اسی لئے کر رہے ہیں اور نیت بھی یہی ہے کہ جتنے بھی BHUs ہیں انہیں fully functional کر دیا جائے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ایک تو میں اپنے بھائی کی اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ سوال کے جز (الف) میں لکھا ہوا ہے کہ 2010 سے لے کر آج تک۔ ایوان میں تو جواب آج ہی آ رہا ہے ناں۔

جناب سپیکر: جب آپ نے سوال لکھ کر بھیجا وہ تاریخ ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ملک احمد خان صاحب نے بڑی اچھی بات کی اور ہماری نمائندگی کرتے ہوئے بتایا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ دیہاتوں میں BHUs کے اندر کیا کیا ہو رہا ہے۔ میں صرف اپنے حلقہ کے بارے میں تھوڑی سی گزارش کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے جو سوال دیا ہے اسی پر ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جن BHUs کا اور RHCs کا visit کیا ہے تو ان کے متعلق گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ہم نے visit کیا ہے اور وہاں پر کوئی ایسی discrepancy نہیں پائی گئی جبکہ سنٹرز کے بارے میں کسی ایک جگہ پر لکھا ہے کہ کسی چوکیدار کو

censure کیا گیا ہے اور ایک جگہ پر لکھا ہے کہ کسی سینٹری ورکر کو غیر حاضر پایا ہے جو کہ اس رپورٹ میں موجود ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ جو abandoned BHUs پڑے ہیں، انہیں visit میں انہوں نے دیکھا نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تقریر کر رہے ہیں یا ضمنی سوال کر رہے ہیں؟ آپ ضمنی سوال کریں جس کا وہ جواب دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ای ڈی او صاحب نے visit کیا ہے، میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ایک BHU 119/9.L main road پر ہے جس کی چار دیواری کوئی نہیں ہے اور کمروں کو تالے لگے ہوئے ہیں جسے ای ڈی او نے visit کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ سیدن شاہ کی ڈسپنسری میرے حلقہ میں ہے جو کہ دریا کے کٹاؤ میں آ گئی اور آج تک ویران پڑی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میں کس ضمنی سوال کا کیا جواب پوچھوں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جو افسر visit کرنے جاتے ہیں ان کی کوئی ڈیوٹی ہے کیونکہ دس، دس سال سے ڈسپنسر نہیں آتے اور وہ باہر پرائیویٹ میڈیکل سٹور چلا رہے ہیں تو انہیں کون چیک کرے گا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں ملک ارشد صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن میں یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ ملک ارشد صاحب ان دوستوں میں سے ہیں جو ماشاء اللہ بڑی محنت کرتے ہیں اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں روز نہیں تو ہر دوسرے دن ضرور آئے ہوتے ہیں لیکن اللہ کے فضل سے آج انہوں نے پہلی دفعہ یہ بات کی ہے اور اب تک انہوں نے کسی فورم پر نشاندہی نہیں کی۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ بھی اپنے آپ کو refine کریں ناں انہوں نے جو سوال کیا ہے اس کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں تو اس کا جواب دے رہا ہوں اور جو حکم کریں گے میں جواب دوں گا۔ انہوں نے سوال کیا تھا کہ آج تک تو اس کا مطلب تو یہی ہے کہ جس تاریخ کو انہوں نے سوال کیا تھا اس تاریخ تک کی تفصیل ہم نے مہیا کرنی تھی جو کہ انہیں مہیا کر دی

ہے۔ باقی انہیں بتایا گیا کہ 41 ملازمین کے خلاف کارروائی کی گئی ہے اور تمام لسٹ انہیں دے دی گئی ہے اور جن BHUs کی یہ بات کر رہے ہیں کہ abandoned ہیں تو اگر انہیں کوئی ایسی صورتحال کا سامنا ہے تو یہ ہمیں اس کی نشاندہی کریں کیونکہ ہم تو ہر وقت redress کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم تو کہتے ہی نہیں ہیں کہ یہاں دودھ اور شہد کی نہریں بہہ رہی ہیں بلکہ ہم تو غلطیوں کو repair کرنا چاہتے ہیں اور کر رہے ہیں۔ آپ نشاندہی کریں انشاء اللہ تعالیٰ ہم مل کر اس معاملے کو حل کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ انہیں بتادوں گا۔ میں یہاں on the floor of the House اس بات کو بالکل admit کرنا چاہتا ہوں اور محکمہ صحت کو appreciate کرنا چاہتا ہوں کہ سیکرٹری صحت اور انہوں نے ڈی ایچ کیو ہسپتال میں ایم ایس کو post کرنے کی جو commitment کی تھی تو بڑا ذمہ دار اور efficient ایم ایس لا کر بڑی مہربانی کی ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس حوالے سے اپنے طور پر انہیں letter لکھ کر بھجوادیں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ اگلا سوال بھی آپ ہی کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 3547 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال: ڈی ایچ کیو میں دستیاب مشینری سے متعلقہ تفصیلات

*3547: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں اس وقت کون کون سی طبی مشینری موجود ہے، مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ب) سال 11-2010 سے آج تک طبی مشینری کی دیکھ بھال اور مرمت پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ج) اس وقت کون کون سی طبی مشینری کس وجہ سے خراب پڑی ہے نیز اس کی مرمت کیوں نہیں کی گئی؟

(د) اس ہسپتال کے لئے کون سی طبی مشینری کی ضرورت ہے، اس کے لئے کتنی رقم درکار ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس ہسپتال کی ضرورت کے مطابق مشینری فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں موجود تمام طبی مشینری کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

تفصیل	خرچ ومرمت
2010-11	-/124300روپے
2011-12	-/448000روپے
2012-13	-/302000روپے
2013-14	-/309600روپے
2014-15	-/187000روپے

(ج) تفصیل کے مطابق زیادہ تر مشینری beyond equipment repair ہے Director Medical Equipment Repair Workshop, Lahore کو لیٹر جاری کر دیا ہے کہ وہ اپنا نمائندہ بھیجے تاکہ مشینری کو فعال بنایا جائے۔

(د) ہسپتال کی اپ گریڈیشن ہو رہی ہے۔PC-I میں طبی مشینری موجود ہے جو کہ ہسپتال اپ گریڈیشن مکمل ہونے پر خریدی جائے گی۔

(ہ) اس سال کارڈیالوجی یونٹ کی طبی مشینری خریدی جا رہی ہے جس کے ریٹ کنٹریکٹ ہو چکے ہیں اور advance withdrawal کی منظوری دی جا چکی ہے اور اس اثنا میں C/L جلد ہی کھول دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (ج) میں پوچھا گیا تھا کہ اس وقت کون کون سی طبی مشینری کس وجہ سے خراب پڑی ہے نیز اس کی مرمت کیوں نہیں کی گئی تو بتادیں کہ کون کون سی مشینری خراب ہے اور اب تک کیوں نہیں ٹھیک ہوئی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں بڑی معذرت سے عرض کروں گا کہ میں ان کے سوال کو سمجھ نہیں پایا لہٰذا اگر معزز ممبر سوال repeat کر دیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے جز (ج) کا پوچھا ہے کہ کون کون سی مشینیں خراب ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے یہ گزارش کی ہے کہ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال میں جو جو مشینیں خراب ہیں وہ بتادیں کہ یہ کب سے خراب ہیں اور کب تک فعال ہو جائیں گی یعنی working position میں آجائیں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں چونکہ ان کا جو ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال ہے اس کو الحمد للہ اپ گریڈ کیا جارہا ہے، اس میں نیا میڈیکل کالج بنا ہے اس کی اپ گریڈیشن پر کام جاری ہے آپ اجازت دیں تو میں تھوڑی سی figures بتانا چاہوں گا کہ ہم نے 433 ملین روپیہ جون تک بلڈنگ کے لئے جاری کیا ہے، 500 ملین روپے ہم اگلے سال میں ان کو دے رہے ہیں، 3.6 بلین روپے کی سکیم ہم نے ڈی ایچ کیو کو اپ گریڈ کرنے کے لئے منظور کی ہے، اس میں Cardiology Unit لگا رہے ہیں اُس کے لئے بھی پیسے جاری کر دیئے گئے ہیں اور جو مشینری اس وقت خراب ہے اُس کے لئے لیٹر جاری کر دیا گیا ہے اور اُس کو pursue بھی کر رہے ہیں اور کل بھی جب میں نے اس کے اوپر سوال دیکھا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کوئی جہاز ہے، کیا چیز ہے جو ٹھیک نہیں ہوتی، وہ مشینری پوچھ رہے ہیں کون سی مشینری؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں تو پہلے ہی عرض کر رہا ہوں کہ جو سسٹم ہے اُس میں flaws اس لئے ہیں کہ جو بائیو میڈیکل انجنیئر ہوتا ہے ان کی تعداد کم ہے یہ ان کو چیک کرتے ہیں اور اب ہم اپنی بائیو میڈیکل ورکشاپ بھی خود بنا رہے ہیں تاکہ یہ جو issues آرہے ہیں یہ نہ آیا کریں کیونکہ بہت ساری ایسی جگہیں ہیں جہاں مشینری خراب ہوتی ہے اور بعض دفعہ پتا نہیں چلتا لیکن اب ہم نے اس کا نوٹس لے لیا ہے اور میں exact date اپنے بھائی کو session کے بعد پوچھ کر ضرور بتادوں گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: بولیں کیا بولتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کا موڈ دیکھ رہا ہوں، آپ کا موڈ دیکھ کر بات کرنی پڑتی ہے۔

جناب سپیکر: میرا موڈ ٹھیک ہے آپ اپنی بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال میں ہے آپ دیکھیں جو لسٹ دی گئی ہے اس میں جو missing facilities ہیں اُس میں یہ بتایا گیا ہے کہ چلڈرن وارڈ میں baby incubator تین ہیں اور تینوں ہی non functional ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! baby incubator تین ہیں اور تینوں ہی خراب ہیں کیا وجہ ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اب میری پوری بات تو سن لیں پہلے آپ کہتے ہیں سنائیں ہم سنانے لگتے ہیں پھر آپ کہتے ہیں کہ بات شارٹ کریں۔

جناب سپیکر: پہلے اتنی بات کا تو جواب لے لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بات ہی لمبی ہے اتنی بڑی لسٹ ہے۔

جناب سپیکر: جی، کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! nebulizer تین ہیں اُن میں ایک درست ہے دو خراب ہیں اور baby sucker machine ایک ہے وہ بھی خراب ہے، electric light mobile ایک ہے وہ بھی خراب ہے یہ ساری لسٹ اگر آپ خود مشاہدہ کر لیں میں نہیں چاہتا کہ زیادہ لمبی بات ہو آپ ناراض ہو جائیں گے۔ میرے بھائی مشیر صحت بھی بیٹھے ہیں، معزز پارلیمانی سیکرٹری بھی بیٹھے ہیں ایک وہ بات جس کو میں پوائنٹ آؤٹ کرنا چاہتا ہوں تاکہ وہ اکٹھا جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! dilemma یہ ہوا کہ 2014 میں ہمیں گورنمنٹ آف پنجاب نے بہت بڑے فنڈز ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال کے لئے دیئے، میں آپ کی ایک منٹ کے لئے توجہ چاہتا ہوں۔ 2014 میں چیف منسٹر پنجاب نے ہمیں اربوں روپے کے فنڈز دیئے اور اُس وقت کے پرنسپل نے وہ فنڈز utilize نہ کئے، وہ purchase نہ کی جس کا شاخسانہ آج اس کاغذ کی صورت میں موجود ہے تو اُس کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی جس نے ہمیں اندھیروں میں ڈال دیا؟ اُس ایک پرنسپل کی وجہ سے purchase ہی نہ ہوئی آج ساہیوال تحصیل کی چودہ پندرہ لاکھ کی آبادی ہے اُس کی وجہ سے پریشانی کا شکار ہے۔ ہمارے مریضوں کو لاہور ہسپتالوں والے مانتے ہیں اور نہ ملتان والے مانتے ہیں وہ کہتے ہیں آپ ساہیوال ہسپتال میں جائیں، ساہیوال ہسپتال میں کوئی facilities نہیں ہیں

اور اللہ کے فضل سے یہ سکیم چل رہی ہے یہ اب مکمل ہو گئی ہے اگر 2014 میں اس پر عمل کر لیا جاتا ہے تو آج 2016 میں ہم کہیں اور کھڑے ہوتے اس کے لئے میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے گزارش کروں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جہاں تک ان کا گلہ ہے کہ facilities نہیں ہیں تو میں بڑا حیران ہوں کہ ابھی میڈیکل کالج بنا دیا ہے، ٹیچنگ ہسپتال کر دیا ہے، اپ گریڈ کر رہے ہیں، 3.6 بلین روپے کے فنڈز دے رہے ہیں اور اُس کے ساتھ ساتھ اب تک کافی ڈویلپمنٹ ہو چکی ہے۔ بہر حال میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ کے لوگ پریشان ہیں تو آپ کا گلہ جائز بنتا ہے لیکن اُس کے اوپر بڑی speed سے کام جاری کر دیا گیا ہے، آپ کو بھی کام کا پتا ہے، آپ خود نگرانی کرتے ہیں، ہمارے علم میں ہے آپ وہاں پر جاتے ہیں اور آپ اُس کی پوزیشن کو ساتھ ساتھ دیکھ رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کو بڑی جلدی اللہ کے فضل سے مکمل کیا جائے گا اور فنڈز allocations اس طرح سے کی گئی ہے کہ کسی بھی جگہ پر فنڈز کی کمی نہیں رکھی گئی۔ یہ نہیں کیا گیا کہ منصوبہ announce کر دیا گیا اور فنڈز میں کنجوسی کی گئی ہے۔ فنڈز پوری طرح سے دیئے جا رہے ہیں جیسا میں نے بتایا 433 ملین روپے جاری کر دیئے گئے ہیں جو جون تک اُن کے پاس ہیں، اُس کے بعد 500 ملین روپے اگلے سال میں ہم دے رہے ہیں اور اُس کے بعد جو revenue component ہو گا اُس کے لئے بقایا rest of the 3.6 billions اس کو اپ گریڈ کرنے کے لئے ہو گا۔ آپ نے جو بھی مشینری کی detail بتائی ہے۔

جناب سپیکر! میں بڑی معذرت سے عرض کرتا ہوں کہ میرے پاس کوئی لسٹ نہیں ہے، میرے پاس یہ لسٹ نہیں آئی اس لئے میں یہ دیکھ رہا تھا کہ میرے ریکارڈ میں یہ مشینری show نہیں ہو رہی کہ یہ خراب ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے یہ لسٹ ہاؤس سے ملی ہے جو میرے پاس ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں ملک صاحب سے وہی بات کر رہا ہوں ملک صاحب آپ فوراً پریشان کیوں ہو جاتے ہیں اگر آپ کے پاس ہے تو میرے پاس نہیں آئی۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! میں آپ کو یہ لسٹ بھجوا دیتا ہوں آپ چیک کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جی، kindly آج ہی ہم اس کو ڈیپارٹمنٹ سے take up کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس سوال کا یہ کیس اب کہیں اور جائے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ جو issues انہوں نے بتائے ہیں یہ genuine ہیں تو ہم اس کو پہلی priority میں رکھتے ہوئے فوری طور پر چاہئے ضمنی گرانٹ لینے---

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس پر اتنا زور نہ لگائیں، آپ دونوں صاحبان تشریف رکھیں۔ اس سوال کو ہیلتھ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے، اس کی رپورٹ within two months ہاؤس کے اندر پیش کی جائے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! صرف ایک گزارش کرنی ہے کہ جو فنڈز 2014 میں جس پر نسپل نے lapse کئے CMIT کی---

جناب سپیکر: وہ الگ بات ہے، وہ اور بات ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر اُسے بھی کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: اُس کا طریق کار اور ہے اُس کو یہ محکمانہ طور پر کریں گے، اپنے طور پر کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ اُس پر direction دے دیں۔

جناب سپیکر: جب تک وہ رپورٹ نہیں آئے گی میں direction نہیں دوں گا۔ جی، اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3569 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: عطائی ڈاکٹروں کے خلاف حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*3569: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دارالحکومت لاہور میں عطائی ڈاکٹر لوگوں کی زندگی سے کھیل رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ آئے روز مختلف چینلز پر ان جعلی ڈاکٹروں کے اشتہارات بھی نشر ہوتے رہتے ہیں؟

(ج) حکومت نے عوام کو ان جعلی ڈاکٹروں / عطائیوں سے بچانے کے لئے پچھلے دو سالوں میں کیا اقدامات اٹھائے ہیں، کتنے لوگوں کے خلاف مقدمات درج کئے گئے اور ان پر کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ صحت لاہور کی ٹیمیں حکیموں اور عطائی ڈاکٹرز کے خلاف مسلسل چیکنگ کرتی رہتی ہیں اور اس گھناؤنے دھندے میں ملوث افراد کے خلاف کریک ڈاؤن جاری رکھا ہوا ہے۔

(ب) محکمہ صحت لاہور کی ٹیموں نے پچھلے دو سالوں میں بائیس عطائی ڈاکٹرز، حکیموں کے خلاف اشتہارات چلانے پر چالان کئے گئے۔

(ج) گورنمنٹ آف پنجاب نے ہیلتھ کیئر کمیشن کے نام سے ایک خود مختار ادارہ بنایا ہے، جو کہ عطائی ڈاکٹرز اور حکیموں کے خلاف قانونی کارروائی کرتا ہے۔ تاہم پچھلے دو سالوں کے دوران محکمہ صحت لاہور کی ٹیموں نے کل 784 حکیموں اور عطائی ڈاکٹرز کے خلاف سخت کارروائی کرتے ہوئے ان کے خلاف متعلقہ پولیس سٹیشنوں میں مقدمات درج کرائے اور ڈرگ ایکٹ کے تحت ان کے چالان بھی کئے اور ان کی دکانوں اور ہسپتالوں کو سر بمہر بھی کیا گیا ان میں سے مجاز اداروں نے 302 کیسز کا فیصلہ کرتے ہوئے 63,85,000 روپے جرمانہ کیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جز (ب) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ عطائی ڈاکٹرز اور حکیموں جن کو quacks کہتے ہیں ان کے خلاف کیا سزا مقرر کی گئی ہے؟ جہاں تک مجھے علم ہے ان کے کلینکس کو سیل کر کے ان سے ایک normal سی فیس چارج کی جاتی ہے میرا سوال یہ ہے کہ کیا کوئی قید کی سزا بھی مقرر ہے اور اگر قید کی سزا ہے تو کتنے سال کی قید کی سزا دی جاتی ہے اور زیادہ سے زیادہ کتنا جرمانہ کیا جاتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ابھی پچھلا سوال جو تھا اُس میں یہ ساری detail میں نے بڑی تفصیل کے ساتھ دی ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے ہاؤس کے سامنے بات کر دی ہے

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میاں صاحب مجھ سے تھوڑا گلہ بھی کر رہے تھے۔ میں اپنی بہن کے گوش گزار کرنا چاہ رہا ہوں کہ جیسے میں نے پہلے بتایا کہ ہم نے جو ہیلتھ کیئر کمیشن مہم کا آغاز کیا تھا جس میں، میں نے بتایا کہ ہزاروں لوگوں کے خلاف crackdown کئے گئے جیسے تھوڑی سی detail اس میں دی گئی ہے اُس میں لاہور ہائی کورٹ میں ایک پٹیشن دائر کی گئی تھی جس پٹیشن کے اوپر فیصلہ یہ آیا کہ ہیلتھ کیئر کمیشن کو sealing سے روک دیا گیا اور جب ہیلتھ کیئر کمیشن sealing کرتا ہے تو اُس وقت تک وہ de-seal نہیں کرتا چاہے جتنا مرضی جرمانہ ہو جائے، چاہے جو مرضی ہو جائے جب تک وہ quacks جس کو ہم quacks سمجھ کر seal کر رہے ہیں اگر وہ اپنی کونسل سے رجسٹر ہو جائے گا، اگر ڈاکٹر ہے تو اپنی PMDC سے رجسٹر ہو جائے گا، اگر ہومیوپیتھک سے ہے تو وہ ہومیوپیتھک کونسل سے رجسٹر ہو گا اور اگر quack نہیں ہو گا اور اپنا کوئی ثبوت دے دے گا تو ہم اُس کو de-seal کر دیں گے لیکن اگر وہ ثبوت نہیں دے گا تو اُس کی premises de-seal نہیں کی جائے گی۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! I understand what you say میری گزارش یہ ہے کہ ایف آئی آر درج ہو اور in present میں ہو۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اس کی پوزیشن اس وقت یہ ہے کہ ہیلتھ کیئر کمیشن اس پر بڑی تیزی سے legislation کی جانب گامزن ہے لیکن فی الوقت ایسی سزا نہیں ہے لیکن ہیلتھ کیئر کمیشن نے recommend کیا اور ہم اب اُس کو اسمبلی میں لے کر آ رہے ہیں جس طرح سے ہم نے جعلی ادویات کی سزائیں بڑھائی ہیں اسی طرح سے ہم ان quacks کی سزاؤں کو۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اُن کو بھی پتا چل گیا ہے مہربانی! آپ تشریف رکھیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔ جی، بولیں آپ کا ضمنی سوال کون سے سوال پر ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 3569 پر ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اُن کا ضمنی سوال سنیں آپ نے اُس کا جواب دینا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اس کے جز (ج) میں جو جواب دیا گیا ہے اُس میں گورنمنٹ آف پنجاب نے ہیلتھ کیئر کمیشن کے نام سے ایک خود مختار ادارہ بنایا ہے، جو کہ عطائی ڈاکٹرز اور حکیموں کے خلاف قانونی کارروائی کرتا ہے۔ تاہم پچھلے دو سالوں کے دوران محکمہ صحت لاہور کی ٹیموں نے کل 784 حکیموں اور عطائی ڈاکٹرز کے خلاف سخت کارروائی کرتے ہوئے ان کے خلاف متعلقہ پولیس سٹیشنوں میں مقدمات درج کرائے اور ڈرگ ایکٹ کے تحت ان کے چالان بھی کئے اور ان کی دکانوں اور ہسپتالوں کو سر بمہر بھی کیا گیا ان میں سے مجاز اداروں نے 302 کیسز کا فیصلہ کرتے ہوئے 63,85,000 روپے جرمانہ کیا۔ اب میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اسی نوعیت کا ایک سوال is already listed for Question No. 2526 ہے اور اُس کے جواب میں ان عطائی نیم حکیم---

جناب سپیکر: وہ لاہور کا پوچھ رہے ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! دونوں لاہور کے ہیں لیکن ان کی detail میں فرق ہے۔ یہ بتا دیں کہ اس میں سے کون سا ٹھیک ہے؟

جناب سپیکر: یہ تاریخ کا فرق پڑ گیا ہو گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اگر تین سال بعد جواب آئے گا تو ایسا ہی آئے گا۔

جناب سپیکر: جب محکمے کی باری آئے گی پھر ہی اس نے آنا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! باری تین سال بعد آ جائے لیکن جواب کی وصولی تو آپ کے رولز آف پروسیجر میں درج ہے کہ کتنے ٹائم میں آنی ہے۔

جناب سپیکر: وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع ساہیوال: محکمہ صحت کو فراہم کی گئی رقم و استعمال کی تفصیلات

*3087: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ساہیوال محکمہ صحت کے لئے مالی سال 14۔2013 میں کتنی رقم رکھی گئی ہے، مدوار تفصیل بتائیں؟

(ب) اب تک کتنی رقم اس ضلع کے ای ڈی او صحت کو فراہم کی گئی ہے، کتنی رقم بقایا ہے اور یہ رقم کب تک فراہم کی جائے گی؟

(ج) ای ڈی او ساہیوال کو جو رقم مدوار ملی ہے وہ اس کی تقسیم کس طریق کار کے تحت کر رہا ہے یا کر چکا ہے؟

(د) ڈی ایچ کیو ہسپتال کو مدوار اب تک کتنی رقم دی گئی ہے؟

(ہ) کتنی رقم سے اس ہسپتال کو ادویات فراہم کی گئی ہیں؟

(و) بقایا کتنی رقم اس ہسپتال کے پاس کس کس مد میں پڑی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع ساہیوال محکمہ صحت کے لئے مالی سال 14۔2013 میں کل رقم جو کہ مدوار رکھی گئی۔

تنخواہ	478399000/- روپے
متفرق	153340000/- روپے
کل	631739000/- روپے

مدوار مزید تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اب تک تمام رقم فراہم کر دی گئی ہے اور کوئی رقم بقایا نہ ہے۔

(ج) ای ڈی او ہیلتھ ساہیوال کو جو رقم ملی ہے وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ساہیوال ہی مدوار تقسیم کرتی ہے ای ڈی او ہیلتھ اپنے طور پر نہیں کرتا ہے۔

(د) ساہیوال میڈیکل کالج / ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال کو مالی سال 14۔2013 سے اب تک کل رقم 1946,641,697/- روپے دی گئی۔ مالی سال 14۔2013 سے اب تک کی مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ساہیوال میڈیکل کالج کو اب تک۔/200,000,000 روپے کی ادویات فراہم کی گئی ہیں۔ فراہم کی گئی ادویات کی رقم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) مورخہ 2016-03-22 تک کل رقم 324,736,395 روپے اس ہسپتال کے پاس بقایا پڑی ہے اور بقایا کی مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بہاولپور: ورک چارج ملازمین کی بھرتی کی تفصیلات

*2539: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) 2013 مئی / جون / جولائی اور اگست میں کتنے ورک چارج ملازمین قائد اعظم میڈیکل کالج، وکٹوریہ ہسپتال، جوبلی فیملی ہسپتال، زنانہ ہسپتال روڈ اور سول ہسپتال جھانگی والا روڈ بہاولپور میں رکھے گئے ہیں، ان کے نام، ولدیت اور تعلیمی قابلیت فراہم کریں نیز یہ بتائیں کہ یہ کس کس کام کے لئے رکھے گئے ہیں؟

(ب) مزید کتنے ورک چارج ملازمین ان مذکورہ بالا اداروں کے نظام کو بہتر طور پر چلانے کے لئے رکھے جانے کی ضرورت ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) 2013 مئی جون جولائی اور اگست میں بیس اے سی مکینک، بیس ہیلپر کو ورک چارج کی بنیاد پر 75 دنوں کے لئے بورڈ آف مینجمنٹ سے منظوری لے کر بھرتی کیا گیا۔
ورک چارج ملازمین کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ادارہ ہذا کا نظام بہتر طور پر چل رہا ہے اس لئے مزید ورک چارج ملازمین کی ضرورت نہیں ہے۔

لاہور: سروسز ہسپتال کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*3053: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سروسز ہسپتال لاہور کو سال 13-2012 اور 14-2013 کے بجٹ میں لوکل پرچیز کی مد میں کتنی رقم مختص کی گئی تھی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی مالیت کی ادویات ایل پی کے ذریعے خرید کی گئیں اور کن کن میڈیکل سٹورز اور کمپنیوں سے خرید کی گئیں؟

(ج) یہ ادویات کن کن مریضوں کو سپلائی کی گئیں؟

(د) کیا سال 13۔2012 کے دوران ایل پی کے ذریعے خرید کردہ ادویات کے فنڈز کا آڈٹ کروایا گیا ہے اگر ہاں تو یہ آڈٹ کس نے کیا اور اس نے کتنی رقم کے خُورد بُرد کا انکشاف کیا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سروسز ہسپتال لاہور کو سال 13۔2012 اور 14۔2013 کے بجٹ میں لوکل پرچیز کی مد میں مختص کی گئی رقم درج ذیل ہے:

2012-13	(Rs 12,75,54,000/-)
2013-14	(Rs 11,26,25,000/-)

(ب) سال 13۔2012 کے دوران مبلغ -/12,75,54,000 روپے کی ادویات ایل پی کے ذریعے خرید کی گئیں جبکہ سال 14۔2013 کے دوران ماہ جنوری 14 تک مبلغ -/5,63,9000 روپے کی ادویات خریدی گئیں اور یہ تمام ادویات میسرز اکرم برادرز (کنٹریکٹر) سے خرید کی گئیں۔

(ج) جو ادویات ہسپتال ہذا میں موجود نہ ہوں وہ لوکل پرچیز کے ذریعے ہسپتال ہذا کی ایمر جنسی میں آنے والے تمام مریضوں، داخل مریضوں اور آؤٹ ڈور کے وہ مریض (جن کو لوکل پرچیز کی اجازت دی گئی ہو) اور اس کے علاوہ پارلیمنٹیرین، بیوروکریسی اور معزز جج صاحبان / جوڈیشری کو قواعد و ضوابط کے تحت دی جاتی ہیں۔

(د) ہسپتال ہذا کے سال 13۔2012 کے دوران لوکل پرچیز کے ذریعے خرید کردہ ادویات کے فنڈز کا آڈٹ ڈائریکٹر جنرل آڈٹ سے کروایا گیا ہے جس میں کسی بھی قسم کی خُورد بُرد کا انکشاف نہ ہوا ہے۔

لاہور: آر ایچ سی کاہنہ کے بارے میں تفصیلات

*3468: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) آر ایچ سی کاہنہ لاہور کتنے بیڈز پر مشتمل ہے، اس میں تعینات ڈاکٹرز، نرسز اور دیگر ملازمین کے نام، عہدہ و گریڈ بتائیں؟

(ب) اگر اس میں ایمر جنسی کی سہولیات میسر ہے تو اس کی ایمر جنسی میں کتنے مریضوں کو داخل کیا جا سکتا ہے؟

(ج) اس کے سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے اخراجات کی تفصیل مدوار بتائیں؟

(د) اس سنٹر پر کون کون سی طبی مشینری، جنریٹرز اور دیگر آلات ہیں؟

(ہ) اس سنٹر میں فراہم کردہ تمام طبی مشینری اور جنریٹرز چالو حالت میں ہیں؟

(و) اس کے لئے جو جنریٹرز ہیں وہ کب فراہم کئے گئے تھے اور ان جنریٹرز کے سال 11۔2010، 12۔2011 اور 13۔2012 کے اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) آر ایچ سی کاہنہ 20 بیڈ پر مشتمل ہے۔ سٹاف کی لسٹ بمعہ نام، عہدہ، گریڈ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) آر ایچ سی کاہنہ میں ایمر جنسی کی سہولیات موجود ہیں چار مریضوں کو ایمر جنسی میں داخل کیا جا سکتا ہے۔

(ج) اخراجات کی مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس سنٹر میں ایک عدد جنریٹر، ایک لیبر روم، مع تمام طبی آلات، آپریشن تھیٹر مکمل، ڈینٹل یونٹ مکمل، ایکسرے مشین، لیبارٹری مع تمام ضروری آلات

(ہ) اس سنٹر میں تمام طبی مشینری اور جنریٹر چالو حالت میں ہیں۔

(و) یہ جنریٹر 2009 میں فراہم کیا گیا تھا۔ جنریٹر کے اخراجات کی تفصیل کچھ اس طرح ہے

i	سال 11۔2010	7640/۔ روپے
ii)	سال 12۔2011	4240/۔ روپے
iii)	سال 13۔2012	19430/۔ روپے

کا ڈیزل خرچ ہوا ہے۔

ساہیوال: میڈیکل کالج کی بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

*3573: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) میڈیکل کالج ساہیوال کی عمارت کی تعمیر کب شروع کی گئی تھی، اس کا تخمینہ لاگت بتائیں نیز ان کی عمارت کتنے کمروں پر مشتمل ہو گی؟

(ب) آج تک اس کی عمارت کی تعمیر پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، موقع پر کتنی عمارت بنی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(ج) اس کی عمارت کی تعمیر کب مکمل ہونی تھی، آج تک کتنی عمارت مکمل ہوئی ہے؟

(د) اس کی عمارت کی تعمیر کے لئے سال 2013-14 کے دوران کتنی رقم مختص کی گئی ہے کیا اس پر کام جاری ہے، اگر کام بند ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس کی عمارت اسی سال مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) میڈیکل کالج ساہیوال کی عمارت کی تعمیر 16-12-2011 کو شروع کی گئی اور اس کا تخمینہ لاگت 869.120 ملین ہے عمارت 487 کمروں پر مشتمل ہے۔

(ب) سال 2014-15 کے اختتام تک عمارت ہذا پر 933.00 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں عمارت تقریباً 100 فیصد مکمل ہو چکی ہے اور minor کام رہتا ہے۔

(ج) عمارت کی تعمیر 15-12-12 تک ہونا تھی تاہم بعد میں اس میں 30-06-14 تک وسیع کر دی گئی اور اب یہ عمارت تقریباً 100 فیصد مکمل ہو چکی ہے۔

(د) سال 2014-15 کے لئے کالج ہذا کے لئے (M)25 رقم مختص کی گئی تھی۔

(ہ) تکمیل مکمل ہو گئی ہے۔

لاہور: میو ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

*3589: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میو ہسپتال لاہور کی ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اگر اس ایمرجنسی کی ڈویژن کی گئی ہے تو اس کی تفصیل ڈویژن وار بتائیں؟

(ج) اس وقت ایمرجنسی میں کتنے ڈاکٹرز، نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں؟

(د) اس ایمرجنسی کا سال 2011-12 اور 2012-13 کے اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) اس ایمر جنسی میں کون کون سی سہولیات مریضوں کے لئے فراہم کی گئی ہیں اور مزید کون کون سی سہولیات کی ضرورت ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) میو ہسپتال کی ایمر جنسی 140 بیڈز پر مشتمل ہے اور بچہ میڈیکل / سر جیکل ایمر جنسی 35 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) جی ہاں! ایمر جنسی کی چار ڈویژن کی گئی ہیں۔

1۔	سر جری	2۔	میڈیسن
3۔	آرتھوپیڈک	4۔	بچہ میڈیکل اور سر جیکل ایمر جنسی

(ج) میو ہسپتال کی ایمر جنسی میں 60 ڈاکٹرز، 150 نرسز اور 99 پیرا میڈیکل سٹاف ڈیوٹی سر انجام دے رہے ہیں۔ اور بچہ میڈیکل / سر جیکل ایمر جنسی میں 27 ڈاکٹرز، 31 نرسز اور 46 پیرا میڈیکل سٹاف ڈیوٹی سر انجام دے رہے ہیں۔

(د) ایمر جنسی کا بجٹ علیحدہ نہیں ہوتا۔ میو ہسپتال کا پچھلے چار سال کا بجٹ مندرجہ ذیل ہے:

2011-12	2,309,694,000/- روپے	2012-13	2,786,237,000 روپے
2013-14	3,135,013,000/- روپے	2014-15	3,289,491,000 روپے

ادویات کا بجٹ

2011-12	39,76,17,000/- روپے	2012-13	58,50,00,000 روپے
2013-14	60,00,00,000/- روپے	2014-15	73,50,00,000 روپے

30-40 فیصد مریض ایمر جنسی میں آتے ہیں جب کہ کل بجٹ کا 60-70 فیصد ایمر جنسی کے مریضوں پر خرچ ہوتا ہے۔

(ہ) میو ہسپتال کی مین ایمر جنسی اور بچہ ایمر جنسی میں آنے والے مریضوں کے لئے تمام لیبارٹری ٹیسٹ، الٹرا ساؤنڈ، ایکسرے، ای سی جی اور سی ٹی سکین کی سہولیات میسر ہیں۔ مزید سہولیات کا وقت کے ساتھ ساتھ اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

ضلع لاہور میں سرکاری ہسپتالوں سے متعلقہ تفصیلات

*3612: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کتنے سرکاری ہسپتال ہیں ان کے نام نیز ان میں بیڈز کی گنجائش کتنی ہے؟

(ب) کس کس ہسپتال میں ایمر جنسی وارڈ ہے اور کس کس میں نہ ہے؟

(ج) ہر ہسپتال کی ایمر جنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(د) ہر ہسپتال کی ایمر جنسی میں کون کون سی طبی مشینری اور ٹیسٹ کی مشینیں ہیں؟

(ہ) ہر ہسپتال کی ایمر جنسی میں کتنے ڈاکٹر کام کر رہے ہیں؟

(و) کیا حکومت ان ہسپتالوں کی ایمر جنسی میں موجود missing facilities کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: الائیڈ ہیلتھ سائنسز سکول کو ملنے والے فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*3638: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) الائیڈ ہیلتھ سائنسز سکول چلڈرن ہسپتال لاہور کو پچھلے دو سالوں کے دوران کتنے فنڈز کس کس مد کے لئے فراہم کئے گئے؟

(ب) مذکورہ فنڈز کو کس کس مد میں خرچ کیا گیا، مدوار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) مذکورہ ادارے میں کس کس گریڈ کے کتنے ڈاکٹرز، پروفیسر ز و دیگر تدریسی عملہ موجود ہے اور کتنی تدریسی عملہ کی اسامیاں خالی ہیں اور یہ کب سے خالی ہیں؟

(د) ان تدریسی عملہ کو تنخواہوں کی مد میں کتنے اخراجات ہو رہے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز کو پچھلے دو سالوں میں ٹوٹل فنڈ۔/49,998,000روپے مختص کئے گئے۔ جن میں سے مبلغ 42,785,000روپے ملازمین کی تنخواہوں کے لئے اور

مبلغ۔/7,213,000روپے دیگر اخراجات کے لئے مختص ہوئے۔ مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز کو پچھلے دو سالوں میں تنخواہوں کی مد میں ۔/6,361,212روپے خرچ ہوئے اور دیگر اخراجات کی مد میں۔/4,139,758روپے خرچ ہوئے۔ مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس وقت سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز میں مندرجہ ذیل تدریسی عملہ کام کر رہا ہے:

1۔ پرنسپل 2۔ وائس پرنسپل

3۔ فزیوتھراپسٹ 4۔ لیکچرار کلینیکل سائیکالوجی،

5۔ لیکچرار اپلائیڈ سائیکالوجی 6۔ لیکچرار بائیو سٹیٹسٹکس

اس کے علاوہ چلڈرن ہسپتال کی فیکلٹی میں سے 50 سے زائد ممبران جن میں پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز اور ڈاکٹرز شامل ہیں۔ وہ بھی مختلف شعبہ جات میں پڑھا رہے ہیں اور کچھ وزٹنگ لیکچرارز بھی شامل ہیں جو تدریسی عمل میں کارفرما ہیں۔

تدریسی عملہ کی مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں:

1۔ ڈیمانسٹریٹر اناٹومی BS-17,10-02-2016سے خالی ہے۔

2۔ لیکچرار سوشیالوجی BS-17,09-04-2015سے خالی ہے۔

3۔ ڈیمانسٹریٹر فزیالوجی BS-17,15-10-2012سے خالی ہے۔

4۔ ڈیمانسٹریٹر بائیو کیمسٹری BS-17, اکتوبر 2011سے خالی ہے۔

5۔ لیکچرار فزکس BS-17,27-09-2012سے خالی ہے۔

6۔ لیکچرار اسلامک سٹڈیز BS-17,15-06-2012سے خالی ہے۔

7۔ لیکچرر گرکائنسیالوجی BS-17,30-07-2012سے خالی ہے۔

8۔ میڈیکل امیجنگ ٹیکنالوجسٹ BS-17,22-10-2008سے خالی ہے۔

9۔ ٹیوٹر/لیب ورک BS-16کی 9اسامیاں بھی خالی ہیں۔

(د) سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز کے تمام سٹاف سے متعلقہ اخراجات کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

2015-2014میں 1,686,932روپے وزٹنگ فیکلٹی لیکچرار کی مد میں خرچ ہوئے۔ اور اب تک 2016-2015میں۔/1,008,046روپے وزٹنگ فیکلٹی لیکچرارز کی مد میں خرچ ہوئے۔

لاہور: میڈیکل کالجز سے متعلقہ تفصیلات

*3639: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں کتنے سرکاری میڈیکل کالجز کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں میں کتنے کتنے طلباء و طالبات تعلیم حاصل کر رہے ہیں، کالج وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ان کالجز میں طالب علموں کو ٹرانسپورٹ کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے کتنی کتنی بسیں ہیں، کالج وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) ان کالجز میں ٹرانسپورٹ کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے پچھلے دو سالوں کے دوران کتنے کتنے اخراجات ہوئے، کالج و سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور میں چھ سرکاری میڈیکل کالجز کام کر رہے ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں:

1۔ علامہ اقبال میڈیکل کالج، لاہور

2۔ سروسز انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز، لاہور

3۔ امیر الدین میڈیکل کالج، لاہور

4۔ کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی، لاہور

5۔ فاطمہ جناح میڈیکل کالج، لاہور

6۔ شیخ خلیفہ بن زید النہیان میڈیکل کالج، لاہور

(ب) یونیورسٹی سے ملحق کالجز کے طلباء و طالبات کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ علامہ اقبال میڈیکل کالج، لاہور 1584

2۔ سروسز انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز، لاہور 945

3۔ امیر الدین میڈیکل کالج، لاہور 200

4۔ شیخ خلیفہ بن زید النہیان میڈیکل کالج، لاہور 485

دیگر کالجز یونیورسٹی سے ملحقہ نہیں ہیں۔

(ج)

سیریل نمبر	یونیورسٹی / کالج	بسوں کی تعداد
1-	علامہ اقبال میڈیکل کالج، لاہور	6عدد
2-	امیر الدین میڈیکل کالج، لاہور	4عدد
3-	سروسز انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز، لاہور	8عدد
4-	کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی، لاہور	14عدد
5-	شیخ خلیفہ بن زید النہیان میڈیکل کالج، لاہور	ایک عدد
6-	فاطمہ جناح میڈیکل کالج، لاہور	7عدد

(د)

سیریل نمبر	یونیورسٹی / کالج	مالی سال	کل اخراجات
1-	علامہ اقبال میڈیکل کالج، لاہور	77,81,195	2014-15
		87,84,989	2015-16
2-	امیر الدین میڈیکل کالج، لاہور	Nil	2014–15
		42203024	2015-16
3-	کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی، لاہور	58,52,75	2014-15
		44,51,548	2015-16
4-	شیخ خلیفہ بن زید النہیان میڈیکل کالج، لاہور	64,761	2014-15
		130708	2015-16
5-	فاطمہ جناح میڈیکل کالج، لاہور	92,85,736	2013-14
		76,64,495	2014-15
6-	سروسز انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز، لاہور	21,80,463	2014-15
		8,86,597	2015-16

ڈی جی خان: ڈی ایچ کیو ہسپتال میں موجود مشینری سے متعلقہ تفصیلات

*3660: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈی جی خان میں کون کون سی طبی مشینری موجود ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) اس وقت مزید کون کون سی طبی مشینری کی اشد ضرورت ہے؟

(ج) کون کون سی طبی مشینری کب سے خراب ہے اس کو ٹھیک کروانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈی جی خان میں درجہ ذیل طبی مشینری موجود ہیں:

ایکسرے مشین ڈیجیٹل، الٹراساؤنڈ مشین، سی ٹی سکین مشین، انستھیزیا مشین، وینٹی لیٹر مشین، کارڈیک مانیٹر، ایکو کارڈیو گرافی مشین، ای ٹی ٹی مشین، سکر مشین، ڈایا تھرمی مشین، ڈیفبلیٹر، فیکو مشین، مائیکروسکوپ آئی، سلٹ لیمپ آئی، ہارٹ ائیراوون، آٹوکلیو ڈیجیٹل، آرگان لیزر مشین، یاگ لیزر مشین، آئی اے بی سکین مشین، بلڈ گیس اینالائزر، ای سی جی مشین، وائیٹل سائن مانیٹر، ایلائزا مشین، پلس آکسیمیٹر، ہائیڈرالک آپریشن ٹیبل، ڈائیلسز مشین، جین ایکسپرٹ مشین، نیبولائزر مشین، کیمسٹری اینالائزر مشین۔

(ب) تمام جملہ وارڈ کے سربراہان کی ضروریات کے مطابق بقایا مشینری missing Specialities کی منظور شدہ سکیم کے تحت خرید کی جائیں گی۔

(ج) ہسپتال کی تمام طبی مشینری اس وقت معمول کے مطابق کام کر رہی ہے۔

ڈی جی خان میں ڈی ایچ کیو ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

*3661: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈی جی خان کو پچھلے دو سالوں کے دوران کتنا کتنا فنڈ کن کن مدات میں فراہم کیا ہے؟

(ب) کتنے فنڈز ملازمین کی تنخواہوں اور مفت دوائیوں کی فراہمی پر خرچ کئے گئے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ غریب مریضوں کو قطعاً مفت دوائیاں فراہم نہیں کی جا رہی ہیں لیکن ریکارڈ میں جعلی اندراج کیا جا رہا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتال میں بجلی کی لوڈشیڈنگ کے دوران کوئی متبادل نظام نہ ہے بلکہ مریضوں کو پینے کے پانی کی فراہمی کے لئے شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ٹیچنگ ہسپتال ڈی جی خان کو پچھلے دو سالوں میں مندرجہ ذیل فنڈز دیئے گئے۔

(ا) ملازمین کی تنخواہیں برائے سال 14-2013 مبلغ 36 کروڑ 84 لاکھ 51 ہزار روپے اور 15-2014 میں مبلغ 44 کروڑ 58 لاکھ 56 ہزار کے فنڈز دیئے گئے۔

(۲) فنڈز برائے متفرق اخراجات

2013-14 = مبلغ 14 کروڑ 33 لاکھ 55 ہزار

2014-15 = مبلغ 16 کروڑ 66 لاکھ 93 ہزار

(ب) ملازمین کی تنخواہوں پر مبلغ 44 کروڑ 58 لاکھ چار ہزار خرچ کئے گئے اور غریب عوام کے لئے دس کروڑ پچاس لاکھ میڈیسن پر خرچ ہوئے۔

(ج) یہ غلط ہے کہ غریب مریضوں کو قطعاً مفت دوائیاں فراہم نہیں کی جاتی ہیں بلکہ تمام ادویات بلاتفریق ساری عوام پر خرچ کی جاتی ہیں اور ان کا اندراج بالکل صحیح طریقے سے کیا جاتا ہے۔

(د) یہ درست نہیں کہ بجلی کی لوڈ شیڈنگ کے دوران متبادل انتظام نہیں ہے بلکہ تین عدد جنریٹر سے فوراً بجلی کی متبادل سپلائی شروع کر دی جاتی ہے اور اس کے علاوہ ہسپتال میں مختلف وارڈ اور ایمرجنسی میں ٹھنڈے پانی کا انتظام موجود ہے۔

نوٹ: حکومت پنجاب نے سال 2015-16 کے دوران ادویات کی خرید و استعمال کو جانچنے کے لئے پہلی مرتبہ مسابقت کے ذریعے ایک نامور چارٹرڈ فرم Errnst & Young کو منتخب کر لیا ہے۔ فرم ہذا ایک مہینے کے اندر محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری کے تمام ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتالوں، ہر ضلع میں ایک منتخب تحصیل ہیڈکوارٹر، رورل ہیلتھ سنٹر اور بنیادی مرکز صحت میں ادویات کی ترسیل خرچ اور موجود ذخیرہ کا آڈٹ کرے گی۔ اسی طرح تمام ٹیچنگ ہسپتالوں کا ایک تناسب سے طے شدہ sample آڈٹ کرے گی۔ یہ مطلق غیر جانبدار رپورٹ 8-10 ہفتوں میں دستیاب ہو گی۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: رورل ہیلتھ سنٹرز سندھیلیانوالی سے متعلقہ تفصیلات

*3691: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رورل ہیلتھ سنٹر سندھیلیانوالی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی نئی عمارت مکمل ہو چکی ہے اور اس کے لئے مشینری اور آلات کی خرید بھی کی جا چکی ہے؟

(ب) رورل ہیلتھ سنٹر سندھیلیانوالی کی عمارت، مشینری اور آلات پر کل کتنی لاگت آئی؟

(ج) کیا مذکورہ بالا رورل ہیلتھ سنٹر میں سٹاف کی تعیناتی بھی عمل میں آچکی ہے اور کام کا آغاز ہو چکا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ رورل ہیلتھ سنٹر سندھیلیانوالی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی عمارت مکمل ہو چکی ہے جو کہ محکمہ صحت نے بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ سے مورخہ 26.01.2010 کو take over کی تھی اور PC–I کے مطابق مشینری اور آلات کی خرید بھی کی جا چکی ہے۔

(ب) جی ہاں! رورل ہیلتھ سنٹر سندھیلیانوالی کی عمارت کی تعمیر پر مبلغ 16.554 ملین روپے لاگت آئی تھی اور مشینری اور آلات کی خرید پر مبلغ 4.935 ملین روپے خرچ آئے تھے۔

(ج) جی ہاں! حکومت کی منظور شدہ yardstick کے مطابق رورل ہیلتھ سنٹر کے لئے 43 عدد عملہ کی سیٹوں کی منظوری کا کیس حکومت کو بھجوایا گیا تھا جس میں سے حکومت نے 22 سیٹوں کی منظوری دی تھی حکومت کو بقایا عملہ کی 21 سیٹوں کا کیس بھی بھجوایا گیا ہے جو کہ ابھی تک حکومت کے زیر غور ہے۔

مذکورہ بالا رورل ہیلتھ سنٹر میں گورنمنٹ کی طرف سے منظور شدہ عملہ کی 22 سیٹوں پر تعیناتی عمل میں آ چکی ہے اور ہسپتال سال 2013 سے فنکشنل کر دیا گیا ہے اور علاقہ کے عوام / لوگوں کو علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔

سیالکوٹ: حلقہ پی پی-130 میں گاؤں مندرانوالہ میں بی ایچ یو کی بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

*3927: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-130 ڈسکہ کے گاؤں مندرانوالہ میں بی ایچ یو کی کوئی سرکاری بلڈنگ موجود نہ ہے؟

(ب) کیا حکومت مندرانوالہ میں بی ایچ یو کی بلڈنگ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کس سال اس کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں گے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مندرانوالہ میں بی ایچ یو کی کوئی سرکاری بلڈنگ موجود نہ ہے۔ کیونکہ مندرانوالہ میں ایک رورل ڈسپنسری اور ایک عدد زچہ بچہ سنٹر کی بلڈنگ قیام پاکستان

سے پہلے تعمیر ہوئی تھی جو کہ 2007 کو اس کی بلڈنگ گر گئی اور عارضی طور پر ایک NGO کی بلڈنگ استعمال کر رہے ہیں

(ب) حال ہی میں وزیر اعلیٰ کے حکم پر محکمہ بلڈنگ سیالکوٹ نے رورل ڈسپنسری / زچہ بچہ سنٹر کی تعمیر نو کے لئے مبلغ (m)3.961 کی سکیم بوساطت محکمہ صحت ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سیالکوٹ تیار کر کے ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی کو بھیجی ہے جو کہ ڈی ڈی سی سیالکوٹ نے مورخہ 09-04-2016 کو سکیم منظور کر دی ہے۔ اب منظوری کا لیٹر محکمہ صحت پنجاب کو فنڈز کی دستیابی کے لئے بھیجا جا رہا ہے جب گورنمنٹ آف پنجاب مطلوبہ فنڈز محکمہ بلڈنگز سیالکوٹ کو جاری کر دے گی تب رورل ڈسپنسری / زچہ بچہ سنٹر کی تعمیر شروع ہو جائے گی۔

سیالکوٹ: سول ہسپتال ڈسکہ سے مریضوں کو دوسرے شہروں میں ریفر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*3928: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سول ہسپتال ڈسکہ میں 11۔ مئی 2013 سے لے کر Up Till Now کتنے مریضوں کو گوجرانوالہ، سیالکوٹ یا لاہور میں refer کیا گیا، کن وجوہات کی بناء پر ان کو سول ہسپتال ڈسکہ سے refer کیا گیا؟

(ب) کیا ان مریضوں کا علاج سول ہسپتال ڈسکہ میں ممکن نہ تھا جبکہ ڈسکہ میں چھ ڈاکٹرز سپیشلسٹ موجود ہیں؟

(ج) سول ہسپتال ڈسکہ میں یہ روایت ہے کہ یہ مریضوں کو بلاوجہ سیالکوٹ، گجرات، لاہور ریفر کر دیا جاتا ہے اس پریکٹس کا تدارک کیا جانا ضروری ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) علاج سول ہسپتال ڈسکہ کی ایمرجنسی وارڈ سے مورخہ 11-05-2013 سے لے کر 01-07-2014 تک 994 مریضوں کو گوجرانوالہ سیالکوٹ اور لاہور میں ریفر کیا گیا۔ ریفر کئے جانے والے زیادہ تر مریض ہیڈ انجری اور نیورو سرجری کے ہیں جن کے سپیشلسٹ ڈاکٹرز سول ہسپتال میں نہ ہیں۔ اس کے علاوہ کوالیفائیڈ انستھاٹسٹ کی ضرورت ہوتی

ہے۔ان مریضوں کوان کی حالت اور بیماری کے پیش نظر مناسب وقت پر موزوں جگہ پر ریفر کیا گیا ہے۔

(ب) جز نمبر (الف) میں تحریر کر دیا گیا ہے۔

(ج) تردید کی جاتی ہے۔

گجرات: آر ایچ سی دلانوالہ کی ایمبولینس کی چوری سے متعلقہ تفصیلات

*3948: میاں طارق محمود: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آر ایچ سی دلانوالہ ضلع گجرات میں نئی ایمبولینس چوری ہوئی تھی جو ابھی تک برآمد نہیں ہوئی؟

(ب) حکومت نے اس سلسلے میں کیا اقدامات اٹھائے ہیں، کب تک ایمبولینس مل جائے گی، اس کو چوری ہوئے کتنا عرصہ ہوا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ہسپتال کا عملہ بھی چوری میں ملوث ہے، ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ RHC دلانوالہ سے 16۔ جون 2013 کو سرکاری ایمبولینس چوری ہوئی تھی جو ابھی تک برآمد نہ ہو سکی ہے۔

(ب) اس سوال کا تفصیلی جواب درج ذیل ہے:

1) RHC دلانوالہ سے سرکاری ایمبولینس چوری کا واقعہ مورخہ 16۔ جون 2013 کو پیش آیا۔

2) چوری کی اطلاع RHC کے انچارج ڈاکٹر شاہد رضا بٹ نے بحوالہ 13/52 مورخہ 16۔ جون 2013 کو دی اور تفصیلی ٹیلی فونک اطلاع بھی کر دی۔

3) چوری کے واقعہ کی ایف آئی آر مورخہ 16۔ جون 2013 زیر دفعہ 38/ متعلقہ تھانہ صدر لالہ موسیٰ ضلع گجرات میں کرائی گئی۔

4) ابتدائی رپورٹ ایف آئی آر نمبر 158 درج کرانے کے بعد محکمہ صحت ضلع گجرات کے دفتر سے درج ذیل تواریخ کو ضلعی پولیس کو یاد دہانی کے خطوط تحریر کئے گئے ہیں اور ٹیلی فونک یاد دہانیاں اس کے علاوہ ہیں۔

بحوالہ نمبرز

2723/E	19-06-2013
2801/E	25-06-2013
3088/E	22-07-2013
3391/E	20-08-2013
3809/E	23-09-2013
3944/E	04-10-2013

5) RHCدلانوالہ کے انچارج ڈاکٹر شاہد رضا بٹ کی ابتدائی اطلاع بحوالہ نمبر 52/3 مورخہ 17-06-2013 کی روشنی میں DOHگجرات c/1041 مورخہ 18-06-13کے تحت درج ذیل ملازمین محکمہ صحت کو معطل کیا گیا ہے۔

i۔محمد سلیم	ڈرائیور
ii۔وقار ارشد	وارڈ سرونٹ
iii۔محمد اشرف	چوکیدار
iv۔شمعون مسیح	سینٹری ورکر

6) ای ڈی او(ہیلتھ) گجرات کے حکم نامہ مورخہ17-06-2013 کے تحت درج ذیل افسران پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی

A۔ ڈاکٹر طاہر عباس گوندل DMLO /District Coordinator EPI Gujrat

B۔ ڈاکٹر سید علی شاہ DDOH Kharian

C۔ مسٹر قمر مشتاق Admin/ Transport Officer EDO(H) Gujrat

7) درج بالا انکوائری کمیٹی مذکورہ ذیل نمبر 6 نے اپنی انکوائری مکمل کرنے کے بعد درج ذیل نتیجہ اخذ کیا اور درج ذیل ملازمین محکمہ صحت پر ذمہ داری ڈالی

A۔	وجیہہ الحسن	ڈرائیور
B۔	شمعون مسیح	سینٹری ورکر
C۔	محمد سلیم	ایمبولینس ڈرائیور
D۔	عذرا حسین	LHS

درج بالا چار ذمہ داران ملازمین صحت کے خلاف درج ذیل اقدامات کئے گئے۔

A۔ ملازمت سے برخاست کیا گیا اور جیل میں ہے۔

B۔ شمعون مسیح زیر تفتیش اور ضمانت پر ہے۔

C۔ زیر تفتیش ہے اور ضمانت پر ہے۔

D۔ ملازمت سے برخاست کی گئی۔

8) پولیس کے محکمہ نے چالان مکمل کر کے درج بالا چاروں ملازمین کا کیس انٹی کرپشن عدالت گوجرانوالہ میں دائر کیا ہے کیس زیر سماعت ہے۔ درج بالا عدالت گجرات میں ہفتہ میں ایک دن گجرات ضلع کے کیسوں کی سماعت کرتی ہے جس میں درج بالا کیس بھی شامل ہے۔ عدالتی فیصلہ کا انتظار ہے۔

(ج) اِس سوال کا جواب جز(ب) میں دیا جا چکا ہے۔

چلڈرن ہسپتال لاہور کے دی الائیڈ ہیلتھ سائنسز سکول کے طلباء کے ہاسٹلز کے مسائل

*3956: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) The School of Allied Health Sciences جو کہ چلڈرن ہسپتال فیروز پور روڈ لاہور میں واقع ہے اس میں طلباء و طالبات کو کون کون سے کورسز کروائے جاتے ہیں۔ ان کی مدت کیا ہے نیز اس وقت ان کورسز میں کتنے طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں ہر کورس کی الگ الگ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان کورسز میں زیر تعلیم طلباء و طالبات کو ہاسٹل کی سہولت میسر نہیں ہے جس کی وجہ سے بچے پرائیویٹ ہاسٹل میں رہنے پر مجبور ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان طالبات کی سہولیات کے لئے بلڈنگ میں موجود نرسنگ ہاسٹل کا ایک حصہ مذکورہ طلباء و طالبات کے لئے مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ نرسنگ ہاسٹل کے ساتھ کافی رقبہ خالی پڑا ہے کیا حکومت ان طالبات کے لئے وہاں ہاسٹل تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز چلڈرن ہسپتال اینڈ انسٹیٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ میں اس وقت مندرجہ ذیل کورسز کروائے جاتے ہیں:

نمبر شمار	کورس	مدت	طلباء و طالبات کی تعداد
1۔	ڈاکٹر آف فزیکل تھراپی	5سال	73
2۔	بی ایس سی آنرز میڈیکل امیجنگ ٹیکنالوجی	4سال	92
3۔	بی ایس سی آنرز میڈیکل لیبارٹری ٹیکنالوجی	4سال	115
4۔	بی ایس سی آنرز ڈینٹل ٹیکنالوجی	4سال	43
5۔	بی ایس سی آنرز سپیچ اینڈ لینگوئج پیتھالوجی	4سال	46

6۔	بی ایس سی آنرز آکو پیشنل تھراپی	4سال	40
7۔	بی ایس سی آنرز آپریشن تھیٹر ٹیکنالوجی	4سال	30
		کل تعداد	439

(ب) اس وقت طالبات کی کثیر تعداد چلڈرن ہسپتال کے نرسنگ ہاسٹل میں رہائش پزیر ہے۔

(ج) پاکستان نرسنگ کونسل کے قواعد وضوابط کے مطابق تمام نرسنگ سکول کی طالبات کو نرسنگ ہاسٹل میں رہائش دی جاتی ہے۔School of Allied Health Sciencesکی طالبات کو رہائش کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے اسی ہاسٹل میں رہائش دی جاتی رہی۔ مگران طالبات نے پاکستان نرسنگ کونسل کے قوانین کو ماننے سے انکار کر دیا جس کی وجہ سے new allotmentبند کرنا پڑیں۔تاحال جو طالبات وہاں پہلے سے رہائش پزیر تھیں ان کو کورس ختم ہونے تک اجازت دی گئی اور یہ آگاہی prospectusمیں واضح طور پر دی جاتی ہے کہ ان طالبات کو ہاسٹل کی سہولت میسر نہیں۔

(د) چونکہ چلڈرن ہسپتال ادارے کا بنیادی مقصد مختلف شعبوں میں بچوں کے علاج معالجہ کی سہولیات مہیا کرنا ہے جس کے لئے پہلے سے ہی مختلف تعمیری پراجیکٹ چل رہے ہیں اوراس سلسلے میں موجودہ جگہ بھی کم پڑ رہی ہے۔

بہاولنگر:ٹی ایچ کیوز میں آئی سی یو اور کارڈیک یونٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3958:چودھری غلام مرتضیٰ:کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ بھی درست ہے کہ بہاولنگر ضلع کے تمام تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتالوں میں آئی سی یو اور کارڈیک یونٹ نہ ہیں؟

(ب) ان تحصیلوں کے لوگوں کو ہارٹ اٹیک ہونے کی صورت میں علاج کے لئے کس ہسپتال جانا پڑتا ہے؟

(ج) کیاحکومت اس ضلع کے تمام ٹی ایچ کیو ہسپتالوں میں یہ سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع بہاولنگر میں چار تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال ہیں جن میں کارڈیک یونٹس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال چشتیاں اس میں کارڈیک یونٹ موجود ہے اور کارڈیالوجسٹ بھی تعینات ہے۔
2. تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال فورٹ عباس اس میں کارڈیک یونٹ موجود ہے اور کارڈیالوجسٹ بھی تعینات ہے۔
3. تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال منچن آباد اس میں کارڈیک یونٹ موجود نہ ہے۔
4. تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال ہارون آباد اس میں کارڈیک یونٹ موجود نہ ہے۔

(ب)

1. ڈسٹرکٹ ہسپتال بہاولنگر
2. تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال چشتیاں
3. تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال فورٹ عباس

(ج) حکومت ضلع بہاولنگر کے تمام ٹی ایچ کیوز میں یہ سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس سلسلہ میں تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال ہارون آباد میں کارڈیک یونٹ کی سہولت فراہم کرنے کے لئے گورنمنٹ آف پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی ہدایت کے مطابق PC-I آخری مراحل میں ہے۔

ضلع بہاولنگر: حلقہ پی پی۔284 میں بی ایچ یوز سے متعلقہ تفصیلات

*3968: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔284 فورٹ عباس میں کتنے بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز ہیں ان کے ناموں سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ایسے بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز ہیں جن میں ڈاکٹرز، متعلقہ سٹاف اور ادویات کی سہولت بھی نہ ہے، ایسے سنٹرز کے نام بیان فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت ان سنٹرز میں ڈاکٹرز متعلقہ سٹاف اور ادویات کی دستیابی کو یقینی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حلقہ پی پی۔284 فورٹ عباس میں آر ایچ سیز کے نام:

1.	آر ایچ سی	کھچی والہ
2.	آر ایچ سی	مروٹ

حلقہ پی پی۔284 فورٹ عباس میں بی ایچ یوز کے نام:

.1	165/7R	.2	235/9R
.3	200/8R	.4	212/9R
.5	260/HR	.6	360/HR
.7	307/HR	.8	302/HR
.9	297/HR	.10	331/HR
.11	176/7R	.12	215/9R
.13	227/9R	.14	311/HR

(ب) یہ درست نہ ہے کیونکہ تمام بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز میں متعلقہ سٹاف موجود ہے اور ادویات کی سہولت بھی موجود ہے اور ادارے مستحکم طریقے سے چل رہے ہیں۔ نیز چند بی ایچ یوز میں ڈاکٹرز موجود ہیں اور ڈاکٹروں کی تعیناتی کا عمل جاری ہے۔

(ج) محکمہ صحت حکومت پنجاب کی طرف سے ڈاکٹروں کی تعیناتی کا عمل جاری ہے اور انشاء اللہ بہت جلد بی ایچ یوز میں ڈاکٹرز کی تعیناتی کا عمل مکمل ہو جائے گا۔

پاکپتن: ہیپاٹائٹس کنٹرول سے متعلقہ تفصیلات

*4004: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع پاکپتن میں گورنمنٹ ہیپاٹائٹس جیسے موذی مرض کو کنٹرول کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) کیا مذکورہ ضلع کے ڈی ایچ کیو ہسپتال میں ہیپاٹائٹس کا سنٹر قائم ہے اگر نہیں تو کیا گورنمنٹ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال پاکپتن میں فروری 2008 سے ہیپاٹائٹس کلینک کام کر رہا ہے۔ لوگوں کو ہیپاٹائٹس کے موذی مرض سے آگاہی کے لئے گاہے بگاہے ورکشاپس اور واکس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ فروری 2008 سے مورخہ 2014-01-06 تک کی کارکردگی رپورٹ درج ذیل ہے۔

	اندراج کردہ	علاج شدہ
ہیپاٹائٹس بی	145	68
ہیپاٹائٹس سی	4674	3412

(ب) ڈی ایچ کیو ہسپتال پاکپتن میں فروری 2008 سے ہیپاٹائٹس کلینک زیر سرپرستی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ اور زیر نگرانی میڈیکل سپیشلسٹ ڈاکٹر نیاز محمد کام کر رہا ہے جس میں ہیپاٹائٹس کے مریضوں کا علاج معالجہ کیا جارہا ہے اور مریضوں کو مفت ادویات فراہم کی جارہی ہیں۔ اس کے علاوہ تمام ڈائگناسٹک سہولیات ہسپتال میں موجود ہیں۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال پاکپتن میں مفت ادویات سے متعلقہ تفصیلات

*4005: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت ادویات کی مفت فراہمی کے لئے ہر سال جو فنڈز مختص کرتی ہے کیا وہ صرف لاہور کے ہسپتالوں کے لئے یا پورے پنجاب کے ہسپتالوں کے لئے مختص کرتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال پاکپتن میں غریب مریضوں کو مفت ادویات فراہم نہیں کی جارہی ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ ہسپتال میں مریضوں کو مفت ادویات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حکومت پورے پنجاب کے لئے ادویات کا بجٹ مختص کرتی ہے۔

(ب) ڈی ایچ کیو ہسپتال پاکپتن میں غریب مریضوں کو مفت ادویات فراہم کی جارہی ہیں۔ اس سال ضلعی گورنمنٹ نے مبلغ تین کروڑ روپے ادویات کی مد میں مختص کئے ہیں اور صوبائی گورنمنٹ نے مختلف گرانٹوں کی صورت میں ایک کروڑ تیس لاکھ کی ادویات فراہم کی ہیں جو کہ غریب مریضوں کو دی جارہی ہیں۔

(ج) حکومت کی پالیسی کے مطابق غریبوں کو مفت ادویات فراہم کی جارہی ہیں۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: ڈی ایچ کیو ہسپتال کی زیر تعمیر عمارت سے متعلقہ تفصیلات

*4008: جناب امجد علی جاوید: کیاوزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ کی عمارت گزشتہ تین سال سے زیر تعمیر ہے اور اب فنڈز کی عدم فراہمی کی وجہ سے بلڈنگ کی تکمیل کا کام رکا ہوا ہے؟

(ب) کیا حکومت لوگوں کی مشکلات کے ازالہ اور علاج کی سہولیات کی فراہمی کے لئے ڈی ایچ کیو ہسپتال کی عمارت کی جلد تکمیل چاہتی ہے تو کب تک؟

(ج) سال12۔2011 میں ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ، ٹی ایچ کیو ہسپتال گوجرہ اور ٹی ایچ کیو ہسپتال کمالیہ کے لئے ادویات کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے اور12۔2011 کے دوران مذکورہ بالا ہسپتالوں میں ادویات کی خریداری پر کتنی رقم خرچ کی گئی؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ ٹھیک ہے کہ عرصہ تین سال سے بلڈنگ زیر تعمیر ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے تمام فنڈز فراہم کر دیئے گئے تھے اور آؤٹ ڈور بلاک ٹیک اوور کر لیا گیا ہے۔ محکمہ بلڈنگ نے یقین دہانی کروائی ہے کہ 16۔06۔30 تک مکمل بلڈنگ محکمہ کے حوالے کر دی جائے گی۔

(ب) یہ ٹھیک ہے کہ عرصہ تین سال سے بلڈنگ زیر تعمیر ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے تمام فنڈز فراہم کر دیئے گئے تھے اور آؤٹ ڈور بلاک ٹیک اوور کر لیا گیا ہے۔لوگوں کو علاج کی فراہمی کے لئے16۔06۔30 تک یہ سہولت میسر ہو جائے گی۔

(ج) سال12۔2011 میں ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ، ٹی ایچ کیو ہسپتال گوجرہ اور ٹی ایچ کیو ہسپتال کمالیہ کے لئے ادویات کے لئے جو فنڈز مختص کئے گئے اور جو خرچ ہوئے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام ہسپتال	بجٹ میڈیسن	خرچہ میڈیسن
ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ	15.000(M)	10.500(M)
ٹی ایچ کیو ہسپتال گوجرہ	12.000(M)	6.585(M)
ٹی ایچ کیو ہسپتال کمالیہ	5.000(M)	3.507(M)

گوجرانوالہ: ڈی ایچ کیو ہسپتال میں خراب مشینری سے متعلقہ تفصیلات

*4010: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ میں ڈیجیٹل ایکسرے مشین نہ ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ڈاکٹر اطہر انصاری نے 2007 میں انجیو گرافی مشین ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ کو گفٹ کی تھی جو ہسپتال انتظامیہ کی عدم دلچسپی سے ابھی تک فنکشنل نہ ہو سکی ہے؟

(ج) آج تک ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ سے کون کون سی مشینری چوری ہو چکی ہے اور اس سلسلہ میں ہسپتال انتظامیہ کی طرف سے کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ تاحال ڈیجیٹل ایکسرے مشین سول ہسپتال میں نہ ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ڈاکٹر اطہر انصاری نے 2007 میں انجیو گرافی مشین ڈی ایچ کیو کو عطیہ کی لیکن مذکورہ مشین Philips کمپنی کا ایک قدیم ماڈل تھا جس کو چالو کرنے اور بعد میں maintenance کرنے میں کسی بھی کمپنی نے دلچسپی ظاہر نہ کی۔ بعد ازاں اس وقت کی ضلعی انتظامیہ اور پیشنٹ ویلفیئر سوسائٹی سول ہسپتال گوجرانوالہ کے تعاون سے پشاور کی ایک فرم میسرز زیلن میڈیکل سسٹم پرائیویٹ لمیٹڈ پشاور نے اس مشین کو ایک جدید ماڈل کے ساتھ نہ صرف تبدیل کیا بلکہ maintenance کی بھی ذمہ داری اٹھائی۔ بعد ازاں ضلعی انتظامیہ، ہسپتال انتظامیہ پیشنٹ ویلفیئر سوسائٹی سول ہسپتال گوجرانوالہ اور زیلن میڈیکل سسٹم پرائیویٹ لمیٹڈ پشاور کمپنی والوں کے درمیان پرنسپل میڈیکل کالج گوجرانوالہ کی زیر صدارت میٹنگز ہوئی جس میں مشین کو چالو کرنے کے اور running expenses کی تفصیلات طے کی گئیں لیکن بعد ازاں ہیلتھ کیئر کمیشن نے سفارشات دے دیں کہ جب تک سرجیکل بیک اپ برائے ایمرجنسی صورتحال نہ ہو۔ کسی بھی ہسپتال میں انجیو گرافی نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ گوجرانوالہ ہسپتال میں سرجیکل بیک اپ کی سہولت نہ تھی لہٰذا اس منصوبے کو فی الحال ختم کر دیا گیا ہے۔

(ج) جولائی 2012 میں چوری کا ایک واقعہ رپورٹ ہوا تھا جس پر فوری قانونی کارروائی کی گئی اور دوران انکوائری یہ پتا چلا کہ 3 عدد مشینیں جن میں Defibrillator, Monitor اور Ultrasound شامل تھے چوری نہیں ہوئے بلکہ misplace ہو گئے تھے۔ تمام مشینیں ہسپتال کے اندر ہی سے برآمد کر کے ان کو ان کی مطلوبہ جگہ پر رکھ دیا گیا اور وہ ابھی تک درست حالت میں کام کر رہی ہیں۔

تحصیل چک جھمرہ میں بی ایچ یو اور آر ایچ سیز سے متعلقہ تفصیلات

*4139: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل چک جھمرہ میں کتنے بی ایچ یو اور آر ایچ سیز ہیں ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) تحصیل چک جھمرہ کی کون کون سی یونین کونسل میں سرکاری ہسپتال نہ ہے، ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ساہو والا یونین کونسل میں کوئی سرکاری ہسپتال نہ ہے؟

(د) کیا حکومت ساہو والا یونین کونسل میں سرکاری ہسپتال قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل چک جھمرہ میں 14 بی ایچ یوز اور ایک آر ایچ سی ہے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل چک جھمرہ کی یونین کونسل نمبر 12 اور 14 میں کوئی سرکاری ہسپتال نہ ہے۔ کیونکہ یونین کونسل 12 اور 13 شہری علاقوں پر مشتمل ہے اور یونین کونسل 13 میں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال تحصیل چک جھمرہ واقع ہے جبکہ یونین کونسل نمبر 14 شہر کے بالکل گردونواح میں واقع ہے۔ اس کی وجہ سے یہ تقریباً شہر ہی کا ایک حصہ ہے اور اس میں نئی ہیلتھ فیسیلٹی کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) درست نہ ہے کیونکہ ساہو والا یونین کونسل میں بنیادی مرکز صحت چک نمبر 126 ر ب پہاڑ نگ واقع ہے۔

(د) حکومت کی پالیسی کے مطابق ساہو والا یونین کونسل میں پہلے ہی چک نمبر 126 رب بہاڑ نگ میں بنیادی مرکز صحت موجود ہے اس لئے کوئی اور سرکاری ہسپتال قائم کرنے کی ضرورت نہ ہے۔

گوجرانوالہ: سول ہسپتال میں ڈاکٹرز و عملہ اور ادویات سے متعلقہ تفصیلات

*4182: جناب محمد توفیق بٹ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گوجرانوالہ سول ہسپتال میں میڈیکل افسروں کی کل کتنی اسامیاں ہیں اور اس وقت کتنی خالی پڑی ہیں؟

(ب) سول ہسپتال میں روزانہ کتنے مریضوں کا چیک اپ کیا جاتا ہے۔کیا تمام مریضوں کو مفت ادویات فراہم کی جاتی ہیں اگر نہیں تو کیا وجہ ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈی ایچ کیو / ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ میں میڈیکل آفیسرز کی کل اسامیاں 105 ہیں۔اس وقت کوئی بھی اسامی خالی نہیں ہے۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں روزانہ تقریباً 4800 مریض آؤٹ ڈور تقریباً 375 مریض ان ڈور میں آتے ہیں۔ان ڈور کے تمام مریضوں کو ہسپتال فارمیسی یا لوکل پرچیز کے ذریعے مفت ادویات کی سہولت میسر ہے جبکہ آؤٹ ڈور میں زیادہ تر مریضوں کو ہسپتال کی فارمیسی سے ادویات مہیا کی جاتی ہیں۔البتہ مرض کی نوعیت اور شدت کے مطابق سپیشلسٹ ڈاکٹرز مریض کو بازار کی دوائی تجویز کر دیتے ہیں۔

صوبہ بھر میں مینٹل ہسپتال بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*4197: محترمہ کنول نعمان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پورے پنجاب میں صرف ایک مینٹل ہسپتال ہے؟

(ب) اگر ہاں تو کیا حکومت مزید ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ دوسرے علاقوں سے جو مریض آتے ہیں ان کے لواحقین کو کوئی سہولت نہیں دی جاتی ہے، اگر جواب نہ میں ہے تو دی جانے والی سہولت کے متعلق تفصیل بتائی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے، پنجاب میں انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ لاہور صوبہ بھر میں واحد مینٹل ہسپتال ہے، تاہم تمام تدریسی ہسپتالوں اور کچھ ڈسٹرکٹ ہسپتالوں میں محدود پیمانے پر ذہنی امراض کے علاج معالجے کی سہولیات دستیاب ہیں۔

(ب) جی ہاں! حکومت پنجاب نے مالی سال 14-2013 میں 100 بستروں پر مشتمل Centre for Drug Addicts PIMH Treatment کا منصوبہ منظور کیا ہے۔ اس منصوبے کی تکمیل کا کل تخمینہ 236.606 ملین روپے لگایا گیا ہے۔ منصوبہ پر تعمیراتی کام کا آغاز کر دیا گیا ہے منصوبہ پر اب تک ۔/123.800 ملین روپے خرچ کئے جا چکے ہیں اور بلڈنگ کا 67 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے، موجودہ مالی سال 16-2015 میں اس منصوبے کے لئے 50.00 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔

(ج) مذکورہ ہسپتال میں تمام مریضوں کو بلا تفریق و امتیاز علاج معالجہ اور تشخیصی سہولیات مکمل طور پر مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ ہسپتال کی حدود کے اندر مریضوں کے لواحقین کے ٹھہرنے کے لئے مسافر خانہ نہ ہے کیونکہ مریض کے علاج کی نوعیت کے پیش نظر لواحقین کا ہسپتال کی حدود کے اندر رکنا مناسب نہ ہے۔ البتہ لواحقین کو مریضوں کے داخلے اور علاج کے متعلق تمام معلومات باعزت طریقے سے فراہم کی جاتی ہیں۔

دیہاتوں میں ہیپاٹائٹس کنٹرول کے اقدامات

*4220: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہیپاٹائٹس اے، بی اور سی جیسی امراض کے واقعات خصوصاً دیہی علاقوں میں خطرناک حد تک بڑھ رہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت احتیاطی تدابیر کی غرض سے لوگوں کو آگاہی دینے کے لئے معینہ وقفوں سے عوام آگاہی مہم شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس وقت ہیپاٹائٹس کے مریضوں کو مفت علاج کی سہولت فراہم کر رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) بڑھتی ہوئی آبادی کے تناسب سے دیگر بیماریوں کی طرح ہیپاٹائٹس کے مریضوں میں اضافہ غیر فطری نہیں ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نا صرف ہیپاٹائٹس بلکہ دیگر متعدی امراض کی آگاہی اور روک تھام کے لئے آگاہی مہم جاری رکھے ہوئے ہے اور آئندہ بھی جاری رکھے گی۔

(ج) ہیپاٹائٹس کے مریضوں کو مفت علاج کی سہولت پنجاب کے بعد تمام سرکاری ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتالوں میں موجود ہے۔ 2015 میں 35000 ہیپاٹائٹس کے مریضوں کو مفت علاج مہیا کیا گیا جبکہ 2016 میں 40600 لوگ مفت جدید علاج سے مستفید ہو سکیں گے۔

میانوالی: ڈرگ انسپکٹر کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*4222: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع میانوالی میں گریڈ وار کتنے ڈرگ انسپکٹرز تعینات ہیں۔ یہ میانوالی کے کن کن ایریا میں تعینات ہیں، عہدہ گریڈ وار تفصیل سے بیان کریں؟

(ب) مذکورہ اہلکاروں نے سال 13-2012 کے دوران کن کن میڈیکل سٹوروں اور فارمیسیز پر چھاپے کے دوران جعلی اور غیر قانونی ادویات فروخت کرنے پر مالکان کے خلاف کیا کارروائی کی، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ میڈیکل سٹورز اور فارمیسیز کے مالکان کو 13-2012 کے دوران کتنا جرمانہ کیا گیا اور کن کن مالکان کے جعلی ادویات کے نمونے لیبارٹری کو بھجوائے گئے لیبارٹری رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع میانوالی میں تین تحصیل ہیں جن میں ڈرگ انسپکٹرز کی پوسٹیں اس طرح ہیں۔

1. تحصیل میانوالی	ڈپٹی ڈرگ کنٹرولر BS-19
2. تحصیل عیسیٰ خیل	ڈرگ انسپکٹر BS-18 کی سیٹ خالی ہے۔
3. تحصیل پپلاں	ڈرگ انسپکٹر BS-18 کی سیٹ خالی ہے۔

(ب)
چودہ دکانیں فارمیسز چیک کی گئیں۔
چار دکانوں کے خلاف چالان کئے گئے جن کے کیس گورنمنٹ کو بھیجے گئے۔
دکانیں سیل کی گئیں۔
دس عدد ڈرگز سیمپل کئے گئے جو پاس ہوئے۔

(ج) ان کیسوں کا فیصلہ ہونا باقی ہے۔
جو نمونہ جات بھجوائے گئے وہ لیبارٹری سے پاس ہو گئے۔

نوٹ: میانوالی میں ڈپٹی ڈرگز کنٹرولر کی سیٹ پر بہت کم عرصہ کے لئے تعیناتی ہوئی ہے ڈرگ کنٹرولر حاضری رپورٹ کرنے کے بعد تبادلے کروا کر چلے جاتے ہیں۔ جبکہ اس وقت بھی مستقل ڈپٹی ڈرگز کنٹرولر اور دونوں تحصیلوں میں بھی ڈرگ انسپکٹرز کی پوسٹیں خالی ہیں۔ سیکرٹری DQCB کی سیٹ بھی خالی ہے۔

راجن پور: ڈی ایچ کیو میں ایمر جنسی بلاک سے متعلقہ تفصیلات

*4285: سردار علی رضا خان دریشک: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع راجن پور ڈی ایچ کیو میں ٹراما سنٹر کو ایمرجنسی بلاک میں convert کر دیا گیا ہے؟

(ب) اس ٹراما سنٹر میں کل کتنا sanctioned staff ہے اور اس وقت کتنی پوسٹیں خالی ہیں، ان کی عہدہ وار تفصیل بتائی جائے؟

(ج) ایمرجنسی بلاک میں سال 14-2013 میں کتنے مریضوں کو داخل کیا گیا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) نہیں یہ درست نہ ہے۔ ایمرجنسی 2001 میں قائم کی گئی تھی ٹراما کے مریضوں کا علاج بھی ایمرجنسی میں کیا جاتا ہے۔

(ب) ٹراما سنٹر نہ ہی بنایا گیا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی سٹاف موجود ہے۔

(ج) ایمرجنسی بلاک میں سال 2013 میں 4492 اور سال 2014 میں 4700 مریضوں کا علاج کیا گیا۔

راجن پور: کوٹ مٹھن میں آئی سنٹر سے متعلقہ تفصیلات

*4287: سردار علی رضا خان دریشک: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رورل ہیلتھ سنٹر کوٹ مٹھن ضلع راجن پور میں Eye Centre کب اور کتنی لاگت سے تعمیر ہوا؟

(ب) سال 2013 اور 2014 میں کتنے مریض چیک اپ کئے گئے اور کتنے مریضوں کا آپریشن کیا گیا۔ ان مریضوں کو کتنی مالیت کی ادویات دی گئی؟

(ج) مذکورہ رورل ہیلتھ سنٹر کے آئی سنٹر میں کتنے ڈاکٹرز اور سٹاف ہے، ان کی تعداد اور عہدہ بتایا جائے نیز وہ کب سے تعینات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) رورل ہیلتھ سنٹر کوٹ مٹھن ضلع راجن پور میں آئی سنٹر 2012 میں مبلغ 48,91,000/- روپے سے تعمیر ہوا۔

(ب) ٹیکنیکل سٹاف نہ ہونے کی وجہ سے آپریشن نہیں کئے گئے اور نہ ہی کوئی رقم خرچ کی گئی ہے۔

(ج) آئی سنٹر کوٹ مٹھن میں ایک آئی سپیشلسٹ، ایک میڈیکل آفیسر اور ایک آئی ٹیکنیشن کی اسامیاں خالی ہیں۔ کئی بار اشتہار دیا گیا لیکن کسی نے اپلائی نہیں کیا، دوبارہ بھرتی کے لئے اشتہار جاری کر دیا گیا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ڈی ایچ کیو ہسپتال وہاڑی میں کڈنی سنٹر سے متعلقہ تفصیلات

234: میاں عرفان دولتانہ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ڈی ایچ کیو ہسپتال وہاڑی میں کڈنی سنٹر فنکشنل ہو چکا ہے؟

(ب) اس کی تعمیر پر کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ج) کڈنی سنٹر میں ڈاکٹرز اور دیگر عملہ کی تعداد کیا ہے؟

(د) کڈنی سنٹر میں کون سی موجودہ مشینری موجود ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال وہاڑی میں 50 بیڈز پر مشتمل کڈنی سنٹر ابھی فنکشنل نہیں ہوا۔

(ب) ڈی ایچ کیو ہسپتال وہاڑی میں کڈنی سنٹر کی تعمیر پر اب تک 30.300 ملین روپے کی رقم خرچ ہو چکی ہے۔

(ج) مذکورہ سنٹر پر ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف کی 44 اسامیاں منظور کر دی گئیں ہیں۔ اسامیوں کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ پی اینڈ ڈی نے کڈنی سنٹر وہاڑی کے آلات کی خریداری کے لئے 30 ملین روپے کا ذیلی بجٹ 15-2014 مورخہ 15-01-20 کو منظور کیا ہے۔ تاہم محکمہ خزانہ نے ابھی تک رقم جاری نہیں کی۔ جو نہی محکمہ خزانہ یہ رقم جاری کرے گا۔ مطلوبہ مشینری خرید لی جائے گی۔

ضلع ساہیوال میں میڈیکل سٹوروں کے چالانوں سے متعلقہ تفصیلات

261: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں 14-2013 کے دوران جن میڈیکل سٹوروں کے چالان کئے گئے، ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران کن میڈیکل سٹوروں سے کتنی رقم محکمہ کو موصول ہوئی؟

(ج) کیا مذکورہ عرصہ کے دوران چلان کئے گئے میڈیکل سٹوروں کے چالان مکمل کر کے عدالت میں بھجوائے گئے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈرگ انسپکٹرز ضلع ساہیوال نے مندرجہ بالا عرصہ کے دوران 200 میڈیکل سٹوروں / میڈیسن پوائنٹ کے چالان کئے گئے۔

(ب) 2013 تا اکتوبر 2014 ڈرگ کورٹ ملتان نے مبلغ 2640500 روپے جرمانہ وصول کیا۔

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران ڈسٹرکٹ کوالٹی کنٹرول بورڈ ساہیوال نے جتنے بھی میڈیکل سٹورز / میڈیسن پوائنٹس کی prosecution عدالتی کارروائی کے لئے سفارشات دیں ان تمام کے چالان مکمل کر کے ڈرگ کورٹ بھجوا دیئے گئے ہیں۔

سرگودھا: پیرا میڈیکس سٹاف کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

291: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا ڈویژن کے ہسپتالوں میں تعینات پیرا میڈیکس سٹاف کی اپ گریڈیشن کی سمری وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کو بھجوائی گئی جس پر تاحال کوئی عمل نہ ہوا ہے؟

(ب) حکومت مذکورہ ڈویژن کے ہسپتالوں کے پیرا میڈیکس سٹاف کی اپ گریڈیشن کے لئے اب کوئی اقدام کرنا چاہتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پہلے مرحلے میں پر بحوالہ محکمہ ہذا کے نوٹیفکیشن SO(ND 2010/11-7) بتاریخ 24-11-2011 کے عین مطابق صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع بشمول سرگودھا ڈویژن، الائیڈ ہیلتھ پروفیشنل پیرا میڈیکس سے متعلقہ تمام کیٹیگری کے ملازمین کی مجوزہ سکیلز کے لحاظ سے پہلی دفعہ اپ گریڈیشن ہو چکی ہے۔

بحوالہ نمبر:

Government of Punjab Health Department, So, (G-II) 38-3/2015 dated 20-04-2015 اور حوالہ نمبر DG Health Punjab No 2807-2876/AHP dated 22-04-2015

(ب) اور دوسرے مرحلہ میں چہار درجاتی اپ گریڈیشن فارمولا پر مکمل طور پر عملدرآمد کے لئے الائیڈ ہیلتھ پروفیشنلز سروسز سٹرکچر میں درج اپ گریڈیشن تناسب (50:34:15:01) کے مطابق عمل کرتے ہوئے اگلے مجوزہ سکیلز میں اپ گریڈیشن ہو رہی ہیں۔

بھکر: ٹی ایچ کیو ہسپتال میں سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

295: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ٹی ایچ کیو دریا خان میں کتنا میڈیکل سٹاف کام کر رہا ہے اور ان کی ڈیوٹی روسٹرز کیا ہیں اور کیا کیا میڈیکل سہولتیں دی جاتی ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

ٹی ایچ کیو، دریا خان میں درج ذیل سٹاف کام کر رہا ہے۔

سپیشلسٹ ڈاکٹرز	=	06
ایس ایم او	=	01
میڈیکل آفیسر	=	05
وومن میڈیکل آفیسر	=	01
ڈینٹل سرجن	=	01
نرسز	=	12
پیرامیڈیکل سٹاف	=	31

ڈیوٹی روسٹرز کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

درج ذیل میڈیکل سہولتیں دستیاب ہیں

1. Operation Theatre RHC Level
2. Labour Room RHC Level
3. Laboratory only basic tests not upgraded without blood bank
4. X-ray
5. Emergency
6. Ambulance Services
7. Vaccination Services

ضلع لاہور میں لیڈی ہیلتھ ورکرز سے متعلقہ تفصیلات

296: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کل کتنی لیڈی ہیلتھ ورکرز کام کر رہی ہیں؟

(ب) 2009 سے 2012 تک کتنی نئی ہیلتھ ورکرز کو کس گریڈ میں بھرتی کیا گیا؟

(ج) جو ٹارگٹ حاصل کرنے کے لئے یہ لیڈی ہیلتھ ورکرز بھرتی کی گئی تھیں، کیا وہ ٹارگٹ حاصل کر لیا گیا ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع لاہور میں اس وقت 1773 لیڈی ہیلتھ ورکرز کام کر رہی ہیں۔

(ب) لیڈی ہیلتھ ورکرز کو کنٹریکٹ پر بھرتی کیا جاتا ہے اور ماہانہ۔/14000 روپے ادا کئے جاتے ہیں 2009 سے 2012 تک ضلع لاہور میں 140 لیڈی ہیلتھ ورکرز کو بھی بھرتی کیا گیا۔

(ج) لیڈی ہیلتھ ورکرز کی تعیناتی پرائمری ہیلتھ کیئر کے ٹارگٹ کے حصول کے لئے کی جاتی ہے جس میں MMR اور IMR شامل ہیں اور ان کا کام لوگوں کو فیملی پلاننگ کی سہولتیں مہیا کرنا ہے اس کے علاوہ یہ پولیو کی مہم اور ڈینگی کی مہم میں بھی کام کر رہی ہیں یہ تمام کام ایک مسلسل جدوجہد کے ذریعے ہی ممکن ہیں اور لیڈی ہیلتھ ورکرز اپنی تعیناتی کے بعد اس کام میں مسلسل مصروف ہیں۔

چک جنوبی 75 ایس پی سرگودھا میں بی ایچ یو سے متعلقہ تفصیلات

310: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک جنوبی SB/75 سرگودھا میں بی ایچ یو قائم کیا گیا تھا؟

(ب) اس بی ایچ یو کو کب آر ایچ سی کا درجہ دیا گیا اور اسی مناسبت سے عمارت بھی تعمیر کر دی گئی ہے؟

(ج) کیا آر ایچ سی میں ڈاکٹرز اور ماتحت عملہ کی تعیناتی کر دی گئی ہے؟

(د) کیا مندرجہ بالا آر ایچ سی پوری طرح آپریشنل ہو چکا ہے اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے کہ چک نمبر 75 میں بی ایچ یو قائم کیا گیا تھا۔

(ب) درست ہے کہ اس بی ایچ یو کو آر ایچ سی کا درجہ دیا گیا ہے اور اس کے مطابق عمارت تعمیر کر دی گئی ہے۔

(ج) درست ہے کہ اس آر ایچ سی پر ڈاکٹرز اور ماتحت عملہ تعینات کر دیا گیا ہے۔

(د) آر ایچ سی چک نمبر 75 جنوبی پوری طرح آپریشنل ہو چکا ہے۔

ضلع فیصل آباد: رورل ہیلتھ سنٹر چک نمبر 134 گ ب سے متعلقہ تفصیلات

328: راؤ کاشف رحیم خان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رورل ہیلتھ سنٹر چک نمبر 134 گ ب سمندری ضلع فیصل آباد کب منظور ہوا، اس کا تخمینہ لاگت کیا ہے اور اس کی تعمیر کتنی مدت میں مکمل ہونا تھی؟

(ب) رورل ہیلتھ سنٹر چک نمبر 134 گ ب تحصیل سمندری کے سٹاف کی تعداد کی تفصیل بتائیں، کیا مذکورہ سنٹر نے کام شروع کر دیا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) رورل ہیلتھ سنٹر چک نمبر 134 گ ب کی فزیبلٹی رپورٹ 08-10-24 کو مانگی گئی اور PC-1 تیار کرنے کے بعد ایڈمنسٹریٹو اپروول بمطابق چٹھی نمبر DPO-2(9)65/59/A/3251 مورخہ 2009-05-19 کو جاری ہوئی۔ اس کی تخمینہ لاگت کیپیٹل 33.992 ملین اور ریونیو 11.752 ملین تھی اور کل تخمینہ لاگت 45.744 ملین تھی۔ اس کی تکمیل کی مدت تین سال 11-2008 تھی۔ بلڈنگ 2014 میں مکمل ہوئی اور 14-05-08 کو محکمہ صحت کے حوالے کی گئی۔

(ب) رورل ہیلتھ سنٹر چک نمبر 134 گ ب میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 37 ہے جن میں سے 18 لوگ کام کر رہے ہیں جبکہ 19 سیٹیں خالی ہیں جن کی بھرتی کے لئے اخبار میں اشتہار آگیا ہے اور انٹرویو کئے جا رہے ہیں۔ انشاء اللہ بہت جلد تمام سیٹیں پُر کر دی جائیں گی۔ مذکورہ رورل ہیلتھ سنٹر نے کام شروع کر دیا ہے۔

حلقہ پی پی-17 میں سرکاری ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

349: جناب محمد شاویز خان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-17 اٹک میں کتنے سرکاری ہسپتال ہیں اور وہ کہاں کہاں قائم ہیں۔ ہسپتال کے ڈاکٹرز، عملہ کی تعداد اور تفصیل بتائی جائے؟

(ب) ان ہسپتالوں میں کون کون سے ٹیسٹ کروانے کی سہولت موجود ہے اور کون کون سے شعبہ کے ماہر پروفیسرز موجود ہیں؟

(ج) ان ہسپتالوں میں پروفیسرز، ڈاکٹرز اور عملہ کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) کیا حکومت خالی اسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں۔

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی۔17 میں دو ٹی ایچ کیو ہسپتال (حسن ابدال، فتح جنگ) ایک آر ایچ سی (باہتر) اور 20 بنیادی مرکز صحت (ڈھر نال، گلی جاگیر، ڈھیری رائے دتہ، شاہ رائے سعد اللہ، کوٹ فتح خان، لنڈ، جعفر، مورت، کینال، حطار۔ جھنگ، خدہ، خلق داد، جبی، بولیانوال، کوہلیہ، کوٹ سنڈکی، پوڑ میانہ۔ شاہیا اور پنڈ مہری) سات رورل ڈسپنسری (برہان، بھلڑ جوگی، قطبال، میکی ڈھوک، ملال، جنگل، ہمک)

(ب) ڈاکٹرز اور عملے کی تعداد

ٹی ایچ کیو فتح جنگ میں دو سپیشلسٹ، نو ایم او اور ڈبلیو ایم او، نرسز 10، پیرا میڈیکل 12 اور 26 کلاس فور ٹی ایچ کیو حسن ابدال۔ 4 سپیشلسٹ، 7 میڈیکل آفیسر وومن میڈیکل آفیسر 3، نرسز 10، پیرامیڈیکس 14 اور 20 کلاس فور آر ایچ سی باہتر۔ میڈیکل آفیسر 2۔ وومن میڈیکل آفیسر 1۔ ڈینٹل سرجن 1۔ نرسز 6۔ پیرامیڈیکس 14 کلاس فور۔ 12 بنیادی مرکز صحت 20 میں 15 ڈاکٹرز، 20 ایل ایچ وی، 20 ڈسپنسر 20 مڈوائف 9، ہیلتھ ٹیکنیشنز 20 سکول ہیلتھ نیوٹریشن سپروائزر، 7 سینٹری انسپکٹرز اور 60 کلاس فور ملازمین ہیں۔

ڈسپنسری 7۔ 7 ڈسپنسری میں ایک ڈاکٹر 2 پیرامیڈیکس اور 13 کلاس فور کام کر رہے ہیں۔

(ب) ضلع اٹک کے کسی ہسپتال میں پروفیسر کی اسامی منظور نہ ہے اور کوئی پروفیسر کام نہیں کر رہا ٹیسٹوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

ٹی ایچ کیو فتح جنگ: ایکسرے، ای سی جی، الٹرا ساونڈ، ڈینگی ٹیسٹ۔ پریگننسی ٹیسٹ اور لیبارٹری کے تمام ٹیسٹوں کی سہولت موجود ہے۔

ٹی ایچ کیو حسن ابدال: ایکسرے، ای سی جی، الٹرا ساونڈ۔ ڈینگی ٹیسٹ، پریگننسی ٹیسٹ اور لیبارٹری کے تمام ٹیسٹوں کی سہولت موجود ہے۔

آر ایچ سی باہتر: الٹرا ساونڈ، پریگننسی ٹیسٹ اور لیبارٹری کے تمام ٹیسٹوں کی سہولت موجود ہے۔

(ج) ضلع اٹک کی کسی ہسپتال میں پروفیسر کی اسامی منظور نہ ہے اور کوئی پروفیسر کام نہیں کر رہا

۔

الف۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال فتح جنگ میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آٹھ اسامیاں، میڈیکل آفیسرز اور وومن میڈیکل آفیسر کی دو، پیرامیڈیکس کی دو جبکہ کلاس فور کی چار اسامیاں خالی ہیں۔

ب۔ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال حسن ابدال میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی 4 اسامیاں، میڈیکل آفیسرز اور وومن میڈیکل آفیسر کی 2، پیرامیڈیکس کی 1 جبکہ کلاس فور کی 6 اسامیاں خالی ہیں۔

ج۔ بنیادی مرکز صحت میڈیکل آفیسرز 5، 4 ہیلتھ ٹیکنیشنز، 13 سینٹری انسپکٹرز جبکہ کلاس فور کی 6 اسامیاں خالی ہیں۔

د۔ 7 رورل ڈسپنسری میں 6 ڈاکٹرز، 5 ڈسپنسرز اور 7 کلاس فور کی اسامیاں خالی ہیں۔

(د) ڈاکٹروں کی بھرتی کے لئے ہر ماہ انٹرویو دفتر ڈی سی او آفس میں منعقد ہوتے ہیں اور ڈاکٹروں کی بھرتی کا عمل جاری ہے۔ حکومت پنجاب نے دیگر عملے کی بھرتی کی منظوری دے دی ہے اور بھرتی کا عمل جاری ہے۔ (پوسٹوں کی تشہیر کے لئے اشتہار اخبار میں جاری ہونے کے لئے بھیج دیا گیا ہے۔

گوجرانوالہ: محکمہ صحت کے ملازمین کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

354: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ صحت گوجرانوالہ میں جنوری 2007 سے جنوری 2012 تک کس کس اسامی کے کتنے کتنے ملازمین بھرتی کئے گئے؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں کن کن اخبارات کو بھرتی کے لئے کس کس تاریخ کو اشتہارات دیئے گئے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اشتہارات میں درج اسامیوں کی تعداد سے زیادہ ملازمین بھرتی کئے گئے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دور میں بھرتی کرتے وقت میرٹ کو ملحوظ خاطر نہیں رکھا گیا اور ایک مخصوص علاقہ کے لوگوں کو محکمہ میں بھرتی کیا گیا، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جنوری 2007 تا جنوری 2012 مندرجہ ذیل اسامیوں پر ملازمین بھرتی کئے گئے۔

	نام اسامی	بھرتی کی تعداد
۱۔	کمپیوٹر آپریٹر	98
۲۔	سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائزر	88
۳۔	پیرامیڈیکل سٹاف (لیڈی ہیلتھ سپروائزر، ڈسپنسر، آپریشن تھیٹر اسسٹنٹ، ریڈیوگرافر، ویکسینیٹر، سی ڈی سی سپروائزر وغیرہ)	60
۴۔	سینٹری ورکر	21

۵۔ چوکیدار 16

۶۔ سینٹری پٹرول (میل) 128

(ب) بھرتی کے لئے مختلف اخبارات میں مندرجہ ذیل تاریخوں کو اشارات دیئے گئے۔

7۔ ستمبر 2007	روزنامہ "جنگ"
5 ۔نومبر 2008	روزنامہ "اساس"
25۔ جون 2011	روزنامہ "جنگ"
جولائی 2011	روزنامہ "ایکسپریس" اور روزنامہ "نوائے وقت"
28۔ دسمبر 2011	روزنامہ "ایکسپریس

(ج) یہ درست ہے کہ سینٹری پٹرول کی 83 اسامیاں مشتہر کی گئی تھیں لیکن اس وقت ڈینگی کی صورتحال کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت پنجاب کی طرف سے اسامیوں کی تعداد 83 سے بڑھا کر 128 کر دی گئی تو اضافہ شدہ اسامیوں کی تعداد کے مطابق بھرتی کی گئی۔

(د) مذکورہ دور میں بھرتی ریکروٹمنٹ پالیسی 2004 کے تحت میرٹ پر کی گئی اور کسی مخصوص علاقہ کے لوگوں کو بھرتی نہیں کیا گیا۔

راولپنڈی میں قائم ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

377: محترمہ تحسین فواد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

ضلع راولپنڈی میں کون کون سی ڈسپنسریاں قائم ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں، ان کی تفصیل بتائی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

ضلع راولپنڈی میں کل 77 ڈسپنسریاں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

Defunct ضلع کونسل کی رورل ڈسپنسریوں کی تعداد 46 ہے۔

Defunct میونسپل میڈیکل سنٹرز کی تعداد 14 ہے۔

گورنمنٹ رورل و شہری ڈسپنسریوں کی تعداد 17 ہے۔

تمام ڈسپنسریوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع مظفر گڑھ کے مراکز صحت شریف چھجڑا، شاہ جمال، بصیرہ اور کرم داد قریشی سے متعلقہ تفصیلات

380: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع مظفر گڑھ میں بنیادی مرکز صحت شریف چھچھڑا، بصیرہ، کرم داد قریشی اور شاہ جمال کب تعمیر کئے گئے، یہ کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں؟

(ب) ان میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(ج) ان مراکز صحت میں کتنی لیڈی ڈاکٹر تعینات ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(د) ان میں کون کون سی missing facilities ہیں؟

(ہ) کیا حکومت ان مراکز صحت کی خالی اسامیاں پر کرنے اور ان کی missing facilities پوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مرکز صحت شریف چھچھڑا اور کرم داد قریشی 86-85 میں تعمیر کئے گئے اور مرکز صحت شاہ جمال اور بصیرہ 88-87 میں تعمیر کئے گئے۔ شریف چھچھڑا اور کرم داد قریشی 2-2 بیڈ پر مشتمل ہے اور بصیرہ، شاہ جمال 20-20 بیڈ پر مشتمل ہے۔

(ب) تمام مرکز صحت پر کوئی سیٹ خالی نہ ہے ماسوائے RHC شاہ جمال اور بصیرہ میں صرف دو سیٹیں وارڈ کلینر کی خالی تھیں جن کا اشتہار دے دیا گیا ہے۔

(ج) مرکز صحت شریف چھچھڑا اور کرم داد قریشی میں گورنمنٹ کی طرف سے سیٹیں منظور نہ ہے اور بصیرہ اور شاہ جمال میں دو دو لیڈی ڈاکٹر تعینات ہیں۔

(د) مرکز صحت کی کرم داد قریشی کی میڈیکل آفیسر کی کوٹھی اور سٹاف کوارٹر برائے مرمت اور بونڈری وال سیوریج سسٹم اور واٹر سپلائی اور شریف چھچھڑا اسی طرح مرمت ہونا ہے۔ ضلع گورنمنٹ کو الٹی میٹ بھیج دیا ہے اور مرکز صحت کرم داد قریشی کی مین بلڈنگ مرمت ہونی ہے اور آفیسران / سٹاف کوارٹر کی بھی مرمت ہونی ہے اور سیوریج سسٹم، واٹر سپلائی اور انٹریل الیکٹرک کی بھی مرمت ہونی ہے۔

(ہ) جی ہاں! حکومت پنجاب ان مراکز صحت پر خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے کوشاں ہے اور اس سلسلے میں اخبار میں اشتہار دے دیا گیا ہے اور جلد ہی موزوں امیدواروں کے ذریعے خالی اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔ تعمیر و مرمت کی missing facilities کو پورا کرنے کے لئے بھی ضلعی حکومت کو کوالٹی میٹ بھیج دیا گیا ہے اور جلد ہی مرمت کا کام بھی کر دیا جائے گا۔

حلقہ پی پی۔168(شیخوپورہ)میں بی ایچ یوز، آر ایچ سیز سے متعلقہ تفصیلات

414: جناب علی سلمان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔168(شیخوپورہ) میں RHC، BHU اور ڈسپنسری کے نام اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی کتنی اسامیاں کس کس سنٹرز میں خالی پڑی ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ج) ان سنٹرز کو مالی سال 14۔2013 اور 15۔2014 کے دوران کتنی رقم اور ادویات فراہمی کی گئیں، تفصیل سنٹرز وار بتائیں؟

(د) ان سنٹرز میں کون کون سی missing facilities ہیں؟

(ہ) کیا حکومت ان سنٹرز میں ڈاکٹرز، پیرا میڈیکل سٹاف کی اسامیاں پُر کرنے، ان میں missing facilities فراہم کرنے اور ادویات مریضوں کی تعداد اور ضرورت کے مطابق فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی۔168 میں درج ذیل RHC اور BHUs ہیں۔

1۔ RHC کھاریانوالہ　　2۔ RHC مانانوالہ

3۔ BHU بھکھی۔　　4۔ BHU فیروزوٹواں۔

5۔ BHU لاگر۔　　6۔ BHU ٹبی ہمبو۔

7۔ BHU ہوئیکے۔　　8۔ BHU بھٹل۔

9۔ BHU باہومان۔

(ب): سنٹرز وار تفصیل درج ذیل ہے۔ گزارش ہے کہ ہر BHU پر میڈیکل آفیسر، میڈیکل ٹیکنیشن، نیوٹریشن، کمپیوٹر آپریٹر، سینٹری انسپکٹر، ڈسپنسر، مڈوائف، سینٹری ورکر، نائب قاصد، چوکیدار کی ایک ایک سیٹ ہے اور لیڈی ہیلتھ وزیٹر کی ہر سنٹر پر 2 سیٹیں ہیں۔ کل تعداد اسامیاں 12 فی BHU۔

RHC مانانوالہ میں گریڈ18 کی ایک اسامی اور گریڈ17 کی تین اسامیاں, گریڈ16 کی چھ اسامیاں، گریڈ15 کی ایک اسامی، گریڈ14 کی دو اسامیاں، گریڈ12 کی چار اسامیاں، گریڈ 11 کی ایک اسامی، گریڈ09 کی چھ اسامیاں، گریڈ6 کی ایک اسامی، گریڈ3 کی دو اسامیاں اور گریڈ 2 کی12 اسامیاں ہیں۔

RHC کھاریانوالہ میں گریڈ18 کی ایک اسامی، گریڈ17 کی3 اسامیاں، گریڈ16 کی آٹھ اسامیاں، گریڈ15 کی ایک ، گریڈ14 کی چار اسامیاں، گریڈ12 کی نو اسامیاں، گریڈ9 کی نو اسامیاں، گریڈ07 کی ایک اسامی، گریڈ3 کی دو اسامیاں اور گریڈ2 کی اٹھارہ اسامیاں ہیں۔

1۔ BHU باہومان میں ایک میڈیکل ٹیکنیشن اور ایک لیڈی ہیلتھ ورکر کی اسامی خالی ہے۔
2۔ BHU بھکھی میں کوئی بھی اسامی خالی نہ ہے۔
3۔ BHU فیروزوٹواں میں صرف ایک لیڈی ہیلتھ ورکر کی اسامی خالی ہے
4۔ BHU ہوئیکے میں ایک میڈیکل آفیسر اور ایک لیڈی ہیلتھ وزیٹر کی اسامی خالی ہے۔
5۔ BHU لاگر میں صرف ایک میڈیکل ٹیکنیشن کی اسامی خالی ہے۔
6۔ BHU ٹبی ہمبو میں ایک میڈیکل ٹیکنیشن ، ایک لیڈی ہیلتھ وزیٹر اور ایک مڈوائف کی اسامیاں خالی ہیں۔
7۔ BHU بھٹل میں ایک میڈیکل آفیسر ، ایک میڈیکل ٹیکنیشن اور ایک لیڈی ہیلتھ وزیٹر کی اسامیاں خالی ہیں۔
8۔ RHC مانانوالہ لیڈی ڈاکٹر کی ایک سیٹ خالی ہے اور ریڈیو گرافر اور LHV کی بالترتیب ایک سیٹ خالی ہے۔
9۔ RHC کھاریانوالہ ڈینٹل سرجن کی ایک اور LHV کی ایک سیٹ خالی ہے۔

(ج)

نام بی ایچ یو	کل بجٹ سال2014-2013	کل بجٹ سال2015-2014
BHU-1 بھکھی	39,14,904 /-	52,90,197/-
BHU-2 فیروزوٹواں	46,22,295/-	54,56,302/-
BHU-3 لاگر	28,61,012/-	48,02,830/-
BHU-4 ٹبی ہمبو	45,71,616/-	49,18,783/-
BHU-5 ہوئیکے	41,41,780/-	48,82,672/-
BHU-6 بھٹل	39,33,436/-	44,24,338/-
BHU-7 باہومان	37,56,796/-	48,56,977/-
RHC-8 مانانوالہ	16730756/-	16738759/-
RHC-9 کھاریانوالہ	21880560/-	2198884/-

ادویات کے لئے برائے سال14-2013 میں مبلغ۔/1,00,000روپے کی رقم ہر BHUکو دی گئی اور سال15-2014 میں مبلغ۔/3,30,000روپے ہرBHUکو دیئے گئے اور اس تمام رقم کی میڈیسن خرید کرکے ان BHUکو دی گئی۔RHC مانانوالہ کو 10لاکھ روپے فی مالی سال ادویات کا بجٹ فراہم کیا گیا اور مالی سال 14۔2013میں ۔/997200کی اور مالی سال15۔2014میں10 لاکھ روپے کی ادویات لی گئیں۔ RHCکھاریانوالہ کو مالی سال 14۔2013میں ادویات کے لئے10 لاکھ روپے اور مالی سال15۔2014میں15لاکھ روپے فراہم کئے گئے جس میں سے بالترتیب ۔/995758اور۔/1498841روپے کی ادویات خریدی گئیں۔

(د) ان تمام سنٹرز میںRHC/BHUلیول کے مطابق تمام ضروری سہولیات موجود ہیں۔

(ہ) ان تمام سنٹرز میں خالی اسامیاں پُر کرنے کے لئے اشتہار بھیج دیا گیا ہے بہت جلد خالی اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔ادویات اور باقی سہولیات کی فراہمی ضروریات کے مطابق پہلے سے جاری ہیں۔

ضلع شیخوپورہ:مانانوالہ میں ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

417:جناب علی سلمان:کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مانانوالہ (شیخوپورہ) میں نیاہسپتال کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس ہسپتال کی تعمیر کب تک مکمل ہو جائے گی؟

(ج) اس میں استعمال ہونے والی مشینری کی خریداری کی کیارپورٹ ہے؟

(د) اس ہسپتال کے لئے مالی سال14۔2013اور15۔2014 کے دوران کتنی رقم مختص کی گئی؟

(ہ) حکومت اس ہسپتال کوکب تکcomplete کرنے کاارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) 20بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) عمارت کی تعمیر کاکام90فیصد مکمل ہو چکا ہے۔عمارت اس مالی سال میں مکمل ہو جائے گی۔

(ج) 20 سے زائد قسم کے آلات و مشینری خرید لی گئی ہے۔ باقی کی 36 سے زائد چیزیں مزید بجٹ کی وصولی کے بعد خرید لی جائیں گی۔

(د) اس ہسپتال کی عمارت کے لئے سال 13-2012 میں 12.384 ملین روپے اور آلات و مشینری کے لئے 9.06 ملین روپے مختص کئے گئے جو کہ جون 2015 سے قبل خرچ ہو گئے 14-2013 اور 15-2014 میں اس منصوبے کے لئے نئے فنڈ جاری نہیں کئے گئے۔ موجودہ مالی سال 16-2015 میں مزید 15 ملین روپے عمارت کی تعمیر کے لئے جاری کئے گئے ہیں۔ عمارت تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

(ہ) عمارت تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ اگلے چند ماہ میں مانانوالہ سول ہسپتال مکمل طور پر کام شروع کر دے گا۔ ضروری کاغذات کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

آر ایچ سی مانانوالہ پی پی-168 (شیخوپورہ) سے متعلقہ تفصیلات

418: جناب علی سلمان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مانانوالہ پی پی-168 (شیخوپورہ) RHC کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس RHC میں منظور شدہ اسامیاں گریڈ اور عہدہ وار بتائیں؟

(ج) اس RHC میں کتنے ڈاکٹرز، سٹاف کام کر رہے ہیں اور کتنے ڈاکٹرز، سٹاف کی اسامیاں کس کس شعبہ کی خالی پڑی ہیں؟

(د) اس RHC کے لئے مالی سال 14-2013 اور 15-2014 کے دوران کتنی رقم مختص کی گئی اور کتنی مالیت کی ادویات فراہم کی گئیں؟

(ہ) اس آر ایچ سی میں روزانہ کتنے مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے؟

(و) اس آر ایچ سی میں کون کون سی missing facilities ہیں؟

(ز) کیا حکومت اس آر ایچ سی کی تمام خالی اسامیاں پر کرنے missing facilities فراہم کرنے اور اس کی ضرورت کے مطابق فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) RHC مانانوالہ 24 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) RHC مانا نوالہ میں گریڈ 17 کی 4اسامیاں، گریڈ16 کی 6اسامیاں، گریڈ 15 کی 1اسامی، گریڈ14 کی 2اسامیاں، گریڈ12 کی 4اسامیاں، گریڈ 11 کی 1اسامی، گریڈ09 کی 6اسامیاں، گریڈ6 کی 1اسامی، گریڈ3 کی 2اسامیاں اور گریڈ 2 کی 12اسامیاں ہیں۔

(ج) گریڈ17 کے ڈاکٹرز کی 4اسامیاں ہیں جن میں سے لیڈی ڈاکٹر کی ایک سیٹ خالی ہے اور ریڈیو گرافر اور LHV کی بالترتیب ایک سیٹ خالی ہے۔

(د) RHC مانا نوالہ کے لئے سال 14۔2013 کے لئے۔/16730756 کا بجٹ مختص کیا گیا اور سال 15۔2014 کے لئے۔/16738756 مختص کئے گئے جس میں سے ادویات کے لئے مبلغ 10 لاکھ روپے فی سال مختص کئے گئے۔ مالی سال 14۔2013 کے لئے۔/997200 روپے کی ادویات خریدی گئیں اور 15۔2014 کے لئے۔/1000000 روپے کی ادویات خریدی گئیں۔

(ہ) اس RHC میں روزانہ تقریباً 300 مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔

(و) RHC لیول کے مطابق تمام ضروری سہولیات موجود ہیں۔

(ز) حکومت تمام خالی اسامیوں کو جلد ہی پُر کرلے گی اور حکومت مریضوں کی ضرورت کے مطابق وقتاً فوقتاً فنڈز مہیا کرتی رہتی ہے اور آئندہ بھی ہسپتال کی ضرورت کے مطابق فنڈ جاری کرے گی۔

فیصل آباد چلڈرن وارڈ الائیڈ ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

421: میاں طاہر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد الائیڈ ہسپتال کا چلڈرن وارڈ اور چلڈرن ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس ہسپتال کی چلڈرن ایمرجنسی اور چلڈرن وارڈ میں روزانہ کتنے بچے علاج کے لئے داخل ہوتے ہیں؟

(ج) اس وارڈ اور ایمرجنسی میں اس وقت کتنے ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف عہدہ اور گریڈ وار کام کر رہے ہیں۔ کتنی اسامیاں کس کس عہدہ اور گریڈ کی خالی پڑی ہیں؟

(د) کیا حکومت ان اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) الائیڈ ہسپتال کا چلڈرن وارڈ 118 بیڈز پر مشتمل ہے جس میں ایمر جنسی کے بیڈز کی تعداد 14 ہے۔

(ب) مذکورہ وارڈ میں بیڈز کی تعداد 118 ہے جہاں پر روزانہ کی بنیاد پر اوسطاً 98 بچے داخل ہوتے ہیں جبکہ روزانہ وارڈ میں موجود اور نئے اور داخل ہونے والے بچوں کی اوسطاً تعداد 270 ہوتی ہے۔

(ج) مذکورہ ہسپتال کی چلڈرن وارڈ اور ایمر جنسی میں کام کرنے والے ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل کی پُر اور خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام اسامی	کل تعداد	پُر اسامیاں	خالی اسامیاں
پروفیسر	01	01	کوئی نہیں
ایسوسی ایٹ پروفیسر	01	کوئی نہیں	خالی ہے
اسسٹنٹ پروفیسر	02	01	01
سینئر رجسٹرار	04	01	03
MO/SMO	03	03	کوئی نہیں
پوسٹ گریجویٹ ٹرینی	35	35	کوئی نہیں
ہاؤس آفیسر	16	16	کوئی نہیں
پیرا میڈیکل سٹاف	25	25	کوئی نہیں
نرسز	55	55	کوئی نہیں

(د) ٹیچنگ ہسپتالوں میں موجود اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے PPSC میں سفارشات بھجوائی جاتی رہی ہیں۔ اس کے علاوہ ٹیچنگ ہسپتالوں میں ڈاکٹرز کو ترقی دے کر بھی خالی اسامیاں پُر کی جا رہی ہیں۔ مزید برآں میڈیکل کالجز میں پروفیسرز کی خالی اسامیاں پُر کرنے کے لئے کنٹریکٹ پر بھرتی کے احکامات صادر فرمائے ہیں جن پر عمل کر کے خالی اسامیاں پُر کی جا رہی ہیں۔

جنرل ہسپتال کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

450: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جنرل ہسپتال لاہور کی اپ گریڈیشن کب کی گئی، اپ گریڈیشن میں کون کون سے منصوبے شامل تھے نیز ان منصوبوں میں کون سے منصوبے مکمل کئے جا چکے ہیں اور کون سے ابھی مکمل ہونا باقی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جنرل ہسپتال لاہور میں نیورو سرجری کا تیسرا یونٹ قائم کر دیا گیا ہے اس پر حکومت نے کل کتنی رقم خرچ کی اور یہ منصوبہ کب شروع کیا گیا؟

(ج) مذکورہ یونٹ میں کل کتنی نرسز اور کتنا پیرامیڈیکل سٹاف تعینات کیا گیا ہے نیز اس میں کل کتنے پروفیسرز اور کتنے ڈاکٹرز حضرات تعینات کئے گئے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جنرل ہسپتال کی اپ گریڈیشن کا ماسٹر پلان چار مراحل (فور فیزز) پر مشتمل ہے جس میں سے فیز۔I اور فیز۔II مکمل ہو چکے ہیں جبکہ فیز تھری تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ فیز۔III کی تکمیل کے بعد فیز۔IV منصوبہ پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ب) نیورو سرجری کا تیسرا یونٹ ماسٹر پلان فیز۔I کا حصہ تھا جو کہ قائم ہو چکا ہے۔ ماسٹر پلان فیز۔II منصوبہ مختلف ڈیپارٹمنٹس بشمول نیورو سرجری یونٹ تھری ایک چار منزلہ گرینڈ منصوبہ تھا جو کہ تقریباً 912.500 ملین روپے کی لاگت سے مکمل ہوا تھا اس منصوبے کا آغاز سال 05۔2004 میں ہوا۔

(ج) ماسٹر پلان فیز ٹو کے اندر 493 مختلف پوسٹیں رکھی گئی ہیں جن کی منظوری کے لئے سمری محکمہ صحت کی طرف سے وزیر اعلیٰ پنجاب کو ارسال کی جا چکی ہے سمری کی منظوری کے بعد متعلقہ سٹاف کی تعیناتی کی جائے گی۔ فی الوقت نیورو سرجری یونٹ تھری میں تعینات عملے کی تعداد 51 ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹی ایچ کیو ہسپتال کامونکی کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

473: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ٹی ایچ کیو ہسپتال کامونکی کی اپ گریڈیشن کے منصوبہ پر کام کا آغاز کیا تھا اس کے موجودہ status سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹی ایچ کیو ہسپتال وزیر آباد کا منصوبہ بعد میں شروع کیا گیا تھا جو اب پایہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹی ایچ کیو کامونکی کا OPD rate جو ہے وہ ٹی ایچ کیو ہسپتال وزیر آباد سے زیادہ ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ ٹی ایچ کیو ہسپتال کامونکی کی اپ گریڈیشن کا منصوبہ پر کام شروع ہوا تھا لیکن حکومت پنجاب کی ہدایت پر اپ گریڈیشن کی بجائے نیا منصوبہ missing facilities کی فراہمی زیر غور ہے۔ جس کے PC-I کے لئے میڈیکل سپریٹنڈنٹ ٹی ایچ کیو ہسپتال کامونکی کو ہدایت کر دی گئی ہے۔ جونہی PC-I تیار ہو گا اسے حکومت سے منظوری کے لئے بھیج دیا جائے گا۔

(ب) یہ درست ہے کہ ٹی ایچ کیو ہسپتال وزیرآباد کا منصوبہ 2014 میں شروع ہوا تھا اور 08.12.2014 کو منصوبہ کی منظوری دی گئی جس پر کام جاری ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ ٹی ایچ کیو ہسپتال کامونکی کا اوپی ڈی ریٹ ٹی ایچ کیو ہسپتال وزیرآباد سے زیادہ ہے۔

حلقہ پی پی۔119 میں بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز سے متعلقہ تفصیلات

500: جناب شفقت محمود: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔119 میں بی ایچ یو اور آر ایچ سیز کہاں کہاں واقع ہیں نیز ہر BHUs اور RHCs میں ڈاکٹروں کی اسامیوں کی تعداد بتائی جائے اور بھرتی شدہ ڈاکٹروں کے نام وپتا کی تفصیلات بتائیں؟

(ب) BHU رکن، BHU چوٹ دھیراں اور BHU ہریا میں کتنے مریضوں کو 2013 اور 2014 میں چیک کیا گیا، ماہانہ وار تفصیلات بتائیں؟

(ج) RHC ملکوال کے اندر ڈاکٹروں کی تعداد کتنی ہے، کتنے عرصہ سے یہاں تعینات ہیں، کیا یہاں لیڈی ڈاکٹر موجود ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

میو ہسپتال لاہور میں اینڈوسکوپی مشین سے متعلقہ تفصیلات

501: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میو ہسپتال لاہور میں اینڈوسکوپی کی کتنی مشینیں فنکشنل ہیں۔ یہ مشینیں کب خرید کی گئیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان مشینوں کی دیکھ بھال اور مرمت فراہم کرنے والی فرم کے ذمہ ہے اور یہ ذمہ داری کتنے عرصہ کے لئے ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(ج) اس وقت جو مشینیں خراب پڑی ہیں، تو حکومت ان کی مرمت کب تک کروانے کا ارادہ ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) میو ہسپتال لاہور میں 6 اینڈوسکوپی مشینیں فنکشنل ہیں جن کی تفصیل / تاریخ خرید مندرجہ ذیل ہیں:

نمبر شمار	تاریخ خرید	ٹھیک / فنکشنل
1	20-09-2009	1عدد
2	10-10-2011	1عدد
3	12-11-2011	1عدد
4	08-09-2013	1عدد
5	2013Donation	1عدد
6	10-05-2015	1عدد
	ٹوٹل	6عدد

(ب) ان مشینوں کا سالانہ ٹھیکہ نہیں کیا جاتا بلکہ جب کوئی مشین خراب ہو جائے تو اسے بروقت ٹھیک کروا دیا جاتا ہے۔

(ج) جو مشینیں خراب ہو گئی ہیں ان کو ٹھیک کروانے کے لئے اخبار میں اشتہار دے دیا گیا ہے:

نمبر شمار	تاریخ خرید	خراب / نان فنکشنل
1	20-09-2009	1عدد
2	23-10-2009	1عدد

میاں منشی ہسپتال لاہور میں نرسز سے متعلقہ تفصیلات

513: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) میاں منشی ہسپتال لاہور میں سال 2014 کے دوران کتنی نرسز کام کر رہی تھیں؟
(ب) کیا تمام کی تمام نرسز مستقل طور پر تھیں یا ان میں کچھ عارضی بھی تھیں؟
(ج) میاں منشی ہسپتال لاہور میں کتنی ہیڈ/ نرسز ہیں ان کے نام، پتا اور عہدہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟
(د) سال 2014 کے دوران میاں منشی ہسپتال کو کتنا فنڈ دیا گیا نیز یہ فنڈ کہاں کہاں خرچ ہوا مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟
(ہ) میاں منشی ہسپتال لاہور میں نومبر 2014 کے دوران کتنے ڈینگی کے مریض داخل ہوئے نیز کتنے مریضوں کا علاج کیا گیا اور کتنے مریضوں کو ابتدائی مراحل میں ہی فارغ کر دیا گیا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟
(و) میاں منشی ہسپتال لاہور میں نومبر 2014 کے دوران ڈینگی کے امراض کے بچاؤ کے لئے کل کتنی رقم رکھی گئی نیز ایمرجنسی طور پر حکومت کی طرف کتنی رقم بہم پہنچائی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟
(ز) میاں منشی ہسپتال میں ڈینگی کے مریضوں کے لئے کیا کیا سہولت فراہم کی گئی تھی نیز کیا انہیں ابتدائی ٹیسٹوں کے لئے تمام سہولت ایک ہی چھت کے نیچے میسر تھیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) میاں منشی ہسپتال لاہور سال 2014 کے دوران کل 59 نرسز کام کر رہی تھیں۔
(ب) ان میں سے 41 نرسز مستقل تھیں اور 19 نرسز عارضی تھیں۔
(ج) میاں منشی ہسپتال لاہور میں اس وقت 13 ہیڈ نرسز کام کر رہی ہیں ان کے نام، پتا مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(د) سال 2014 کے دوران میاں منشی ہسپتال کو تنخواہوں کی مد میں۔/14,79,03,007 روپے جبکہ دیگر اخراجات کے لئے۔/4,26,19,427 روپے کے فنڈ مہیا کئے گئے۔ اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) میاں منشی ہسپتال لاہور میں نومبر 2014 کے دوران 18 مریض آؤٹ ڈور میں تیز بخار کی علامات کے ساتھ آئے ان کے ابتدائی ٹیسٹ کروائے گئے لیکن ڈینگی کی تشخیص نہیں ہوئی لہٰذا دوائی دے کر فارغ کر دیا گیا۔

(و) میاں منشی ہسپتال لاہور میں نومبر 2014 کے دوران دوائیوں کے بجٹ سے ہی ڈینگی مریضوں کی دوائیاں پوری کی گئیں اور ایمرجنسی طور پر حکومت کی طرف سے کوئی رقم باہم نہیں پہنچائی گئی۔

(ز) ڈینگی کے مریضوں کے علاج اور تشخیص کے لئے تمام ابتدائی ٹیسٹ اور علاج کی سہولت میسر ہیں اور ایک علیحدہ ڈینگی وارڈ بھی بنایا گیا ہے۔

نواز شریف ہسپتال لاہور میں نرسز سے متعلقہ تفصیلات

514: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) نواز شریف ہسپتال لاہور میں سال 2014 کے دوران کتنی نرسز کام کر رہی تھیں؟

(ب) کیا تمام نرسز مستقل طور پر تھیں یا ان میں کچھ عارضی بھی تھیں؟

(ج) نواز شریف ہسپتال لاہور میں کتنی ہیڈ نرسز ہیں ان کے نام، پتہ اور عہدہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) سال 2014 کے دوران نواز شریف ہسپتال کو کل کتنا فنڈ دیا گیا نیز یہ فنڈ کہاں کہاں خرچ ہوا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) نواز شریف ہسپتال لاہور میں نومبر 2014 کے دوران کتنے ڈینگی کے مریض داخل ہوئے نیز کتنے مریضوں کا علاج کیا گیا اور کتنے مریضوں کو ابتدائی مراحل میں ہی فارغ کر دیا گیا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(و) نواز شریف ہسپتال لاہور میں نومبر 2014 کے دوران ڈینگی کے امراض کے بچاؤ کے لئے کل کتنی رقم رکھی گئی نیز ایمرجنسی کے طور پر حکومت کی طرف کتنی رقم بہم پہچائی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ز) نواز شریف ہسپتال میں ڈینگی کے مریضوں کے لئے کیا کیا سہولت فراہم کی گئی تھی نیز کیا انہیں ابتدائی ٹیسٹوں کے لئے تمام سہولت ایک ہی چھت کے نیچے میسر تھیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال 2014 میں کل 96 نرسز کام کر رہی تھیں۔

(ب) 80 نرسز عارضی طور پر اور 16 نرسز مستقل طور پر کام کر رہی تھیں۔

(ج) نواز شریف ہسپتال میں کل 18 ہیڈ نرسز ہیں جن کے نام پتا اور عہدہ کی مکمل تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) سال 2014 میں نواز شریف ہسپتال کو کل 481.20 ملین فنڈ دیا گیا جس میں سے 290.20 ملین تنخواہ کے لئے مخصوص ہے بقایا خرچ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) نومبر 2014 کے دوران نواز شریف ہسپتال میں ڈینگی کا کوئی بھی مریض داخل نہیں ہوا اور نہ ہی کسی مریض کا علاج کیا گیا البتہ Dengue suspected case کے ٹیسٹ لئے گئے لیکن کوئی بھی ڈینگی کا کیس ثابت نہ ہوا۔

(و) نومبر 2014 میں ڈینگی کے امراض کے بچاؤ کے لئے حکومت کی طرف سے خصوصی طور پر کوئی رقم فراہم نہیں کی گئی لیکن ہسپتال کے فنڈ ہسپتال اور ڈینگی کی ضروریات پوری کرنے کے لئے کافی تھے۔

(ز) نواز شریف ہسپتال یکی گیٹ لاہور میں ڈینگی کے مریضوں کے لئے مطلوبہ تمام سہولتیں میسر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ہی چھت کے نیچے تمام ٹیسٹوں کی سہولت بھی موجود تھیں (separate ward HDU)

جناح ہسپتال لاہور میں نرسز سے متعلقہ تفصیلات

515: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جناح ہسپتال لاہور میں سال 2014 کے دوران کتنی نرسز کام کر رہی تھیں؟

(ب) کیا تمام نرسز مستقل طور پر تھیں یا ان میں کچھ عارضی بھی تھیں؟

(ج) جناح ہسپتال لاہور میں کتنی ہیڈ نرسز ہیں ان کے نام، پتا اور عہدہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) سال 2011 کے دوران جناح ہسپتال کو کتنا فنڈ دیا گیا نیز یہ فنڈ کہاں کہاں خرچ ہوا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) جناح ہسپتال لاہور میں نومبر 2014 کے دوران کتنے ڈینگی کے مریض داخل ہوئے نیز کتنے مریضوں کا علاج کیا گیا اور کتنے مریضوں کو ابتدائی مراحل میں ہی فارغ کر دیا گیا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(و) جناح ہسپتال لاہور میں نومبر 2014 کے دوران ڈینگی کے امراض کے بچاؤ کے لئے کتنی رقم رکھی گئی نیز ایمرجنسی طور پر حکومت کی طرف کتنی رقم بہم پہنچائی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ز) جناح ہسپتال میں ڈینگی کے مریضوں کے لئے کیا کیا سہولت فراہم کی گئی تھی نیز کیا انہیں ابتدائی ٹیسٹوں کے لئے تمام سہولت ایک ہی چھت کے نیچے میسر تھیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تفصیل (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) جناح ہسپتال ، لاہور میں نومبر 2014 کے ڈینگی کے کل 75 مریض داخل ہوئے (Confirmed=4, Probable=18, Suspected=53) مریضوں کو ابتدائی طبی امداد فراہم کر کے فارغ کر دیا گیا۔

(و) جناح ہسپتال لاہور میں نومبر 2014 کے دوران ڈینگی کے امراض کے بچاؤ کے لئے کوئی علیحدہ گرانٹ فراہم نہیں کی گئی تھی ریگولر بجٹ سے ہی ڈینگی کے مریضوں کو تمام سہولیات فراہم کی گئی تھیں۔

(ز) جناح ہسپتال لاہور کے ڈینگی مریضوں کو (Seriology confirmation test(CBC تمام ادویات بشمول Dextron 40 فری فراہم کی گئی۔ ایمرجنسی کی صورت میں وینٹی لیٹر کی سہولت موجود تھی۔ یہ تمام سہولیات ڈینگی کے مریضوں کو ایک ہی چھت کے نیچے میسر تھیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! دیکھیں ہم نے سوال جمع کرائے، ہم یہاں تیاری کر کے بیٹھے ہیں، یہاں پر لوگ آکر دوسروں کے سوالات on his behalf لے لیتے ہیں اور ان پر ٹائم لگ جاتا ہے۔ ہم بھی تو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کوئی بات نہیں ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ہمارے سوال تو کم از کم لے لیا کریں۔۔۔

جناب سپیکر: کوئی بات نہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ہم یہاں آکر بیٹھے ہیں اور تیاری بھی کی ہوئی ہے۔ ہم نے پہلے سوال بھی جمع کروائے اور لوگ یہاں آکر on his behalf پر سارا ٹائم لے لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی، میں ضمنی سوال پر کسی کو نہیں روک سکتا کیونکہ ضمنی سوال سننا پڑتا ہے۔ آج کوئی توجہ دلاؤ نوٹس بھی نہیں ہے۔ ایک تحریک استحقاق کا جواب آنا تھا لیکن وہ خود نہیں ہیں اس کو بھی رہنے دیا جائے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 430/15 جناب امجد علی جاوید کی ہے، اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔ جناب رمضان صدیق بھٹی! آپ اس کا جواب دیں۔

راجن پور پچادھ کے مقام ماڑی پر قائم پی اے ہاؤس پر بااثر افراد کا قبضہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب آ چکا ہے۔ بارڈر ملٹری پولیس راجن پور کی شکایت پر بذریعہ حکم نمبری (303/HC(E مورخہ 20-05-2015 کو شاہد حسن گورچانی جمعدار بارڈر ملٹری پولیس راجن پور کے خلاف ایک انکوائری کمیٹی تشکیل دی گئی۔ پولیٹیکل اسسٹنٹ راجن پور، اسسٹنٹ کمشنر

راجن پوراور اسسٹنٹ کمشنر جام پوراس معاملے کی تحقیقات کر رہے ہیں۔ دریں اثناء اس معاملے پر پنجاب اسمبلی لاہور میں تحریک التوائے کار بھی پیش ہوئی ہے۔ انکوائری کمیٹی نے کوہ ماڑی کا موقع بھی ملاحظہ کیا ہے جہاں پر 90-1989 میں پی اے ہاؤس کا قیام عمل میں لایا جانا بیان کیا جاتا ہے۔ انکوائری کمیٹی نے ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (فنانس وپلاننگ) راجن پور، ایکسئن بلڈنگ ڈیرہ غازی خان اور ڈسٹرکٹ آفیسر (بلڈنگ) راجن پور اور کمانڈنٹ بارڈر ملٹری پولیس ڈیرہ غازی خان کے دفتروں سے ریکارڈ کے حصول کے لئے تحریر کر دیا ہے۔ چونکہ معاملہ 25 سال پرانے ریکارڈ کا ہے انکوائری کمیٹی کی رپورٹ انکوائری مکمل ہونے کے بعد سامنے آئے گی۔ انکوائری مکمل ہونے کے بعد ذمہ داران کے خلاف بلاامتیاز کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ دریں اثناء شاہد حسن گورچانی جمعدار کو لائن صدر حاضر کر دیا گیا ہے تاکہ انکوائری پر اثر انداز نہ ہو سکے اور انصاف کے عمل کو ملحوظ خاطر رکھا جا سکے۔

جناب سپیکر! انکوائری کمیٹی نے الزام علیہ شاہد حسن گورچانی جمعدار کو شامل انکوائری کرنے کے بعد اس کا تحریری بیان لے لیا ہے۔ 90-1989 میں بیان کئے گئے تعمیر شدہ PA ہاؤس کے ریکارڈ کے حصول کے لئے DO بلڈنگ راجن پور کو شامل انکوائری کر لیا گیا ہے۔ گزشتہ دو ماہ سے راجن پور کو دریائے سندھ اور رود کوہی کی طرف سے سیلاب کا سامنا رہا ہے۔ اسسٹنٹ کمشنر راجن پور، اسسٹنٹ کمشنر جام پور اور پولیٹیکل اسسٹنٹ راجن پور اپنے عملے کے ہمراہ سیلاب کے خلاف نبرد آزما رہے ہیں۔ اِس وقت Crop Damage اور House Damage کے سروے کے سلسلے میں ریونیو سٹاف مصروف عمل ہے۔ دریں اثنا شاہد حسن گورچانی جمعدار BMP نے BMP پوسٹ سے BMP لائن صدر تبادلہ کے خلاف مورخہ 15-05-23 کو لاہور ہائی کورٹ ملتان بنچ ملتان رٹ نمبری 37137 دائر کی ہے۔ مزید برآں الزام علیہ شاہد حسن گورچانی جمعدار BMP کی اپیل زیر دفعہ 17(1) پنجاب BMP اینڈ بلوچ لیوی رولز 2009 زیر سماعت کمشنر ڈیرہ غازی خان ہے جو کہ اس نے اپنے تبادلہ سرکل سے BMP لائن صدر تبادلہ کی صورت دائر کی ہے۔ پرانے ریکارڈ کی چھان بین، قانونی امور و سیلاب کی آفت کی وجہ سے انکوائری تعطل کا شکار ہوئی ہے۔ ان تمام امور کو مدنظر رکھتے ہوئے انکوائری کمیٹی کو پندرہ یوم کے اندر انکوائری ہر صورت میں مکمل کرنے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔ بعد از انکوائری ذمہ داران کے خلاف بلاامتیاز کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1069 کا جواب آنا تھا۔ مہر اعجاز احمد اچلانہ! آپ اس تحریک التوائے کار کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! اس کے mover موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: Mover نے تو move کر دی ہے یہ move ہو چکی ہے اسی لئے آ رہی ہے۔ اگر move کرتے ہوئے mover نہ ہوتے تو میں اُسی وقت اس کو فارغ کر دیتا۔ اب آپ اس کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! ابھی اس کا جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1073 ایگریکلچر کے بارے میں ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی آنا تھا۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری!۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت کی written request تھی کہ وہ کسی ضروری کام کے سلسلے میں ملتان جا رہے ہیں، سوموار کو ایوان میں ہوں گے اور ان تمام تحاریک التوائے کار کے جواب دیں گے۔ وہ سوموار کے لئے written request کر کے گئے تھے اور یہ تین ہفتوں سے pending آ رہی ہے بلکہ یہ پچھلے اجلاس سے pending چلی آ رہی ہے ہر سیشن کے دن بلائی جاتی ہے اور روز بلائی جاتی ہے لیکن تین applications دی جا چکی ہیں اور انہوں نے ایک application تو Friday کو دی کہ Monday تک pending کر دیں اور آج ضروری کام کے سلسلے میں ملتان میں ہوں۔ یہ اتنی اہم تحریک التوائے کار ہے کہ وہ فصل گزر گئی، اگلی فصل لگ گئی اور پچھلی کا جواب کوئی نہیں ہے۔ گنّے کا کرشنگ سیزن شروع ہو گیا، تین سالوں کے پیسے نہیں ملے اور اس کا پتا کوئی نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جب آپ کا نمبر آئے گا تو جواب دے دیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1121 کا جواب آیا ہے؟ آپ پارلیمانی سیکرٹری مواصلات و تعمیرات کو لکھیں کہ اگلے ہفتے میں positively جواب لے کر آئیں۔ اب میرے خیال میں اس کو چھوڑتے ہیں کام شروع کرتے ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: بھائی! آپ کا نمبر بہت دور ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! جواب تو دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ آئیں گے تو جواب ملے گا اور جب اس کی باری آئے گی تو اس کا جواب آئے گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! وہ اس کو serious لیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میں serious لیتا ہوں اور کبھی non serious نہیں ہوتا۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں نے آپ کی بات نہیں کی بلکہ پارلیمانی سیکرٹری کی بات ہے۔

جناب سپیکر: جی! آپ کو بھی پتا ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب ان دنوں میں کیا کر رہے ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں نے آپ کے متعلق بات نہیں کی۔

سرکاری کارروائی

بحث

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی، بہت شکریہ۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر پنشن فنڈ پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 11-2010 اور 12-2011 پر عام بحث ہے، بحث کا آغاز متعلقہ وزیر یا پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی تقریر سے ہوگا اور جو صاحبان اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام لکھوا دیں۔

پنشن فنڈ پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 11-2010 اور 12-2011 پر عام بحث

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! حکومت پنجاب کے جاری کردہ قانون پنجاب پنشن فنڈ ایکٹ 2007 کے نتیجے میں پنجاب پنشن فنڈ کا ادارہ وجود میں آیا۔ اس کا مقصد حکومت پنجاب کے ملازمین کی متوقع پنشن کی مد میں مالی ذمہ داری کو تیزی سے بڑھتی ہوئی مقدار کو مہیا کرنے کے لئے مناسب سرمایہ کاری کے ذریعے منافع کا حصول تھا۔ حکومت پنجاب اس ادارے کو رقوم فراہم

کرتی ہے اور ادارہ ان رقوم کی سرمایہ کاری مختلف طویل مدتی اور قلیل مدتی مالی سکیورٹی میں کرتا ہے۔ اس ادارے کے انتظامی امور کو سنبھالنے کے لئے managing committee تشکیل دی گئی ہے جس میں حکومت پنجاب کے نمائندوں کے ساتھ ساتھ نجی شعبہ سے تعلق رکھنے والے ماہرین بھی شامل ہیں ادارہ اپنی تمام سرمایہ کاری منظور کردہ ایکٹ اور اس کے تحت بنائے گئے قوانین اور انوسٹمنٹ پالیسی کے تحت انجام دیتا ہے۔ پنجاب پنشن فنڈ ایکٹ 2007 کی شق 23 کے تحت پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹ برائے مالیاتی سال 2011 بشمول متعلقہ میزانیہ آمدنی واخراجات اور آڈٹ رپورٹ اسمبلی میں پیش کئے جا چکے ہیں۔ مالیاتی سال 2011 کے آغاز یعنی یکم جولائی 2010 کو پنشن فنڈ کے زیر نگرانی اثاثوں کی مالیت 12۔ ارب 90 کروڑ 70 لاکھ روپے تھی۔ فنڈ نے اپنی سرمایہ کاری کے نتیجے میں اس سال ایک ارب 63 کروڑ روپے منافع کمایا جبکہ فنڈ کے انتظامی اخراجات ایک کروڑ 90 لاکھ روپے پر مبنی تھے۔ مالیاتی سال 2011 کے اختتام پر یعنی 30۔ جون 2011 کو پنجاب پنشن فنڈ کی زیر نگرانی 13۔ ارب 70 کروڑ 80 لاکھ روپے کے مجموعی اثاثے موجود ہیں۔ پنجاب پنشن فنڈ کی سرمایہ کاری کا انحصار طویل مدتی اور قلیل مدتی سکیورٹی پر ہے۔ طویل مدتی سرمایہ کاری میں حکومت پاکستان کے جاری کردہ پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز اور نجی اداروں کے جاری کردہ نجی کارپوریٹ بانڈز شامل ہیں۔ اس کے علاوہ قلیل مدتی سرمایہ کاری میں حکومت پاکستان کے جاری کردہ ٹریژری Bills اور Bank deposits شامل ہیں۔ مالیاتی سال 2011 کے اختتام پر یعنی 30۔ جون 2011 کو فنڈز کی سرمایہ کاری پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز کی مد میں 8۔ ارب 94 کروڑ 20 لاکھ روپے تھی، نجی بانڈز 50 کروڑ روپے کے ہیں، ٹریژری بل ایک ارب 25 کروڑ اور 40 لاکھ روپے۔۔۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے اور کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی گئی ہے۔کورم پورا نہیں ہے للہذا اب اجلاس 17۔ مئی 2016 بروز منگل صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔